उर्दू संग्रह

पुस्तक का नाम बुद्ध देव जी की सवानेउमरी और बौद्ध धर्म का बयान

लेखक आर्य प्रकाश देव जी प्रचारक

प्रकाशन वर्ष 1902

جملہ حقوق محفوظ

برہم کرپا ہی کیولم

بدھ دیوجی کی سوانح عمری

اور

بودھ دھرم کا بیان

دوسرا حصہ

جسمیں دھرم پرچار - آخری وقت اور بودھ دھرم تک کے حالات درج ہیں

مولفہ

شردھے پرکاش دیوجی پرچارک براہمو د

۱۹۰۲ء

براہمو سمت ۷۳

مطبوعہ رفاہ عام سٹیم پریس

لاہور

قیمت فی جلد ۸/

۱۰۰۰ جلد

طبع اول

اگر اپنا رُوحانی بھلا چاہتے ہو تو

مینیجر براہمو دھرم پرچار آفس لاہور سے مفصلہ ذیل کُتب منگا کر ضرور مُطالعہ کرو

اُردو کُتب

سوانح عمری مہاتما راجہ رام موہن رائے	عہ/
سوانح عمری مہاتما کیشب چندر سین	۶/
سوانح عمری بُدھ دیوجی پہلا حصّہ	۴/
سوانح عمری جوزف میزینی مترجمہ منشی تتھو رام نند	۸/
فرائض انسان ہر سہ حصّہ مکمّل	۱۲/
مطالعہ فطرت	۵/
کاشف الالہام	۱۰/
خدا محبّت ہے یا قہر	۱/
ایشور کی مرضی	۱/
ایشور پریم و پاکیزگی	۱/
پرارتھنا پستک	۲/
سچّی عبادت	۱۰/

بقیہ فہرست آخری صفحہ پر دیکھو

دیباچہ

اِس سوانح عمری کا پہلا حصّہ کہ جِس میں پیدایش سے لیکر سادھنا اور سِدّھی تک کا حال چھ باب میں لکھا گیا ہے شروع سنہ ۱۹۰۱ء میں ھدیہ ناظرین ہو چُکا ہے +

یہ حصّہ دھرم پرچار - آخری وقت اور بَودھ دھرم ان تین ابواب پر مُنقسم ہے +

بنگلہ سوانح عمری میں مُصنّف نے مہاتما بُدّھ کے کسی جگہ جا کر دھرم پرچار کرنے اور اُپدیش دینے یا کسی شخص سے بات چیت کرنے کا اپنے اپنے موقع اور جگہ پر مناسب اور مختصر طور پر ذکر کیا ہے - لیکن وہاں پر کیا اور کس مضمون کا اُپدیش دیا گیا - کسی شخص نے کیا سوال کیا - اور بُدّھ دیو جی نے اُس کا کیا جواب دیا - اِس کا کہیں کہیں مفصّل بیان نہیں ملتا تھا +

مثلاً اُن کا بنارس میں اپنے پُرانے پانچ شاگردوں کو پہلا اُپدیش - راجہ بمبی سار کو اُپدیش - اناتھ پنڈد کو خیرات کے بارے میں اُپدیش - راجہ پرسن جیت کو اپدیش دینا - جنرل سنگھ کے سوال و جواب - سنگھ میں نفاق اور اتفاق کے متعلق حالات - وشاکھا کے آٹھ بر مانگنے اور بُدّھ دیو جی کا اُنکو قبول کرنا وغیرہ +

مَیں نے اِس قسم کے بُہت سے ضروری اور قابل اندراج مضامین کو گاسپل آف بُدّھ سے اخذ کر کے اپنے اپنے موقع پر درج کر دیا ہے - اور اب یہ سوانح عمری پہلے سے نسبتاً زیادہ دلچسپ - مُوثر - مُشترح اور مفید بنگئی ہے - نیز اسکی موجودگی میں گاسپل آف بُدّھ کے اُردو ترجمہ کی ضرورت

بھی باقی نہیں رہی۔ کیونکہ اُس کا مفید حصّہ قریباً سب کا سب اِس حصّہ اور
تیسرے حصّہ میں (کہ جو بھی سردست برمھ پرچارک میں چھپ رہا ہے۔
اور اپنے وقت پر کتاب کی صورت بھی قبول کریگا) شامل ہو چُکا ہے +

مکمّل سوانح عمری کے سلسلہ ابواب میں ساتواں اور اِس حصّہ کا پہلا
باب دھرم پرچار ہے۔ دھرم ایک ایسا عام فہم اور مُروّج لفظ ہے۔ کہ
قریباً ہر شخص اسے سمجھ سکتا ہے۔ لیکن اِسکے معنوں میں اتنا اختلاف
ہے۔ کہ ہر مذہب و ملّت یا فرقہ وار اُس کا مفہوم جُدا گانہ ہے +

بُدھ کا کیا دھرم تھا؟ اور وہ اُسکو کیونکر پرچار کرتے تھے؟ پہلے سوال کا
جواب دو الفاظ میں مختصراً راستی اور میانہ روی ہے۔ بُدھ دیو راستی کی
اپنے الفاظ میں یوں تعریف کرتے ہیں "راستی اعلےٰ ہے۔ راستی میٹھی
چیز ہے۔ راستی ہی تُم کو بُرائی سے بچا سکتی ہے۔ سوائے راستی کے
اِس دنیا میں کوئی نجات دہندہ نہیں"۔ اوہ! یہ کیسے خودی سے
خالی اور حقیقت تک رسائی کے رہنما زبردست الفاظ ہیں۔ کہ جو مہاتما بُدھ
کی خود انکاری اور راستی کے حقیقی پیار اور اُنکے یقین کردہ دھرم کی تصویر
کو دکھلانے کے لئے کافی ہیں +

کیا ہمارے ملک میں اور کیا دیگر ممالک میں خود بانیان مذاہب یا اُنکے
پیروؤں نے دھرم کی کریا (پُوجا۔ پاٹھ۔ دُعا۔ نماز وغیرہ) اور اُسکے متعلق
تپسیا۔ ریاضت مثل روزہ۔ برت۔ پنچ اگنی تپنا۔ پانی میں کھڑا ہونا
چلہ کھینچنا۔ جسم کو دانستہ طرح طرح تکالیف دینا وغیرہ کا پھل مرنے کے
بعد جنم آئندہ یا بہشت وغیرہ کے ذریعہ ملنا بتلایا۔ یا سمجھا اور یقین کیا
ہُوا ہے +

چونکہ یہ مرنے کے بعد کی اُمیدیں ہیں۔ اِسلئے صرف بشواس کی بناء پر بعض
یا بہت کم لوگ اُن پر یقین کر کے ہادی کی ہدایت کی مطابق چلتے اور زندگی

پھر جسمانی طور پر طرح طرح کی اذیتیں اور تکلیفیں جھیلتے۔ یا بہت زیادہ لوگ جسمانی دُکھونکی تاب نہ لاکر صرف شفاعت۔ کفّارہ اور معافی وغیرہ کے مسئلے ایجاد کرکے برائے نام تسلّی کر لیتے ہیں +

لیکن مذکورہ بالا کسی قسم کی دھرم کریا اور تپسیا وغیرہ کا اثر موجودہ زندگی میں راستی۔ انصاف۔ دیانتداری وغیرہ پاک بھاؤنکو نشوونما کرنے یا کرودھ (غصہ) ایرکھا (حسد) لالچ اور ابھیمان وغیرہ ناجائز طور پر بڑھے ہوئے جذبات کو دمن کرکے حداعتدال میں لانے پر نہیں پڑتا۔ اور اسلیئے قریبًا سب کے روزمرہ کے کاروبار و بیوہار وغیرہ میں انکی وجہ سے جگہ بہ جگہ دُکھ کی پکار اور ہاہاکار کا شور ہے +

مہاتما بُدّھ نے راج کے سُکھونکو اپنی راج دہانی میں اور کٹھور تپسیا اور کایا کشٹ کے ذریعہ حاصل ہونیوالے سکھونکو لگاتار چھ سال تک سادھن کرکے دیکھا۔ لیکن دونو صورتو نمیں دُکھونکا ناش اور روحانی سُکھونکا حصول تجربہ کی بناء پر نہ دیکھکر میانہ روی کو اختیار کیا +

اُنھوں نے انسانی دِل میں دُکھ کے خودرو پودے کو خودی اور ترشنا (خواہش) کی گرم و خشک ہوا کے اثر سے اُگتے اور پھلتے پھولتے دیکھا اور اُسکے دُور کرنے کے لیئے نربان (خواہشونکی نیرتی) کی شانت اور شیتل ہوا کو چلایا۔ اور نربان حاصل کرنے کے لیئے اشٹانگ مارگ کا اُپدیش شروع کیا +

اُن کا اُپدیش یا پرچار یہ نہ تھا۔ کہ تم یہ اور وہ ایسا یا ویسا مانو۔ اور یقین کرو یا خدا یُوں فرماتا ہے۔ تُم اُس پر ایمان لاؤ۔ نہ ہی اُنکی تعلیم میں کہیں بھی تحکم پایا جاتا ہے۔ اُنکا کلام ہے۔ کہ "دھرم میں داخل ہونیکے لیئے دِل کی پاکیزگی دروازہ اور پریم اُس کا آخری لکھش (معراج) ہے" +

اُن کا پرچار تھا کہ ہر ایک کارج (معلول) کا کارن (علت) ہے۔ اور جب تک سبب کو دُور نہ کیا جاوے اُس سے نتیجہ پیدا ہونا دُور نہیں ہو سکتا۔ چونکہ دُکھ کا کارن خودی اور ترشنا ہے۔ اُنکے دور کر دینے سے دُکھ سبھاوک ہی دُور ہو جاتا ہے۔ اِسلئے اُنکا پرچار اگلی دُنیا کے بیم ورجا والے ڈراووں یا اُمیدوں پر مبنی ہونیکی بجائے اِس وقت گناہوں سے مکتی اور شانتی حاصل کرنیکا تھا +

مہاتما بُدھ نے دھرم پرچار کرتے ہوئے راجاؤں۔ امیروں۔ غریبوں ڈاکوؤں اور شریروں وغیرہ ہر قسم کی حالت کے مردوں اور عورتوں کو جس طرح پر اپنی زندگی کی پاکیزہ مثال اور پُر اثر اور مُدلل کلام اور اعلےٰ درجہ کے اخلاق پر مبنی عمل سے فریفتہ کر کے اُنکی زندگیوں کو بھی روحانی پستی سے نکال کر بلندی پر پہنچا دیا۔ یہ سارا کا سارا بیان درحقیقت ہوا پر اُڑنے۔ پانی پر چلنے۔ پانی کو شراب بنا دینے اور جسمانی مُردوں کو زندہ کر دینے وغیرہ معجزوں سے بالفرض اگر وہ سچ بھی ہوں بدرجہا بڑھ کر معجزہ ہے +

بُدھ کا کلام ہے۔ کہ "کیا دُنیا کے نزدیک یہ کم معجزہ ہے۔ کہ ایک پاپی شخص حقیقی روشنی کو حاصل کر کے راہِ راست پر آ جائے۔ اور خودی کے ناپاک طریق کو ترک کر کے سنت یا دیوتا بن جائے۔ اِسکے سوائے جو معجزہ کرنے کی خواہش پیدا ہوتی ہے۔ اُس کا باعث لالچ یا غرور ہوتا ہے" +

مہاتما بُدھ پُنر جنم (تناسخ) میں یقین رکھتے تھے۔ اور اِسلئے اُنھوں نے جگہ بہ جگہ اپنے دھرم پرچار میں اِس کا نہ صرف ذکر کیا ہے۔ بلکہ کسی صداقت کو بہتر طور پر لوگوں کو ذہن نشین کرانے کیلئے جو کہانیاں یا روائتیں اور تمثیلیں پرچار کے وقت اُنھوں نے بیان کی

ہیں (کہ جو اسی سوانح عمری کے تیسرے حصہ میں ایک علیحدہ باب میں مندرج ہونگی) اُن میں اُن کی طرف سے بعض امور کا ایسے چشم دید پیرایہ میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ جن کے پڑھنے سے شک پیدا ہوتا ہے۔ کہ کیا سچ مچ مہاتما بُدھ اپنے یا دوسرُوں کے پچھلے جنموں کی بابت ایسا صاف طور پر جانتے تھے؟

یہ جملہ تمثیلیں ایک ایک صداقت کو ظاہر کرنیوالی ہیں۔ اور گمان غالب ہے۔ کہ چونکہ مہاتما بُدھ تناسخ کو صحیح سمجھتے تھے۔ اسلئے وہ کسی مسئلہ پر زیادہ زور دینے کے لئے اُس کے حسب حال یا اُس سے ملتی جُلتی کوئی کہانی گھڑ کر لوگوں کو اچھی طرح ذہن نشین کرانے کی کوشش کرتے تھے۔ جیسے کہ اُنہوں نے آنند کے پھر واپس گھر جانیکا ارادہ کر لینے پر ایک گدھے اور کلنک بیوپاری کی کہانی سُنا کر اُسے اُس ارادہ سے باز رکھا کہ جو اسی کتاب کے صفحہ ۷۸ و ۷۵ پر درج ہے۔ اور جو صاف طور پر گھڑنت نظر آتی ہے +

تناسخ کا صحیح مان لینا اگر کسی شخص کو دِل کی پوترتا اور پریم و منگل بھاؤ میں بڑھانے کا باعث ہو۔ تو ایسا یقین خواہ غلط ہی کیوں نہ ہو۔ یہی نہیں کہ چنداں مُضر نہیں۔ بلکہ تناسخ کو نہ ماننے خودی اہنکار اور حسد کی آگ سے جلتے رہنے والوں کی بہ نسبت بدرجہا بہتر ہے +

بڑے بڑے آدمیوں کے جیون چرتر کو دیکھنے سے پتہ لگتا ہے۔ کہ جب کبھی اُنکی رائے کے مخالف کوئی واقعہ پیش آگیا۔ اور اُن کے پیروؤں میں کسی قسم کی پھوٹ پڑ گئی۔ یا مخالفین کا زور بڑھ گیا۔ کہ جس سے اُن کی خودی پر چوٹ لگتی۔ یا مان بڑائی میں کچھ فرق آتا ہو تو پھر

وہ عموماً بیچین اور بیتاب ہو ہو گئے۔ لیکن سنگھ میں جھگڑا پیدا ہوکر جب
کوشامبی کے بھکشو دو فریق بن گئے۔ اور سمجھانے بجھانے
سے بھی وہ لوگ صلح پر مائل نہ ہوئے۔ تو مہاتما بدھ کہ جن کے دل میں
اپنی مان بڑائی یا گریائی وغیرہ کا ذرہ بھر بھی خیال نہ تھا۔ دونوں فریق
سے معمولی طور پر علیحدہ ہوکر شراوستی میں چلے گئے +
مہاتما بدھ نے سختی کا جواب نرمی اور ملائمت میں دینے اور نفرت کو
محبت سے جیتنے کی تعلیم دی۔ اور خود ایسا ہی ہمیشہ کر کے بھی دکھلایا
ہے۔ اُن کا مقولہ ہے۔ کہ "انسان کے لئے سب سے بڑھ کر جس بات
کی ضرورت ہے۔ وہ پریم کرنیوالا دل ہے" +
بدھ نے ذات کی قید اور اُسکے نفرت بر مبنی تفرقوں کو ہی نہیں
توڑا۔ بلکہ سادھوؤں میں بھی خودی اور ابھیمان کی بدولت جو اپنی
بڑائی کا ناجائز خیال پیدا ہو کر اُن کو بناش کے راستے پر جا پھینکتا
ہے۔ اُس کی بھی اپنی مثال سے بیخ کنی کی۔ مثلاً اُنھوں نے جو
قواعد بھکشوؤں کے لئے مقرر کئے۔ اُن پر خود عمل کر کے دکھلایا۔
اور اپنے باپ کی راجدھانی کپل وستو میں کہ جہاں بھوجن کے لئے
وہ سیدھے ہی راج محل میں جا سکتے تھے صرف اس بنا پر گھر گھر
بھکشا مانگنی شروع کی۔ کہ "جو قاعدہ اور بھکشوؤں کے لئے ہے۔
میرے لئے بھی اُس کی پیروی کرنا ضروری ہے۔ میں صرف راج پتر
اور گرو ہونے کی وجہ سے کیونکر اس نیم سے بری اور مستثنےٰ ہو سکتا
ہوں۔ اور میرے لئے کیوں کسی قسم کی رعایت ہونی چاہیئے"۔
اوہ! خودی کے تیاگ کی ایسی بے نظیر مثال اور کہاں ملسکتی ہے؟
بہت سے بانیان مذاہب نے اپنے مخالفین پر خود ہتھیار

اُٹھائے یا اپنے چیلوں اور پیروؤں کو دوسروں کے مارنے پیٹنے کی ہدایت کی۔ بالبعض نے دُرشت کلامی اور گندہ دہنی سے بھی کام لیا۔ لیکن بُدھ کے شانت دِل پر اپنی بیعزتی کئے جانے اور تکلیفیں دیئے جانے پر بھی میل نہ آیا۔ اور اُنہوں نے کہا کہ اُن لوگوں سے کہ دو کہ سَت کے ہتھیار کے سوائے کہ جس کو کوئی نہیں توڑ سکیگا۔ میں اور کوئی ہتھیار نہ جانتا ہوں۔ نہ استعمال کرتا ہوں" +

خوشامد یا نامناسب تعریف ایسی خوش آیندہ خوراک ہے۔ کہ عام دُنیادار آدمی ہی نہیں۔ بلکہ چھوٹے بڑے قریباً سب ہی اِسے کھا کر پھولنے کے عادی ہو جاتے اور پھر کن رس پڑ جانے سے خود ترغیب دے دے کر اور اپنے مُنہ سے کہہ کہہ کر اپنی تعریف کرواتے اور اُس کے ذائقہ کے چٹخارے لینے کا اُنہیں سواد پڑ جاتا ہے۔ لیکن مہاتما بُدھ خوشامدانہ بڑائی یا مبالغہ آمیز تعریف کو کبھی پسند نہ کرتے تھے۔ آخری وقت میں جب ساری پُتر اُن سے ملنے آیا اور کہنے لگا۔ "ہے بھگون! آپ جیسا گیانی دُنیا میں کوئی نہیں ہے۔ اور نہ پہلے کبھی کوئی ہُوا۔ اور نہ آیندہ کوئی ہوگا" +

یہ سُن کر بُدھ نے کہا۔ "اے ساری پُتر تمہارا ایسا کہنا مبالغہ سے پُر ہے۔ تم اُن تمام دھرماتماؤں کے بارے میں کہ جو پہلے ہو چکے ہیں۔ یا جو آیندہ پیدا ہونگے۔ یا جو اب موجود ہیں۔ کیا جانتے ہو؟ صرف لاعلمی کی وجہ سے تم میری اِس قدر تعریف کرتے ہو" +

بُدھ نے دھرم کی صداقتوں کا چوری چوری پرچار نہیں کیا آنند نے آخری وقت کے قریب جب سنگھ کی حفاظت کے وسائل اور ہدایات کے متعلق اُن سے کہا۔ تو اُنہوں نے جواب دیا۔ "میں نے تم لوگوں سے کوئی بات پوشیدہ نہیں رکھی۔ اور سچائی

کو بلا اِس امتیاز کے کہ یہ اصول عام لوگوں کیلئے ہے۔ اور یہ خاص کے لئے پرچار کیا ہے۔ کیونکہ اے آنند تتھاگت سچائی کے بارے میں کچھ پوشیدہ رکھنا نہیں چاہتا۔ اور وہ مثل اُس اُستاد کے نہیں ہے۔ جو اپنے شاگردوں سے کچھ پوشیدہ رکھتا ہے"۔

اِن چند موٹی موٹی اور سرسری طور پر سامنے آگئی ہوئی خوبیوں کی طرف اشارہ کر کے کہ جو مہاتما بُدھ کو بہت سے دوسرے مہاپرشوں سے مخصوص طور پر فرق اور تمیز کرا دینے میں مددگار ہیں۔ میں ناظرین کو اِس کتاب کے دِلی توجہ کے ساتھ پڑھ کر فائدہ اُٹھانے اور حسب قول مہاتما بُدھ "اپنے چراغ آپ بنو" کہنے کی جرات کرتا ہوں۔ کیونکہ جو شخص خود کچھ بننا نہ چاہے۔ اُس کو کوئی ہادی۔ گُرو حتےٰ کہ خود خُدا بھی کچھ نہیں بنا سکتا۔ یا بنانا نہیں چاہتا۔ اور جو آپ قدم اُٹھانے کی کوشش کرے۔ تو سارے ہادی اور گُرو اُسکے راہبر اور خود ایشور اُس کا سہائی اور مددگار۔ اور دھرم دھن کا خزانہ اُس کی جدّی میراث ہے +

لاہور
۱۰ مئی سنہ ۱۹۰۲ء

پرکاش دیو

بُدّھ دیوجی کی سوانح عُمری

ساتواں باب

دھرم پرچار

اب بُدھ دیو درخت کے نیچے بیٹھ کر سوچنے لگے کہ "میں نے زندگی بخش دھرم کو پالیا ہے۔ مگر اس دُنیا میں ایسا دھرم موجود نہیں ہے۔ اور ست دھرم کے بنا ہی تمام جیو طرح طرح کے دُکھ اور کلیش میں مُبتلا ہیں۔ اب ایسے دھرم کو پاکر کہ جس کو قبول کرنے اور جس کے تصرف میں آجانیسے ہر ایک قسم کے دُکھ دُور ہو سکتے ہیں۔ کیا میں جنگل میں پڑا رہکر زندگی بسر کر سکتا ہوں؟"

پھر وُہ اُس وقت کے مروّجہ دھرم اور اپنے دھرم میں بہت بڑا فرق دیکھ کر خیال کرنے لگے۔ کہ "کیا لوگ اس دھرم کو قبول کرینگے؟ مروجہ دھرم کی جان اور اُس کا سارا زور اور دار و مدار پراشچت بلی دان۔ ظاہری اور بیرونی اڈمبروں اور رسم و رواج۔ تنتر۔ منتر۔ دیوی۔ دیوتاؤں۔ اور

براہمنوں کو ماننے اور یقین کرنے پر ہے۔ اور جو دھرم مجھے ملا ہے۔ اُسکی بُنیاد آتم سنجم (اپنی خواہشات اور جذبات پر پُورا تصرّف) اور جیوؤں پر دیا ہے۔ معلوم نہیں اِس نئے دھرم کو لینے کے لئے مُلک تیار ہوگا یا نہیں۔ یہ ہی سوچتے سوچتے وُہ بہت بیقرار اور بیچین ہو گئے یہانتک کہ اُن کو کسی طرح بھی کل نہ پڑتی تھی کبھی یہ خیال کرکے کہ لوگ اس دھرم کی عظمت اور خوبی کو نہ سمجھینگے۔ اُنکے دل پر نا اُمیدی کی کالی گھٹا چھا جاتی اور کبھی اِس بارے میں بھی اُن کو شک پیدا ہو جاتا تھا۔ کہ آیا اِس دھرم کو پرچار کرنے کے لئے اُن کے اندر کافی قابلیت بھی ہے یا نہیں؟ جب اُنکے دِل کی یہ حالت تھی۔ اور وُہ اس کشمکش میں تھے تو اُنہوں نے اپنے اندر یہ آواز سُنی "ہائے اِنمام انسان اِسی وجہ سے تباہ ہو رہے ہیں۔ اور بناش کی طرف جا رہے ہیں۔ کہ سُوگت پُورا اور سچا گیان حاصل کرکے بھی غافل اور لاپرواہ ہے۔ اور دھرم پرچار کے لئے کوشش نہیں کرتا سُوگت! دھرم پرچار کر دھرم پرچار کر" - اُنہوں نے اِس عجیب وغریب بانی کو سُن کر اور انسانوں کی نہایت افسوسناک دُکھدائی اور خستہ حالت کو یاد کرکے یہ عہد کیا۔ کہ "میں برمھ میں قائم ہو کر دھرم چکر چلاؤنگا اور پھر اُمید ہے۔ کہ اِس دھرم کو سب ہی قبول کرینگے" ؎۱

اب اُنکے دِل میں اس قدر ہمّت اور حوصلہ پیدا ہو گیا۔ کہ جس کو بڑی سے بڑی مشکل اور سخت سے سخت مخالفت اور نا اُمیدی بھی فرو نہیں کر سکتی تھی۔ اسلئے اُن کا دِل ست کے پرچار کے لئے غیر معمولی جوش اور ولولہ سے بھر گیا۔ پہلے بُدّھ دیو نے سادھن میں سِدّھ ہو کر ست کو حاصل کیا۔ اور اب اُنہوں نے اِسی ست کی خوشخبری دُنیا میں لوگوں کے دروازہ

؎۱ للت بستار کا پچیسواں باب دیکھو۔

دروازہ پر جا کر سُنانے اور پرچار کرنے کا عہد کیا ہے +

مگر پاپ بھی انسان کا کیسا خوفناک دشمن ہے۔ کہ وُہ دھارمک شخص کا پیچھا ہی چھوڑنا نہیں چاہتا۔ چنانچہ اس وقت بھی مار نے بُدّھ پر فتح حاصل کرنے کے لئے کوشش کی۔ اور اُس نے کہا "آپ نے نِروان دھرم پایا ہے۔ اب آپ اکیلے ہی اس کی برکتوں کو بھوگئے۔ اور چُپ چاپ آرام سے زندگی بسر کیجئے۔ یہی دھرم ہے۔ دھرم پرچار کیلئے کوشش نہ کیجئے"

پاپ کتنی ہی طرح سے اِنسان کو نکمّا بنا دینے کے لئے کوشش کرتا ہے۔ وُہ بسا اوقات جوگ اور بھگتی کا پر لوبھن دِکھلا کر پاک اور پُن وان لوگوں کو بھی نوعِ اِنسان کی سیوا اور بھلائی کے کام سے منحرف اور نِکمّا کر دیتا ہے لیکن بُدّھ۔ آرام طلبی، بیکاری۔ کاہلی اور تساہُل کی زندگی کو بالکل نکمّا اور اسار جیون سمجھ چُکے تھے۔ اسلئے اُنھوں نے دھرم سادھن اور دھرم پرچار کو اپنا ایک اعلےٰ ترین فرض خیال کیا۔ اور پاپ کی موہنی مایا کو نیست و نابود کیا۔ اور اُن کا دِل دُنیا میں دھرم کا تہلکہ پیدا کرنے کے لئے دیوانہ وار اُچھل پڑا۔ اور اب اُنھوں نے دُنیا میں ستّ کی منادی کرنے کے لئے اکیلے ہی سچائی کی فتح کا نشان یا لہراتا ہُوا جھنڈا کھڑا کر دیا +

سب سے پہلے اُنھوں نے اپنے پُرانے گُرو رودرک کو اِس نئے دھرم میں دِیکھشت کرنے کا ارادہ کیا۔ لیکن جب اُنھوں نے سُنا کہ وُہ اِس لوک کو چھوڑ کر پرلوک کو چلے گئے ہیں۔ تو پھر اُن کے دِل میں خیال آیا۔ کہ اراڑ کالام کے پاس جا کر اُن کو اِس ستّ دھرم کا پرچار کریں۔ لیکن یہ خبر پا کر کہ وُہ بھی زندہ نہیں ہیں۔ تو پھر وُہ اپنے پُرانے

پانچ شاگردوں کو نئے دھرم میں دِیکھشت کرنیکے لئے مِرگ داؤ کی طرف روانہ ہوئے ۔

راستے میں جبکہ بُدّھ دیو سورج کی نہایت سخت اور تیز دُھوپ سے بیچین اور گھبرائے ہوئے گیا کے نزدیک درخت کی ٹھنڈی چھاؤں میں بیٹھے ہوئے تھے تو اُس وقت اجیوک نامی ایک برہمن کے ساتھ اُن کی ملاقات ہوئی۔ اور یہ شخص بُدّھ کی غیر معمولی شانت مُورتی کو دیکھ کر حیران رہ گیا۔ اور اُس نے بُدّھ سے پُوچھا۔ کہ "ایسا دھرم کونسا ہے کہ جس کو حاصل کرنے سے انسان آپ کی مانند ہمیشہ کا آنند اور پرم شانتی حاصل کر سکتا ہے"؟ اُنھوں نے جواب دیا کہ اگیانتا (جہالت) پاپ (گُناہ) اور حرصِ دنیا کو تیاگ کرنے سے مجھے یہ اوستھا (حالت) حاصل ہوئی ہے ۔ براہمن نے پوچھا کہ "آپ کا کیا مقصد ہے۔ اور آپ کہاں جا رہے ہیں"؟ اُنھوں نے جواب دیا کہ جو لوگ گہری روحانی تاریکی میں پڑے ہوئے ہیں اُن تک روشنی پُہنچانے۔ دُنیا میں امرت (آبحیات) کا سوت یا چشمہ جاری کرنے۔ اور دھرم کی بادشاہت قائم کرنے کیلئے بنارس کو جا رہا ہوں"۔ اُن کے اِس نیچ بھرے کلام کو سُن کر بوڑھا براہمن غصّہ سے بھڑک اُٹھا۔ اور اُس نے بھویں اور تیوڑی چڑھا کر اور مُنہ بنا کر کہا۔ "تمہارا راستہ وہ اور میرا راستہ یہ"۔ اور تیز تیز قدم اُٹھا کر جنوب کی طرف چلا گیا ۔

بُدّھ دیو اُس براہمن کے سخت کلام سے ذرا بھی دُکھی اور ناراض نہ ہوئے۔ اور خود شمال کی طرف روانہ ہو گئے ۔

مِرگ داؤ بنارس سے تین میل شمال کیطرف ہے حضرت مسیح سے قریباً ۲۰۰ سو برس پہلے راجہ اشوک نے اِس جگہ پر ایک مندر تعمیر کرایا تھا۔ جس کے کھنڈرات اب بھی موجود ہیں اسی جگہ کا موجودہ نام سارناتھ ہے ۔

بُدّھ دیو چلتے چلتے اب گنگا کے کنارہ پر پہنچے۔ اس جگہ اُنہوں نے ایک ملّاح کو دیکھ کر کہا "مہربانی کر کے مجھ کو اس دریا سے پار پہنچا دو" ملاح نے کہا۔ مزدوری دو ابھی آپ کو پار پہنچا دیتا ہوں"۔ بُدّھ دیو نے کہا "میں کرایہ کہاں سے لاؤں۔ میں بہت غریب ہوں۔ میرے پاس روپیہ۔ پیسہ کچھ بھی نہیں۔ یہاں تک کہ میں اس لائق بھی نہیں ہوں۔ کہ ایک پھوٹے ہوئے برتن کا بھی دام دیسکوں۔ بھلا مجھے پار جانے کے لئے پیسہ کہاں سے ملیگا" ملّاح نے کہا اسی کرایہ سے میرا گزارہ چلتا ہے۔ اور یہی میرے لڑکے بالوں کا ذریعہ معاش ہے۔ پیسے لینے کے بدون میں پار نہیں لیجا سکتا"۔ اُس نے یہ کہکر پار لیجانے سے انکار کیا۔ اُسی وقت بگلوں کی ایک ڈار آسمان میں اُڑتی ہوئی دریا سے پار جارہی تھی۔ بُدّھ نے اُن کی طرف اُنگلی اُٹھا کر کہا "دیکھو یہ کس طرح سے اپنی طاقت کے ذریعہ دریا کو عبور کر کے پار جا رہے ہیں۔ یہ کسی کو بھی کرایہ وغیرہ نہیں دیتے۔ میں بھی روحانی طاقت کے ذریعہ بھونڈی (سنسار ساگر) سے پار ہو جاؤنگا" +

گنگا پار ہو کر بُدّھ ہرگ داؤ پہنچے۔ اُنکے پرانے پانچ شاگردوں نے جو اُس مقام میں رہتے تھے۔ اُن کو دور سے آتے ہوئے دیکھ کر آپس میں یہ مشورہ کیا۔ کہ "جس شخص نے اپنے عہد کو توڑا ہے۔ اُس کو گرومان کر عزت اور تعظیم کرنا تو درکنار رہا بلکہ اُسکو نام لے کر بلانا چاہیئے۔ لیکن چونکہ یہ شاہی خاندان میں پیدا ہوئے ہیں۔ اسلئے بیٹھنے کے لئے کُشا (ایک قسم کا گھاس) کا آسن دیدینا چاہیئے۔ صرف کونڈانیہ نے اس تجویز کو پسند اور مناسب خیال نہ کیا +

جب بُدھ نزدیک آ گئے تو اُنکے باقی کے چار پُرانے شاگردوں نے ایک اجنبی شخص کی مانند اُن کے ساتھ سلوک کیا۔ اُنکے ایسے سلوک اور بھاؤ کو دیکھ کر بُدھ نے کہا:۔

بُدھ کا بنارس میں پہلا اُپدیش

چونکہ تتھاگت جسمانی تپسیا اور نفس کُشی میں مُکتی تلاش نہیں کرتا۔ اسلئے تُم یہ خیال مت کرو۔ کہ وُہ دُنیوی لذّات کو بھوگتا اور عیش وعشرت کی زندگی بسر کرتا ہے۔ بلکہ اُس نے اعتدال کا راستہ معلوم کیا ہے +

جو شخص مایا کے بندھن سے آزاد نہیں ہُوا۔ اُسکو گوشت یا مچھلی سے پرہیز کرنا۔ ننگے بدن پھرنا۔ سر مُنڈوانا۔ جٹا رکھنا۔ کمبل پہننا۔ راکھ ملنا۔ اگنی دیوتا کے لئے جگ کرنا پوتر نہیں بنا سکتا +

اُس کو ویدونکا پاٹھ (پڑھنا) پروہتونکو دان دینا یا دیوتاؤں کے لئے جگ کرنا۔ پنچ اگنی تپنا۔ جل میں کھڑا رہنا۔ اور دیگر اسی قسم کے پراشچت کے کام جو امر جیون حاصل کرنے کے لئے کئے جاتے ہیں۔ پاک نہیں بنا سکتے +

غُصہ۔ شراب نوشی۔ ضد (ہٹھ) تعصّب۔ دغابازی۔ حسد۔ خود ستائی دوسرونکی غیبت کرنا۔ خود بینی۔ تکبّر اور بدنیتی انسان کو ناپاک بناتے ہیں۔ نہ کہ گوشت کا کھانا +

اے بھکشوؤ! میں تم کو وہ اعتدال کی تعلیم دینا چاہتا ہوں کہ جس سے تم حدود سے باہر نہ جا سکو گے +

جسمانی تکلیف اُٹھانے سے کمزور اور لاغر ہُوا ہُوا سادھک اپنے دِل میں انتشار۔ اور گندے خیالات پیدا کرتا ہے۔ جسمانی تکلیف کا اُٹھانا دُنیوی علوم حاصل کرنے کیلئے بھی مفید نہیں پڑتا۔ اور خواہشات و جذبات پر فتح پانے کے لئے اِس قِسم کی تکلیف اُٹھانا تو بالکل ہی بیفائدہ ہے+

جِس طرح پر جو شخص اپنے چراغ کو بجائے تیل کے پانی سے بھرتا ہے۔ وہ کبھی اندھیرے کو دُور نہیں کر سکتا۔ جو گلی سڑی اور بودی لکڑیوں سے آگ جلانا چاہتا ہے۔ وُہ ضرور ناکامیاب ہوتا ہے۔ اُسی طرح جو شخص جسمانی تپسیا کر کے مُکتی حاصل کرنا چاہتا ہے۔ وُہ فضول اور بیفائدہ تکلیف اُٹھاتا ہے۔ کیونکہ جو شخص تپسیا سے خواہشات (ترشنا) کی آگ بُجھانے میں بھی کامیاب نہیں ہُوا۔ وُہ کیونکر ایسی ردّی اور خراب خستہ زندگی بسر کر کے اپنے آپ کو خودی کے بندھن سے آزاد کر سکتا ہے؟

جب تک خودی باقی ہے۔ اور اِنسان اُس کے بس میں ہو کر دُنیوی یا سورگی خوشیوں کے پیچھے مارا مارا پھرتا ہے۔ اُس وقت تک ہر ایک قِسم کی جسمانی تکلیف اور سختی برداشت کرنا فضول ہے۔ لیکن جبکی خودی مر گئی۔ اور وُہ ترِشنا سے آزاد ہو گیا ہے۔ اور اِس حالت میں وہ نہ دُنیوی اور نہ بہشتی خُوشیوں کو چاہتا ہے۔ ایسے اِنسان کو قدرتی ضروریات کا پورا کرنا ناپاک نہیں بناتا اُس کو چاہئے۔ کہ وُہ اپنی جسمانی ضروریات کے مطابق کھائے پیئے۔ کیونکہ پانی کنول کے پھُول کے چاروں طرف رہتا ہے، لیکن وُہ اُس کی پنکھڑیوں کو نہیں چھُوتا+

دوسری طرف ہر ایک قِسم کی عیش پسندی۔ نقاہت اور کمزوری پیدا

کرتی۔ اور عیش وعشرت کا بھوکھا انسان اپنی خواہشات کا غلام ہوتا ہے۔ پس عیش پسندی ہی انسان کو پستی کی حالت میں لیجاتی اور انھے بنا دیتی ہے۔ لیکن زندگی کی جائز ضروریات کو پورا کرنا برائی میں داخل نہیں۔ بلکہ جسم کو اچھی صحت کی حالت میں رکھنا ایک فرض ہے۔ ورنہ ہم گیان کے چراغ کو ٹھیک نہیں رکھ سکتے۔ اور نہ ہی اپنے دماغ کو روشن اور قوی رکھنے کے قابل ہو سکتے ہیں +

اے بھکشوؤ! یہ اعتدال کا راستہ ہے۔ جو انسان کو بےاعتدالی کی طرف نہیں جانے دیتا۔ بدھ نے اس اعلےٰ دھرم کا چکر چلایا۔ اور اُن پانچ بھکشوؤں کو اپدیش دینا شروع کیا۔ اور اُنکے سامنے امر جیون کا دروازہ کھولدیا۔ اور زبان کی برکتیں اُنکے سامنے ظاہر کیں +

اُنھوں نے کہا۔ پاک چلن کے قواعد اس چکر کے آرے ہیں۔ اور انصاف اُنکی لمبائی کی مساوات ہے۔ گیان ہال ہے۔ لجا (حیا) اور چنتا شیلتا (غور و فکر) نابھی ہے جسمیں راستی کا غیر متحرک دُھرا لگا ہوا ہے +

جس نے دُکھ۔ اُس کے کارن (باعث) علاج اور دفعیہ کو معلوم کیا ہے۔ اُس نے چار اعلےٰ صداقتوں کو اچھی طرح سمجھا ہے۔ اور وہی راہ راست پر چلتا ہے +

ایسے شخص کے لئے (۱) صحیح علم راستہ دکھلانے کے لئے مشعل کیطرح ہے (۲) راست مقصد اُس کا رہنما ہے (۳) راست کلام اُسکی قیامگاہ۔ اور (۴) نیک چلن اُس کے لئے کُھلا دروازہ ہے (۵) ایمانداری سے روزی کمانا اُس کا زادراہ ہے (۶) راست کوشش اُس کا قدم

اُٹھانا اور (۷) راست خیالات اُس کا دم لینا ہے (۸) شانتی اُس کے نقشِ قدم کی پیروی کرتی ہے +

اس کے بعد بُدھ نے "میں" (خودی) کی ناپائداری کی تشریح کی۔ جو کچھ پیدا ہُؤا ہے۔ وُہ فنا ہو جائیگا۔ اسلئے نفسانیت کو لے کر اس قدر دِق ہونا بیفائدہ ہے۔ "میں" سراب کی طرح ہے۔ اور تمام دُکھ اور تکلیفیں جو اِس کو ہوتی ہیں وُہ ایک دِن ختم ہو جائینگی جب تمہاری آنکھ کھُلیگی۔ وُہ خواب کی ڈراونی صورتوں کی طرح نظر سے غائب ہو جائیگی +

جس کا دل جاگ اُٹھا ہے۔ وُہ خوف سے آزاد ہو گیا۔ اور بُدّھ بن گیا ہے۔ وُہ جانتا ہے۔ کہ اُسکے تمام تفکّرات ہوس اور دُکھ ایک خیال باطل ہیں +

اکثر ایسا ہوتا ہے۔ کہ جب نہاتے وقت کسی شخص کا پاؤں ایک بھیگی ہوئی رسّی پر پڑتا ہے۔ تو وُہ آسانی سے اُس میں سانپ کا گمان کرتا ہے۔ ایک عجیب دہشت اُسکے دِل پر طاری ہوتی اور وُہ خوف سے کانپنے لگتا ہے۔ اب وہ اپنے دماغ میں اُس جاں کندنی کے عذاب کی تصویر کھینچ لیتا ہے۔ کہ جو زہریلے سانپ کے کاٹنے سے ہُؤا کرتی ہے لیکن جب وہ دیکھتا ہے۔ کہ سانپ نہ تھا۔ بلکہ رسّی تھی۔ تو کس قدر آرام محسوس کرتا ہے۔ اُسکے ڈر کا باعث اُسکی غلطی۔ اگیانتا (جہالت) اور دھوکھا تھا۔ جب رسّی کی اصلیت معلوم ہو گئی۔ تو پھر اُسکے دِل کو شانتی اور آرام ملا۔ اور وُہ بشاش اور خوش نظر آنے لگا +

یہ حالت اُس شخص کے دل کی ہے۔ جس نے اِس صداقت کو معلوم کیا ہے۔ کہ اِس کائنات میں "میں" کا وجود کچھ نہیں۔ اُسکی تکالیف۔ تفکرات اور گھمنڈ کا باعث سُراب۔ سایہ اور خواب کی طرح ہے +

سُکھی ہے وُہ جس نے اپنی تمام نفسانیت اور خود غرضی کو ترک کیا ہے۔ سُکھی ہے وُہ جس نے شانتی حاصل کی ہے۔ سُکھی ہے وُہ جس نے راستی کو معلوم کیا ہے +

راستی اعلےٰ ہے۔ راستی میٹھی چیز ہے۔ راستی ہی تم کو بُرائی سے بچا سکتی ہے۔ سوائے راستی کے اِس دُنیا میں کوئی نجات دہندہ نہیں +

اگرچہ پہلے ہی پہل تم راستی کو نہ سمجھ سکو۔ اُس کے مٹھاس کو تلخ خیال کرو۔ اور اُس سے تم کو جھجک بھی معلوم ہو تب بھی تُم راستی پر یقین اور بھروسہ کرو +

راستی ہی سب سے اعلےٰ چیز ہے۔ کیونکہ کوئی اُسکو بدل نہیں سکتا اور نہ کوئی اُس میں کچھ زیادتی کر سکتا ہے۔ راستی میں بشواس کرو اور اُس کی پیروی کرو +

ناراستی گمراہ کرتی ہے۔ اور بھرانتی سے دُکھ پیدا ہوتا ہے۔ یہ دونو گھور نشے کی طرح اِنسان کو متوالا کر دیتی ہیں۔ لیکن جلدی ہی اِن کا نشہ اُتر جاتا ہے۔ اور اِنسان کو مریض اور متنفر بنا کر چھوڑ جاتی ہیں +

خودی بخار کی طرح ہے۔ خودی ایک ناپائدار نظارہ اور خواب ہے راستی صحت بخش ہے۔ راستی اعلےٰ ہے۔ راستی ہمیشہ کے لئے قائم رہنے والی چیز ہے۔ راستی کو چھوڑ کر کوئی ابدی زندگی نہیں۔ کیونکہ

راستی ہمیشہ کے لئے باقی رہتی ہے +

جب اس اعلےٰ دھرم کی تشریح کی گئی۔ تو تعظیم کے لائق کونڈانیہ نے جو پانچوں بھکھشوؤں میں سب سے بڑا تھا۔ اس سچائی کو اپنی ذہنی آنکھوں سے دیکھا اور کہا۔ اے بُدّھ! اے پربھو! تم نے سچ مچ شانتی کو پایا ہے۔ اور کونڈانیہ نے اُنکے ساتھ بات چیت کرکے بہت خوشی حاصل کی۔ اور بُدّھ کی پرشانت مُورتی اور زندگی بخش اپدیش کے غیر معمولی اثر سے کونڈانیہ کے سرل دل میں دھرم راج کا ایک نیا نظارہ کھُل گیا +

دن ختم ہونے کے قریب ہے۔ اور اس وقت کونڈانیہ کا دل دھرم بھاؤ سے مگن ہو رہا ہے۔ اور وہ گرو کے پاس بیٹھے ہوئے ہیں۔ سندھیا ستی (شام) آہستہ آہستہ آرہی ہے۔ جس کے گلے میں اننت (بیشمار) ستاروں کی خوبصورت مالا۔ اور پیٹھ پر سیاہ اور گھنے بادلوں کے بال بکھرے ہوئے ہیں۔ اننت اکاش اُس کا لباس ہے۔ عرشِ بریں اُس کا سر تاج اور یہ کائنات اُس کا نازک جسم ہے۔ شام کے آتے ہی چاروں طرف خاموشی کا سما بندھا ہوا ہے۔ اب نہ کہیں شور ہے۔ اور نہ غل ہے۔ تمام جنگل میں سناٹے کا عالم چھایا ہوا ہے۔ اور اس وقت اُن کے باقی کے چار شاگرد بھی آموجود ہوئے +

ایسے پاک وقت میں بُدّھ کا دل دھرم بھاؤ سے اس قدر بھر گیا۔ کہ اُس کے آنند سے اُنکے جسم کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ اور اُنکے چہرے سے روحانی جلال ظاہر ہونے لگا۔ اُنہوں نے رات کا پہلا پہر تو چُپ چاپ ہو کر دھیان میں گذارا۔ دوسرے پہر میں بات چیت کرتے رہے۔ جب رات اور بھی

زیادہ گمبھیر ہوگئی اور کیا چر اور کیا اچر جگت سنسان ہوگیا۔ تو مہاتما بدھ انت کاش کے نیچے نرجن اور گھنے جنگل میں دھرم کے بنیادی اصولونکو بیان کرنے لگے +

اَے بھکشوؤ! ایک طرف تو دُنیا کے لوگ نفسانی اور جسمانی خواہشوں کے بس ہو کر دُنیاوی سُکھوں میں گرویدہ ہیں۔ اور اُنکے پیچھے اندھا دھند اور بے تحاشا بھاگے جا رہے ہیں۔ دوسری طرف ملک میں غیر مفید۔ فضول۔ مضر اور دُکھدائی برھمچریہ کی غلط تعلیم پھیلی ہوئی ہے۔ اور سینکڑوں لوگ اُس کا سادھن بھی کرتے دیکھے جاتے ہیں۔ یہ دونو راستے ہی درست نہیں۔ اور اسی لئے دھرم کے سچے متلاشیوں کے لئے چھوڑنے کے لائق ہیں۔ میں نے اعتدال اور میانہ روی کا راستہ دریافت کیا ہے جس کو اختیار کرنے سے انسان کی اندرونی آنکھیں کھل جاتی ہیں۔ دِبیہ گیان (معرفت حقیقی) پیدا ہوتا ہے۔ سچی اور ابدی شانتی حاصل ہوتی۔ اور نروان پد پراپت (حاصل) ہوتا ہے۔ اور وہ یہ ہے:-

اشٹانگ مارگ

(۱) سمیک درشٹی یعنے کارن اور کارج (علت و معلول) کے قانون کا صحیح علم +

(۲) سمیک سنکلپ یعنے پریم۔ میتری (رحم) اور آتم تیاگ (قربانی) کا درست آدرش (معراج) +

(۳) سمیک باکیہ یعنے نندا فضول گوئی۔ جھوٹ اور سخت کلامی سے پرہیز +

(۴) سمیک بیوہار (نیک چلنی) یعنے جیو ہنسا۔ بے ایمانی اور خواہشات کی غلامی سے پرہیز +

(۵) سداجیوکا یعنے جائز طریق سے روزی کمانا خراب اور ناپاک پیشوں سے پرہیز +
(۶) سدیایام یعنے برائی کو چھوڑنے اور چنتا بچن اور کارج (خیال کلام عمل) میں بھلائی کرنے کے لئے لگاتار کوشش +
(۷) ست سمرتی (چت کو ایکاگر کرنا) یعنے جسم اندریوں۔ اور "میں ہوں"۔ اور تمام ظہوروں کی ناپائداری پر سوچ بچار +
(۸) سمئیک سمادھی۔ یعنے چت کی سچی شانتی جو جیون کے پوتر کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔ یہ اشٹانگ مارگ میں نے دریافت کیا ہے اور ذیل کی چار اعلےٰ صداقتوں کو پرچار کرتا ہوں :۔
(۱) دکھ (۲) دکھ کا کارن (باعث) (۳) دکھ سے رہائی (۴) دکھ سے رہائی پانے کا اپائے (ذریعہ) +
اس دنیا میں جنم لینے سے انسان کو طرح طرح کے دکھ بھوگنے پڑتے ہیں بڑھاپا۔ بیماری اور موت دکھ ہیں۔ جس شخص یا شے کو ہم پیار نہیں کرتے اس کے ساتھ ملنا اور جسے پیار کرتے ہیں۔ اس سے وچھوڑا یا جدائی دکھ ہے۔ اور نیز خواہشات کا سیر نہ ہونا بھی دکھ ہے۔ مختصراً اس دنیا میں وابستگی سے پانچ قسم کا دکھ پیدا ہوتا ہے +
(۱) روپ (۲) بیدنا (بیرونی چیزوں کا گیان) (۳) سنگیا (اپنی ہستی کا علم) (۴) سنسکار (پربرتی یا رغبت) (۵) بگیان (میں ہوں کا گیان) +
جینے اور اندریوں (حواسوں) کے ذریعہ سکھ کی خواہش دکھ کا باعث ہے۔ اس خواہش کے نہ رہنے سے ہی دکھ دور ہوتا ہے۔ اے بھکشوؤ!

مذکورہ بالا اشٹانگ مارگ دُکھ دُور کرنے کا ذریعہ ہے +

پُرانے شاستروں یا گرُو کے اُپدیش سے مَیں نے یہ اعلےٰ صداقت نہیں پائی۔ مَیں نے نیا گیان۔ نئی آنکھ۔ نئی وِدیا (علم) میدھا (دانائی) نئی روشنی اور صداقت دیکھی۔ اور حاصل کی ہے۔ اور اُسے صحیح اور ستّ سمجھ کر دھارن کر لیا ہے۔ مَیں سہج گیان اور بچار شکتی کے ذریعے اِس صداقت کو زندگی میں عملی صورت دیکر دُکھ کے ہاتھ سے ہمیشہ کے لئے آزاد ہو گیا ہوں۔ میری مُکتی (نجات) لازوال ہے٭

اِس دھرم اُپدیش کو سُن کر کونڈانیہ کی گیان کی آنکھیں روشن ہو گئیں۔ اُنہوں نے اِس اعلےٰ صداقت کو دیکھا اور قبول کیا۔ اُنکے تمام شکُوک دُور ہو گئے۔ کونڈانیہ ہی بُدّھ کے پہلے شاگرد ہوئے +

دوسرے دِن جب سب لوگ بھکشا کے لئے باہر چلے گئے۔ اور صرف باپا اور بُدّھ پیچھے آشرم میں رہے تو بُدّھ نے دھرم کے بل سے اُس کو بھی اپنا شِشیہ (شاگرد) بنا لیا۔ تیسرے دِن بھدّریہ چوتھے دِن مہانام اور پانچویں دِن آشوجت کو دِیکھشت کیا +

اب برسات کا موسم آپہنچا۔ برسات کے تین مہینے بُدّھ نے مِرگ داؤ میں قیام کیا۔ اِس وقت جو لوگ اُن کے پاس آیا کرتے وہ اُن کو اُنساد اور جوش کے ساتھ دھرم اُپدیش دیا کرتے تھے +

بنارس شہر میں یشیس نامی ایک بہت عیاش اور دولتمند نوجوان رہا کرتا تھا۔ کہ جو خواہشات کی سیری کو ہی زندگی کا مقصد خیال کر کے رات دِن

٭ اِس اُپدیش کو دھرم چکّر پرورتن سُوتر کہتے ہیں۔ یہی بُدّھ کا پہلا اُپدیش ہے۔ بلِت بستارکا ۱۳۵ صفحہ اور دھرم چکّر پرورتن سوتر دیکھو +

راگ رنگ اور عیش و عشرت میں مشغول رہتا تھا۔ اور یہ بات کسی کے خواب و خیال میں بھی نہ تھی۔ کہ یشس بھی کبھی سادھو ہوگا۔ لیکن بھگوان کے راج میں ایسا ہو جانا کچھ بھی مشکل نہیں +

ایک دن وُہ اپنی اُسی عیاشی کی حالت میں بیہوش ہوگیا۔ اور ہوش آنے پر اُس کے دِل میں سخت تکلیف دِہ جلن پیدا ہوئی۔ یشس اسیوقت اپنے روزمرّہ کے معمول کے خلاف گھر سے روانہ ہوُا۔ اور اُس رشی آشرم میں جہاں بُدّھ ٹھیرے ہوئے تھے پُہنچا۔ اور اُس نے کہا "افسوس دُنیا میں کِس قدر مصیبت اور دُکھ ہے"! یہ سُن کر بُدّھ نے کہا " نہ یہاں مصیبت ہے اور نہ دُکھ ہے۔ تُم میرے پاس آؤ۔ مَیں تُم کو راستی کی تعلیم دُونگا۔ اور راستی تُمہارے دُکھوں کو دُور کریگی"+

یہ سُن کر یشس کے دِل کو بہت تسلّی ملی۔ بُدھ نے اُس کو اخلاق اور اُدارتا کے بارے میں اُپدیش دیا۔ اور خواہشات کی اسارتا۔ اُنکے پاپ آلودہ نتائج اور بُرائی کی تشریح کی۔ اور اُسکو مُکتی کا راستہ بتلایا یشس نے پاک گیان کی شیتل دھارا محسوس کی۔ اور ست کی پاک آنکھیں حاصل کر کے جب اُس نے اپنے جسم کی طرف دیکھا۔ جو بیش قیمتی موتیوں اور جواہرات سے آراستہ تھا۔ تو وُہ اپنے دِل میں بہت شرمندہ ہوُا +

تتھاگت نے اُس کی دِلی حالت کو معلوم کر کے کہا۔ یہ ممکن ہے کہ ایک شخص بیرونی طور سے بیش قیمتی لباس اور جواہرات سے مزین ہو۔ لیکن اُس نے خواہشات اور حواسوں پر تصرّف حاصل کیا ہو۔ اور ایک شرمن بیرونی طور پر بیراگی کا لباس پہنے ہوئے ہو۔ لیکن اُس کا دِل

خواہشات دُنیا میں ڈُوبا ہُوا ہو۔ پس دھرم بیرونی شکل وصورت و لباس میں نہیں ہے۔ اور نہ ہی اِن چیزوں کا کچھ اثر ذہن اور دِل پر پڑتا ہے +

یشس کے چار دوست بنارس کے ایک امیر گھرانے کے بمل۔ سبا ہو۔ پن جیت اور گوامپتی تھے۔ جب اُنہوں نے دیکھا کہ یشس بھکشو ہوگیا۔ تو اُنکے دِل میں خیال پیدا ہُوا۔ کہ "جبکہ یشس نے جس کو ہم جانتے ہیں۔ کہ وُہ ایک نیک اور عقلمند شخص ہے۔ دُنیا کو چھوڑنے اور بے گھر بار ہو جانے کے لئے سر مُنڈوایا ہے۔ اور بھگوے کپڑے پہن لئے ہیں تب یقیناً یہ دھرم ایک معمولی چیز نہیں ہوسکتا بلکہ اِس میں اعلےٰ درجہ کا تیاگ ہے" +

وُہ یشس کے پاس گئے۔ اور اُس نے بُدّھ دیوجی سے کہا۔ "آپ اِن میرے چار دوستوں کو بھی اُپدیش دیجئے"۔ بُدّھ نے اُن کو اُپدیش دیا اور اُنہوں نے بھی بُدّھ دھرم اور سنگھ کی شرن لی +

یشس کے پِتا ماتا اور استری نے بھی کچھ دِن کے بعد بُدّھ سے دیکھشا لی لیکن وُہ گھرست آشرم میں ہی رہ کر دھرم کی زندگی بسر کرتے رہے +

بُدّھ دیو لشٹے انوراگی (دُنیا کی محسوسات میں گرویدہ) سنیاسی کے مقابلہ میں بیراگی گھرستی (خواہشات میں گرویدہ نہ رہنے والا دُنیا دار) کی زیادہ قدر اور عزت کیا کرتے تھے۔ اِس لئے بہت سے گھرستیوں نے اُن کے دھرم کو قبول کر کے دیوی اور دیوتاؤں کی پُوجا چھوڑ دی۔ اور یہ خبر سُن کر کہ مرگ داؤ میں ایک غیر معمولی تپسوی آئے ہوئے ہیں۔ لوگوں کے گروہ کے گروہ اُنکے پاس آنے لگے۔ اور کتنے ہی لوگوں نے اُنکی امرت بانی

کو سنگرا اپنے موجودہ مُروجہ دھرم کو چھوڑ دیا +

ایک دِن بُدھ دیو اسی آشرم میں بیٹھے ہوئے تھے۔ کہ آجیوک نہایت غمگین اور پژمُردہ مُنہ بنائے ہوئے اُنکے پاس آیا۔ یہ وُہی آجیوک ہے۔ کہ جو گیا کے راستے میں بُدھ کی طرف بھویں اور تیوڑی چڑھا کر بھنگو نامی گاؤں کی طرف چلا گیا تھا۔ اُس کا پچھلا حال یہ ہے۔ کہ اِس گاؤں کا ایک شکاری تپسوی کے خیال سے اُسکے لئے خوراک اور کپڑے وغیرہ کا بندوبست کیا کرتا تھا +

ایک دفعہ یہ شکاری سیر کرنے کے لئے کسی دُور دراز مقام میں چلا گیا شکاری کی غیر حاضری میں اُس کی لڑکی آجیوک کے لئے کھانا لیکر اس کی جھونپڑی میں گئی۔ سولہ سالہ نوجوان خوبصورت لڑکی کو دیکھکر اس برہمن نے یہ عہد کیا۔ کہ "یا تو اِس لڑکی کے ساتھ بیاہ کرونگا۔ ورنہ کھانا پینا چھوڑ کر یہ جسم تیاگ دُونگا" +

چونکہ شکاری گھر پر نہ تھا۔ اِس لئے کنیادان کون کرتا؟ پس آجیوک نے فاقہ کشی کا برت شروع کر دیا۔ اور وُہ فاقہ کشی کرتے کرتے قریب المرگ حالت کو پہنچ گیا +

جب شکاری کو اپنے گھر واپس آنے پر یہ تمام حال معلوم ہُوا تو اُس نے بڑی خوشی سے اپنی کنیا آجیوک کو دیدی کچھ عرصہ بعد آجیوک کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہُوا +

اجیوک بہت سُست آدمی اور بہت میلا کچیلا رہا کرتا تھا۔ اسلئے اُسکی بیوی ہمیشہ اُس سے ناراض رہتی۔ اور اُس کو جھڑکتی اور ڈانٹتی رہتی تھی۔

یہانتک کہ اُس کا یہ لوک آچیوک کے لئے ناقابلِ برداشت ہوگیا۔ اور اُس حالت میں اُس کے دل میں بیراگ پیدا ہو کر بدّھ کی باتیں یاد آئیں۔ اب دُنیا کی طرف سے اُس کا دِل اُداس ہو گیا۔ اور دُنیوی چیزوں اور سُکھوں کے لئے اُس کے دِل میں ترشنا (حرص) باقی نہ رہی۔ جب اُس کے دِل کی یہ حالت تھی۔ تو وُہ ہر ایک قسم کے دُکھ سے آزادی پانے کے لئے بدّھ کے پاس آیا۔ جنہوں نے اُس کو آدر کے ساتھ قبول کر کے دھرم میں دیکھشت کیا + برسات کے تین ماہ کے عرصہ میں اُنکے شاگردوں کی تعداد ساٹھ تک پہنچ گئی +

بھکھشوؤں کو دھرم پرچار کیلئے باہر بھیجنا

موسم برسات کے ختم ہونے پر بدّھ نے یہ دیکھ کر جو لوگ اُپدیش سُننے اور پاک زندگی بسر کرنے اور دُکھ کے ناش کی غرض سے دِکھشا حاصل کرنے کے لئے میرے پاس آتے ہیں۔ اُن سب کی طرف کافی توجہ دینا میرے لئے ناممکن ہو گیا ہے۔ اپنے شاگردوں میں سے اُن لوگوں کو جو دھرم پرچار کرنے کی قابلیت رکھتے تھے۔ باہر بھیجا اور اُن سے کہا +

"اے بھکھشوؤ پریم کے بھاؤ سے متحرک ہو کر بہتوں کو فائدہ پہنچانے اور تمام نوع انسان کی بھلائی کے لئے باہر جاؤ۔ اور اِس دھرم کو کہ جو کیا بلحاظ سیرت اور صورت کے شروع۔ درمیان اور اخیر میں عالیشان اور پُرجلال ہے پرچار کرو۔ اِس دُنیا میں ایسے لوگ بھی ہیں۔ جنکی آنکھیں بند نہیں۔ اور اگر اُن تک دھرم کا پرچار نہ کیا گیا۔ تو وُہ مُکتی حاصل نہ کرینگے۔ اُنکے پاس پاکیزگی کی زندگی کی خوشخبری پہنچاؤ۔

وُہ اِس دھرم کو سمجھینگے اور قبُول کرینگے +

دھرم اور بِہنے جِن کا تتھاگت اعلان دیتا ہے۔ اُس وقت زیادہ روشن ہوتے ہیں۔ جب وُہ ظاہر کئے جاتے ہیں۔ نہ کہ اُس وقت جبکہ وُہ پوشیدہ رکھے جاتے ہیں۔ لیکن اِس دھرم کو جو اِس قدر سچائی سے پُر اور اعلےٰ ہے۔ اُن لوگونکے ہاتھوں میں نہ جانے دو۔ جو اس کے لائق نہیں۔ جہاں اس کی توہین کی جاوے اِس کو نفرت کی نگاہ سے دیکھا جائے۔ اور شرمناک طور سے اِس کے ساتھ سلوک کیا جائے۔ اور اِس کی کھِلی اور مخول اُڑایا جائے۔ اب میں تُم کو آج سے مختلف ملکوں میں جاکر اُن لوگونکو جِن کو تُم لائق سمجھو۔ اور جو دِکھشا لینا چاہتے ہوں دِکھشت کرنے کی اجازت دیتا ہوں“ +

”پیارے راہبوں گن اُنم نے جو ستّ حاصل کیا ہے۔ اُس کو پرم سُکھ کے ساتھ بھوگ کرو۔ ستّ پانے کی وجہ سے تمہاری ذمّہ واری بہت بڑھ گئی ہے۔ مُکتی کا شُبھ سمباد (خوشخبری) لوگونکے دروازے دروازے پہنچاؤ۔ اب تُم سب مُلک کی مختلف سمتوں میں جاکر دھرم کے پرچار کرنے میں مشغول ہو۔ یہ دھرم راج کا سماچار سُنکر کتنے ہی لوگ اندریوں (حواسوں) کی غلامی سے آزادی حاصل کرینگے۔ اور دھرم اور مُکتی کے لئے بیقرار ہونگے۔ تُم اُتساہ کے ساتھ دھرم پرچار کے لئے باہر جاؤ۔ اور میں خود اُرُو بِلو علاقے کے سینانی گاؤں کی طرف روانہ ہوتا ہوں“ +

اِن دِین دُربل بے یار و مددگار ساٹھ شخصوں نے کروڑوں لوگوں کے دھرم مت کے برخلاف سنگرام کرنا شروع کیا۔ اور یہ چند بھکھاری ہندو

دھرم کی نہایت زبردست اور بہت بڑی طاقت کے برخلاف جنگ کرنے کیلئے مختلف سمتوں میں روانہ ہوئے۔ یہ مختلف مقاموں میں پھیل گئے۔ اور نئے دھرم کی تجے دُھنی سے تمام مُلک کو کمپا دیا۔ اور دھرم جگت میں ایک تہلکہ پیدا کر دیا ✢

بُدھ دیو نے اُروبِلو کی طرف جاتے وقت راستہ میں کاپاشیہ جنگل میں تیس امیر اور منچلے لڑکوں کو شش (شاگرد) بنایا۔ اور انہوں نے گرو کے آدیش سے بھکشا پاتر (کاسہ گدائی) ہاتھ میں لے اور فقیرانہ لباس پہن کر دیش دیش اور شہر بشہر دھرم پرچار کرنا شروع کیا ✢

اُروبِلو جنگل میں کاشیپ اور اُسکے دو بھائی رہتے تھے۔ یہ تینوں بھائی اعلٰے درجہ کے عالم۔ درشن شاستروں کے فاضل اور اگنی کے اُپاسک تھے۔ اِن کے بہت شِشّ تھے۔ جو اُن کے پاس پڑھا کرتے تھے۔ رفتہ رفتہ بُدھ کے ساتھ کاشیپ کی بہت محبت اور رفاقت ہو گئی اور آخرش بُدھ کے غیر معمولی روحانی جلال کو دیکھ کر اُن کے دھرم پر کاشیپ کا وِشواس ہو گیا۔ اور انہوں نے اپنے پُرانے دھرم کو چھوڑ کر بُدھ دھرم کو قبول کیا۔ کاشیپ کے دونو بھائی اور اُنکے شاگردوں کی ساری منڈلی بھی بُدھ کے پیرو ہو گئے۔ کیا علمی اور دھرم کی قابلیت اور کیا چرتر (کیریکٹر) کے لحاظ سے کاشیپ تمام گرد و نواح میں ایک بہت مشہور شخص تھا جب یہ خبر کہ کاشیپ بُدھ کے شاگرد ہو گئے چاروں طرف پھیل گئی۔ تو جگہ بجگہ اور شہر بشہر ایک تہلکہ پیدا ہو گیا۔ اور اِس واقعہ سے بُدھ کے دوسرے شاگردوں کا اُتساہ اور حوصلہ اور بھی دس گنا بڑھ گیا ✢

ایکدن جبکہ بُدھ دیو اپنے شاگردوں کے ساتھ گیا کے نزدیک گندھ سیتی پہاڑ پر بیٹھے ہوئے تھے۔ اور راج گرہ کی پُر فضا۔ خوبصورت اور دِلکش وادی اُن کی آنکھوں کے سامنے تھی۔ ایسے وقت میں اچانک ایک پہاڑ پر آگ لگ اُٹھی۔ بُدھ نے آگ کی طرف نظر ڈال کر اور اشارہ کر کے کہا:-

انسان جب تک اَوِدیا (روحانی تاریکی) میں گرفتار رہتے ہیں تب تک وُہ اِس جنگل کی طرح جلتے رہتے ہیں۔ اِندریوں (حواس) اور اِن کے وِشیوں (بھوگ) کے جوش سے اُن کی باسنا (خواہشات) اور ترشنا (حرص) اور بھی زیادہ سے زیادہ بھڑکتی ہیں۔ مثلاً آنکھ کے ذریعہ اِس دُنیا کی اشیاء دیکھی جاتی ہیں۔ اور اِس درِشٹ (دیدبانظارے) کے ذریعہ سُکھ اور دُکھ محسوس ہوتا ہے۔ اِسی طور پر دیگر اندریوں (حواسوں) کے گیان (علم) کے رہنے سے کام۔ کرودھ۔ لوبھ وغیرہ جذبات۔ بڑھاپا۔ بیماری اور موت کا خوف آکر انسان کے دِل کو غمزدہ اور طرح طرح کے تفکرات میں گرویدہ کرتے ہیں۔ اے کاشیپ! خشک لکڑیاں ڈالنے سے جیسے آگ زیادہ سے زیادہ بھڑکتی ہے۔ اور جنگل کو جلا کر خاک کر دیتی ہے۔ ویسے ہی اندریوں کے گیان یعنے علم کے رہنے سے باسنا اور ترشنا کی آگ زیادہ سے زیادہ روشن ہو کر انسانوں کے دلوں کو جلاتی رہتی ہے۔ لیکن جو لوگ میرے اِس دھرم کی کہ جس میں داخل ہونے کے لئے دِل کی پاکیزگی دروازہ ہے۔ اور پریم جس دھرم کا آخری لکھش (معراج) ہے۔ پیروی کرتے اور اُس کو حاصل کرنے کے لئے کشمکش کرتے ہیں۔ وُہ لوگ ہر ایک قسم کی اگیانتا (روحانی تاریکی) سے رہائی حاصل کرتے ہیں۔

تمام خواہشات اُنکے مطیع ہو جاتی ہیں۔ اور وُہ لوگ اُن پر پورا تصرف حاصل کرتے ہیں۔ پھر اندریوں کا گیان باسنا (خواہشات) اُنکو جوش میں لانے کے قابل نہیں رہتا۔ اُنکے دِل سے پاپ کی جڑ کٹ جاتی ہے۔ اور حقیقی مُکتی کے چاہنے والے اِنسان نِربان حاصل کر کے ترِشنا (ہوس) کی آگ میں پڑکر نہیں جل مرتے۔ اور وُہ ذات کی قیدوں اور نِزقوں بیرونی اڈمبروں ہوم اور جگ اور بلی دان کی غلط اور فضول پابندیوں میں بندھے اور جکڑے ہوئے نہیں رہتے"۔

اِس اُپدیش میں بُدّھ دیو نے جو صداقت ظاہر کی ہے۔ اُس کا بھاؤ کِس قدر اعلےٰ ہے۔ اور جو کُچھ اِس بیان میں در پردہ پوشیدہ راز چھپا ہُوا ہے۔ اُس کی حقیقت اور اصلیت کِس قدر گہری ہے۔ اندریوں (حواس) کے بارے میں ہم جِس قدر چِنتا اور دھیان کرتے رہتے ہیں۔ اُسی قدر اِندریوں کی سیوا کے لئے ہماری باسنا (خواہش) زیادہ سے زیادہ بھڑکتی ہے۔ اور اِندریونکے وِشے (بھوگ) جسقدر ہماری چِنتا سے دُور ہوتے جاتے ہیں۔ اُسی قدر اِندریوں کے سُکھ کے بھوگنے کی خواہش بھی دور ہوتی چلی جاتی ہے۔ اُسکے بعد جب اپنے اوپر تصرّف حاصل کرنے سے ترِشنا (ہوس) شانت ہو جاتی ہے تب دِل اپوِتر ہو جاتا ہے اور پوِترتا کے جل سے آتما کی تمام میل دھوئی جاتی ہے۔ اور تمام اِندریاں (حواس) ناپاک خواہشات کو چھوڑ کر پَوِترتا کے حاصل کرنے میں مددگار ثابت ہوتی ہیں۔ اور نوع اِنسان کے لئے غیر معمولی پریم دِل پر تصرف حاصل کرتا ہے۔ جب دِل کی یہ حالت ہو جاتی ہے۔ کہ دُنیا کے تمام

لوگ اپنے مِتر (دوست) معلوم ہوتے ہیں۔ اور کوئی دشمن یا بیگانہ دکھائی نہیں دیتا۔ تو پھر وہاں کام اور کرودھ کے وِشے (بھوگ) کہاں رہ سکتے ہیں؟

اِس طور پر دھرم کی بات چیت اور اُپدیش میں کچھ عرصہ وہاں گذار کر بُدھ اپنے پہلے ارادہ اور عہد کے موافق اپنے شاگردوں کے ساتھ راج گرہ کی طرف روانہ ہوئے۔ یہ مقام اُس وقت مگدھ دیش کی طاقتور اور زبردست ریاست کا دارالخلافہ تھا۔ اور مگدھ دیش کا راج اُس وقت گنگا کے کنارے سے پچاس کوس تک جنوب میں۔ اور سون ندی سے پچاس کوس تک مشرق میں پھیلا ہوا تھا+

بُدھ کے آنے کی خبر سُن کر مہاراج بمبی سار اُن کا استقبال کرنے اور اُن کو خوش آمدید کہنے۔ نیز بُدھ کے درشن کرنے کے لئے شہر سے باہر آئے۔ شہر کے لڑکے بالوں۔ بوڑھے اور نوجوانوں لڑکیوں اور مستورات کا شاہراہ پر اِس قدر ہجوم اکٹھا ہو گیا۔ کہ آمد و رفت کا سلسلہ بند ہو گیا تھا۔ اور بہت دُور تک لوگوں کے سر ہی سر دکھائی دینے کے سوائے اور کچھ نظر نہ آتا تھا۔ اِس موقعہ پر جبکہ اِس جگہ لوگوں کا اِس قدر انبوہ کثیر تھا۔ بُدھ نے کاشیپ سے سوال کیا۔ کہ اے کاشیپ تم نے اگنی کی اُپاسنا کیوں چھوڑ دی؟ کاشیپ نے جواب دیا۔ "مہاراج کچھ لوگ تو دُنیا میں ایسے ہیں۔ کہ رُوپ۔ رس۔ گندھ۔ سپرش۔ شبد اور اِندریوں کی سیوا میں ہی سُکھ محسوس کرتے ہیں۔ اور کچھ لوگ ظاہری اور بناوٹی بیراگ اور بیرونی اڈمبروں مثل ہوم۔ جگ۔ بلی دان وغیرہ میں ترپتی پاتے ہیں۔

جب مجھ کو یہ معلوم ہُؤا۔ کہ یہ دونو طریق ہی بیہُودہ اور لاحاصل ہیں۔ تو میں نے اپنے پہلے دھرم کو چھوڑ دیا۔ کیونکہ جو اِندریوں کا داس (خواہشات کا غلام) ہے۔ وُہ کیا پرم شانتی حاصل کر سکتا ہے؟ اور جو بیرونی آڈمبروں اور رسم و رواج میں پھنسا ہُؤا ہے۔ وُہ کیا نربان کا ادھیکاری ہو سکتا ہے؟ مَیں نے دیکھ لیا ہے۔ کہ صرف روحانی طاقتوں کے نشوونما کرنے سے ہی اِنسان نربان رُوپی پرم شانتی حاصل کر سکتا ہے"+

کاشیپ جب اپنے بیان کو ختم کر چکے۔ تو بُدّھ نے چار اعلےٰ صداقتوں کی تشریح کی۔ اور راجہ بمبی سار سے کہا:-

"مَیں" یا خودی کی ہستی کے متعلّق اُپدیش

جو اپنی ہستی کی اصلیت کو جانتا اور اِس اُصول کو سمجھتا ہے۔ کہ کِس طرح سے اُس کے حواس کام کرتے ہیں۔ وُہ اپنے دِل میں "مَیں" کیلئے کوئی جگہ نہیں پاتا۔ اور وُہ ہی اننت شانتی کو حاصل کرتا ہے+ تمام دُنیا "مَیں" کے خیال کو مانتی ہے۔ اور اِسی سے جھوٹھا خوف پیدا ہوتا ہے۔ بعض کہتے ہیں۔ کہ یہ "مَیں" موت کے بعد بھی باقی رہیگی۔ اور بعض کہتے ہیں فنا ہو جائیگی۔ لیکن یہ دونو ہی غلطی پر ہیں۔ اور اِن کی غلطی نہایت درد انگیز ہے۔ کیونکہ اگر یہ مان لیا جاوے۔ کہ "مَیں" فنا پذیر ہے۔ تو اُن کے بھلے اور پاک کاموں کا پھل بھی جس کے لئے وُہ کوشش کرتے ہیں۔ اُس کے ساتھ ہی ناش ہو جائیگا۔ اور آئندہ پھر کِسی وقت جنم نہ ہوگا۔ پس اِس صورت میں گناہوں سے مُکتی یا

آزادی حاصل کرنے کے بھی کچھ معنے نہ رہے ہ

اگر یہ مانیں کہ "میں" فنا نہ ہوگی۔ تو کیا موت اور کیا زندگی تمام حالتوں میں اُس "میں" کی ہستی کی ایک ایسی یکساں حالت ماننی پڑیگی۔ کہ جو نہ کبھی مرتی ہے۔ نہ کبھی پیدا ہوتی ہے۔ اگر "میں" کی تعریف یہ ہے تو وُہ کامل ہے۔ اور جو کامل ہے۔ اُسکو کاموں کے ذریعہ کامل تر نہیں بنا سکتے۔ اور یہ پائدار ناقابلِ فنا "میں" کبھی تبدیل نہیں ہو سکتی۔ تو اِس صورت میں "میں" ہی ہمارا پربھو اور ماسٹر ہوگا۔ اور کامل کو کامل بنانے کے لئے کوشش کرنا ایک فضول کام ٹھیریگا۔ پس اِس صورت میں اخلاقی مقصد اور مکتی کی کچھ ضرورت ہی نہ رہی ہ

لیکن ہم دُنیا میں کبھی راحت اور کبھی دُکھ دیکھتے ہیں۔ تو پھر قیام کس چیز کو ہے ؟

اگر یہ "میں" نہیں کہ جس کے ذریعہ ہمارے تمام کام سرزد ہوتے ہیں تب "میں" کا کوئی وجود ہی نہیں۔ اور ہمارے کام کے پیچھے کوئی کام کرنیوالا۔ جاننے کے پیچھے کوئی جاننے والا اور ہمارے وجود کے پیچھے کوئی مالک نہیں ہ

اب تم توجہ دو اور سُنو۔ ہمارے حواس بیرونی چیزوں کو دیکھتے اور محسوس کرتے ہیں۔ اور اُنکے تعلق سے ہمارے دماغ میں ایک نقش پیدا ہوتا ہے۔ اور اُس کا پھل یادداشت ہے جس طرح سے آتشی شیشہ میں سورج کی کرنوں کے پڑنے سے آگ کا پیدا ہونا معلوم دیتا ہے ویسے ہی حواسوں اور اُنکے وشئوں (بھوگ۔ خوراک) کے تعلق سے گیان

سے ہی وُہ تمہارا مالک کہ جس کو تم "میں" کہتے ہو پیدا ہوتا ہے۔ بیج سے انگُر نکلتا ہے۔ لیکن بیج انگُر نہیں۔ اور دو نو وہ ہی اور ایک بھی نہیں لیکن جُدے بھی نہیں۔ یہ جانداروں کی پیدائش کا اصول ہے +

اے لوگو تم جو "میں" کے غلام ہو۔ اور جو صبح سے شام تک سیلف (خُودی) کی سیوا کے لئے ہی محنت اور مشقت کرتے رہتے ہو۔ اور جو ہمیشہ جنم مرن۔ بیماری اور بڑھاپے کے خوف میں رہتے ہو۔ تم اس خوشخبری کو حاصل کرو۔ کہ تمہارے بیرحم ماسٹر "میں" کا کچھ وجود نہیں +

خودی کی ہستی کا یقین غلطی۔ دھوکھا اور خواب ہے۔ آنکھیں کھولو اور جاگو۔ چیزوں کو اُنکی اصل صورت میں دیکھو تو تم کو آرام ملیگا +

جو جاگا ہوا ہے۔ وُہ خواب کے بھیانک نظاروں سے نہیں ڈرتا۔ جس نے رسّی کی حقیقت کو معلوم کر لیا ہے۔ کہ جو بظاہر سانپ معلوم ہوتی ہے۔ وُہ خوف سے نہیں کانپتا +

جس نے اِس ست کو معلوم کر لیا ہے۔ کہ دُنیا میں اِس "میں" کا وجود نہیں۔ وُہ خودی کی تمام خواہشات اور ترشنا کو چھوڑ دیگا +

چیزوں کے لئے آسکتی (گرویدگی) لالچ اور خواہشات و جذبات کی سیری کے بھاؤ جو اُس نے اپنے پچھلے جنموں کے کرموں سے بطور وراثت حاصل کئے ہیں۔ اِس دنیا میں دُکھ اور خود پسندی کا موجب ہیں +

خودغرضی کی اپنی حریص عادت کو چھوڑ دو۔ تو تم وہ پاک اور شانت

حالت حاصل کروگے جس سے کامل شانتی۔ پاکیزگی اور دِبّ گیان (روحانی علم) ملتا ہے ÷

جس طرح ماں اپنی جان کو خطرے میں ڈال کر بھی اپنے اکلوتے بیٹے کو بچاتی ہے۔ اُسی طرح اُس شخص کو جس نے راستی کو پہچان لیا ہے۔ چاہیئے کہ تمام جاندار و نکے لئے اننت منگل بھاؤ پرکاش کرے۔ اس کو چاہیئے کہ وہ تمام دُنیا کے لئے اوپر نیچے چاروں طرف بلا امتیاز یا کسی قِسم کی ترجیح دینے کے اننت پاک منگل بھاؤ پرکاش کرے ÷

اِنسان کو چاہیئے کہ وہ سوتے۔ جاگتے۔ اُٹھتے۔ بیٹھتے چلتے پھرتے ہمیشہ اپنے دِل کو اِس حالت میں قائم رکھے۔ دِل کی یہ حالت ہی دُنیا میں اعلےٰ ترین حالت ہے۔ اور یہی نِروان ہے ÷

ہر ایک قِسم کی بُرائی کو ترک کرنا۔ پاک اور دھرم کی زندگی بسر کرنا۔ دِل کو پوتر رکھنا تمام بُدھوں (عارفوں) کا دھرم ہے ÷

بُدھ کے اِس اُپدیش کو سُنکر سبھی سامع فریفتہ ہو گئے۔ اور اُنھوں نے نئے دھرم میں دِیکھشا حاصل کی۔ اِس خبر کے مشہور ہوتے ہی کہ ایک طرف تو مشہور پنڈت کاشیپ اور دوسری طرف مہاراجہ بمبی سار نے بُدھ دھرم کو اختیار کر لیا ہے۔ تمام راج میں تہلکہ پیدا ہو گیا۔ اور دوسرے دن سینکڑوں لوگ بُدھ کے درشن اور دھرم کے سُننے کی خواہش لے کر شٹھی بن میں آگئے ÷

دوپہر ہونے سے پہلے ہی دوپہر کا بھوجن حاصل کرنے کے لئے بُدھ

بھکشا پاتر ہاتھ میں لے کر شہر میں داخل ہوئے۔ اُنکو دیکھتے ہی سینکڑوں
لوگ اپنے اپنے گھروں کو چھوڑ کر اُنکے پیچھے ہو لئے۔ شہر کے لوگوں کے آنند
کے شور سے تمام شہر گونج اُٹھا۔ اِس ڈر سے کہ مبادا کسی جیو کی جان کو
نقصان پُہنچے۔ بُدھ اپنے پُر جلال اور بشاش چہرہ کو نیچے کئے ہوئے دربدر
بھیکھ مانگتے ہوئے سب سے پیچھے راج بھون میں پہنچے۔ راجہ نے بہت
شردھا اور عزت کے ساتھ بندنا کر کے کہا "پرنتو یشٹھی بن یہاں سے
بہت دور ہے۔ اِسواسطے آپ بینو بن میں ہی جو یہاں سے بہت نزدیک
ہے۔ رہائش کر کے مجھے کرتارتھ کیجئے"۔ اس وقت سے بُدھ برسات کے
موسم میں بہت سالوں تک بینو بن میں آکر واس کرتے رہے۔ اِس بینو بن
میں بھی کتنے ہی لوگوں کو اُنکی امرت بانی کو سُن کر نربان کے راستہ میں آگے
بڑھنے کا موقعہ ملا۔ اس مقام میں اُنہوں نے دو ماہ قیام کیا +

ایکدفعہ اشوجیت بھکشو بھیس میں راج گرہ شہر کے دروازہ دروازہ
بھکشا مانگتے تھے۔ اُنکی سُندر اور پرشانت مورتی۔ اُجل چھوی۔ دیا پورن
درشٹی اور پُن مئے (پاکیزگی سے پُر) چہرہ کو دیکھ کر اُپ تشیہ نامی
ایک برہمن کے لڑکے کے دل میں دھرم حاصل کرنے کے لئے گہری بھوکھ
پیدا ہوئی۔ اور اُس نے کالِت نامی ایک اور برہمن کے لڑکے کے پاس
اپنے دل کی حالت بیان کی۔ بُدھ کے اِس ششیہ کی اُجلی۔ پاک اور دل
کو فریفتہ کرنیوالی زندگی کو دیکھ کر اور اُنکے پوتر چرتر (پاک کیرکٹر) اور شُدھ
بیوہار سے اِن دو نوجوانوں کے دل میں اُن کے لئے کشش پیدا ہوئی۔ اور
اور کچھ دن کے بعد یہ دونو ہی بُدھ کے پاس دیکشت ہو گئے +

نوجیون پراپت ہونے پر اُوپ تیشیہ نے اپنے پہلے نام کو بدلکر اُسکی جگہ ساری پُتر اور کالیت نے مُودگلیان نام گرہن کیا +

جس دن ساری پُتر دِیکھشت ہوئے اُس دن بُدّھ نے بھکھشوؤں کی ایک منڈلی قائم کی - اور اِس منڈلی کا نام اُنہوں نے سنگھ رکھا +

چونکہ یہ دونو نوجوان اعلےٰ درجہ کے جوشدار - سرگرم - اُتساہی اور غیر معمولی طاقتیں رکھنے والے تھے - اِس واسطے بُدّھ نے اُنکی قابلیت اور لیاقت کا خیال کر کے اِن کو سنگھ میں سب سے اعلےٰ منصب عطا کیا - بُدّھ کے پُرانے شاگرد اُن کی اِس کارروائی سے اپنی حق تلفی اور بےعزتی خیال کر کے اُن سے ناراض ہو گئے - اور اُنہوں نے سنگھ میں حسد کی آگ روشن کر دی - بُدّھ اپنے شاگردوں کی اِس کارروائی سے بہت دُکھی ہوئے اور اُن سب کو بُلایا - جب وُہ سب اکٹھے ہو گئے - تو اُنہوں نے کہا - بھکھشوؤ! پاپ سے مُکتی - پِتر جیون حاصل کرنا اور آتم شُدّھی ہی بھکھشوؤں کا دھرم ہے - پھر تم کیوں ہنسا کی آگ میں جلکر اپنے دھرم کو بھُولتے ہو؟ اگرچہ بُدّھ کے اُپدیش سے شاگردوں کا بھڑکا ہُوا اور جوش میں آیا ہُوا دِل شانت ہو گیا - لیکن بُدّھ نے اِس موقع پر سنگھ کی پوِترتا رکھنے کے لئے چند قواعد منضبط کئے - جس مجموعہ میں یہ بنائے گئے تھے اُس کا نام "شراوک شِکشاپات" ہے - اور جو قواعد تیار کئے گئے تھے - وُہ پرتی موکھشہ کہلاتے ہیں +

بُدّھ جب راج گرہ میں تشریف لائے تھے - تب تمام راج گرہ میں بہت بڑی دھوم دھام ہوئی تھی - اور اُنکے درشن استھان میں سینکڑوں

لوگونکا جم گھٹا لگا رہتا تھا۔ لیکن ساری پُتر اور مُود گلیاں کے بعد جب بہت دنوں تک ایک شخص بھی بودھ دھرم میں دیکھشت نہ ہُوا۔ تو یہ دیکھ کر عام لوگونکے دلوں سے آہستہ آہستہ اُتساہ کی آگ بُجھنے لگی +

مُوڑھ اور انجان انسانی دِل عجوبہ پرستی اور نئے پن کو زیادہ پسند اور پیار کرتا ہے۔ اسلئے جب بودھ دھرم کے اُپدیش بار بار سُنتے سنتے اُنکے اندر سے نیا پن چلا گیا۔ تو اول تو شہر کے لوگونمیں وُہ جوش اور اُتساہ نہ رہا بعد ازاں آہستہ آہستہ شردھا کم ہونے لگی۔ اور پھر شردھا کے کم ہو جانے پر دلوں میں بتدریج مخالفت کا بھاؤ پیدا ہونے لگا۔ اور آخرش عام لوگ بودھ لوگونکے برخلاف کھڑے ہو گئے۔ اور اِس قسم کا عام خیال اور چرچا پھیل گیا کہ جن لوگوں نے والدین کے اکلوتے بچّونکو گھر سے نکال کر سنیاسی کر دیا ہے۔ جنہوں نے بہت سے گھرونکو مثل شمشان بھومی (مرگھٹ) کے بنا دیا ہے۔ جو مروّجہ دھرم کو غارت کرنے کے لئے کمربستہ ہوئے ہیں۔ جو مُدّتوں کے مروّجہ رسم و رواج۔ سوشیل اور اخلاقی اصولوں اور براہمن قوم کی پیدائشی فضیلت کو دُور کر کے اُس کی جگہ چنڈال۔ اور براہمن میں گُنوں (صفات) کی بناء پر انسانی مساوات قائم کرتے اور کرنا چاہتے ہیں۔ اور جو بھکشوؤنکی زندگی کے (فرضی اور خیالی) پاک خوشی اور آنند کے نقشے اور دلکش تصویریں کھینچ کر گھرستیونکے دلوں میں گرہ دھرم کو چھوڑ کر سنیاس دھرم اختیار کرنے کے لئے خواہش اور جوش پیدا کرتے ہیں۔ الغرض جو ایک معنونمیں جیو سرشٹی (انسانی پیدائش) کے سلسلہ کو ہی بند کرنے کے لئے ہمہ تن مصروف ہوئے ہیں یا نگر باسی

(باشندگان شہر) ایسے لوگوں سے سخت نفرت اور حقارت سے پیش آنے لگے +
جب اِن دِنوں بھکشو بھکھشا مانگنے کے لیئے شہر میں جاتے تو عام لوگ اُنکی اور یہانتک کہ بُدّھ کی بھی بیعزتی کرنے۔ اور اُنہیں طرح طرح سے ایذا پُہنچانے لگے +
بیچارے بھکھشوؤں نے لوگونکے ناجائز اور دُکھدائی برتاؤ اور سلوک سے دُکھی ہوکر اور لاچار و تنگ آکر اپنی تکالیف اور مشکلات بُدّھ کے پاس ظاہر کیں۔ بُدّھ نے اُن کا حال سُنکر کہا۔ "لوگ جس امر کو بُرا خیال کرکے تُمھاری بیعزتی اور مخالفت کرتے ہیں۔ اور تُم کو طرح طرح کی تکلیفیں دیتے ہیں۔ اُسی میں تُمھارا ابدی اور حقیقی منگل (بھلائی) ہے۔ تُم اُن سے کہدو کہ بُدّھ نے اِس دُنیا میں دھرم راج پھیلانے کے لئے مضبوط عہد کیا ہے۔ ستّ ہی اُنکے پاس ایک ایسا ہتھیار ہے۔ جس کو کوئی نہیں توڑ سکیگا۔ اور نہ جو اپنا اثر کیئے بغیر رہیگا۔ ستّ کے سوائے وُہ اور کوئی ہتھیار نہیں جانتے۔ اور نہ کسی اور شستر سے وُہ کام لیتے ہیں۔ اِس ستّ کے ذریعہ ہی اُنہوں نے سینکڑوں کو اپنا پیرو بنایا ہے۔ اور اِس ستّ کی طاقت کے ذریعہ ہی اُن کے پیرؤں کی تعداد دِنوں دِن زیادہ سے زیادہ بڑھیگی" +
بُدّھ نے اِس نازک وقت میں جبکہ بہت تھوڑے لوگ اُنکے طرفدار۔ شردھالو اور انوراگی۔ مگر کثرت سے لوگ اُنکے مخالف اور دشمن اور اُن کو نفرت اور حقارت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ نہایت جوش اور اُتساہ کے ساتھ نئے دھرم کی نئی صداقتونکا پرچار کرنا شروع کیا۔ شہر بشہر۔ گاؤں

بگاؤں اُن کا نام مشہور ہو گیا۔ اور چاروں طرف اُن کا چرچا پھیل گیا +

جب شدھودن کو یہ خبر ملی۔ کہ اُن کا لڑکا سدھ ہو کر سینکڑوں شخصوں کو نو جیون دے رہا ہے۔ تو اُن کا دل لڑکے کو دیکھنے کے لئے بہت خواہشمند ہوا۔ اور اُنہوں نے اپنے لڑکے کو کپل وستو میں لانے کے لئے انکی طرف ایک شخص کو روانہ کیا۔ لیکن وہ شخص بدھ کے عجیب و غریب اُپدیشوں کو سُنکر اور دُنیا کی مایا کو کاٹ کر خود بھکشو بن گیا۔ اور وہاں ہی دھرم پرچار کرنے لگا +

جب بہت دن گذر گئے۔ اور وہ شخص نہ تو بدھ کو ساتھ لیکر واپس آیا اور نہ ہی اُن کی طرف سے کوئی خبر سا رہی لیکر پھرا۔ تو راجہ نے بیاکُل اور بیچین ہو کر ایک اور شخص کو بھیجا +

بدھ کے اُپدیشوں اور کلام میں کچھ ایسی عجیب ہی شکتی اور تاثیر اور اُنکے جیون میں کچھ ایسی عجیب و غریب کشش تھی۔ کہ جو شخص اُن کے تعلق میں آیا۔ اور جس نے اُنکی منوہر مورتی کو دیکھا اُسی نے موہ اور مایا کے بندھن ہمیشہ کے لئے کاٹ ڈالے +

کپل وستو سے نکلے بعد دیگرے نو دفعہ لوگ بدھ کو گھر لانے کے لئے روانہ کئے گئے۔ لیکن طرفہ یہ کہ ایک شخص بھی گھر واپس پھر کر نہ آیا۔ شدھودن نے آخرش بدھ کے بچپن کے زمانے کے ایک دوست کو کہ جن کا نام کال اُدائن تھا بلا بھیجا۔ یہ شخص سلطنت کے کاروبار میں بہت لائق اور ہوشیار اور راجا کے وفادار کارکنوں میں سے تھا۔ شدھودن نے آنسو بھری آنکھوں سے اُسکو کہا۔ میرا جیون اب ختم ہونے پر آیا ہے

اِس آخری وقت میں ایکبار لڑکے کا مُنہ دیکھ کر اِس جلے بُھنے دِل کو ٹھنڈا کرنا چاہا تھا۔ لیکن معلوم نہیں کیا ہُوا۔ کہ جتنے شخصوں کو لڑکے کے پاس بھیجا اُن میں سے ایک بھی پھر کر نہ آیا۔ اور نہ ہی کوئی خبر بھیجی۔ اب تم ہی میرے آخری سہارے ہو۔ اور تم ہی پر میری یہ ایک آخری اُمّید ہے۔ اِس بوڑھے پر دیا کر کے ایک دفعہ راج گرہ جاؤ۔ اور میرے لڑکے سے کہو کہ ”مرنے سے پہلے تمہارے پِتا نے ایک دفعہ تمہارا مُنہ دیکھنا چاہا ہے“+

راجا کی یہ دلسوز اور دردناک بات سُن کر کال اُدائن راجگرہ کی طرف روانہ ہُوا۔ بُدّھ کو اُرو بِلو سے آئے ہوئے تھوڑے ہی دِن ہوئے تھے۔ اور آج کل وُہ بینُوبن میں ٹھیرے ہوئے تھے۔ ایسے وقت میں کال اُدائن وہاں پہنچا۔ بُدّھ کے نئے جیون اور اُنکے چرِتر کی پَوِترتا اور مٹھاس کو دیکھ کر وُہ موہت ہو گیا۔ اور اُن کی زندگی بخش اور مدھر (شیریں) کلام اور پُرتاثیر اُپدیشوں کو سُن کر کال اُدائن بھی بَودھ دھرم کو قبول کِئے بغیر نہ رہ سکا۔ اور وُہ بھی اُن کا شِشیہ بن گیا+

اِس طور پر دو مہینے گذر گئے۔ اور اِسی عرصہ میں بسنت کا موسم آ پہنچا۔ بسنتی ہَوا چلنے لگی۔ کیا جل (تری) کیا ستھل (خُشکی) سب ہی نے نئی صورت قبول کی۔ درخت بھی نئے چکنے اور ہرے ہرے پتّوں اور خوبصورت خُوشبودار پھولوں سے آراستہ اور مختلف قِسم کے پھلوں سے لدے ہوئے زمین میں سر جھکائے ہوئے کھڑے ہیں۔ چرند۔ پرند۔ سب ہی خوشی منا رہے ہیں۔ زمین پر ہری ہری دُوب (گھاس) اُگ آئی ہے۔ گویا کسی نے زمین پر سبز مخمل کا فرش بچھا دیا ہے۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ جاڑے کا موسم

گذر جانے کی تقریب میں تمام (جیو) جاندار الستب (خوشی) منا رہے ہیں۔ تمام پرکرتی (نیچر) اپنے نئے حسن کو پرکاش (نشوونما) کر کے آنند پرکاش (خوشی کا اظہار) کرنے لگتی ہے +

ایسے دلکش۔ میٹھے اور سُہاونے وقت کو دیکھ کر ایک دن کال اُودائن نے بدھ سے کہا "مہاراج دیش بھرمن (مختلف مقامات کی سیر) کے لئے یہی موزوں اور مناسب موسم ہے۔ شاستروں میں ایسا کہا بھی گیا ہے "بسنتے بھرمنم پتھیم" یعنی بسنت کی موسم میں مختلف مقامات کی سیر کرنا صحت کے لئے بہت مفید ہے۔ چلئے ہم سب یہاں سے کچھ دنوں کے لئے سیر کرنے کی غرض سے باہر روانہ ہوں۔ آپ کے پتا کا بھی آخری وقت نزدیک آپہنچا ہے۔ اُن کی دلی آرزو ہے۔ کہ مرنے سے پہلے ایکبار آپ کا درشن کر کے آپ کی جُدائی کے باعث اپنے جلے ہوئے دل کو ٹھنڈا کریں" +

بُدھ نے کال اودائن کی اس تجویز کو پسند کیا۔ اور اپنے پتا کے درشن کے لئے جانا منظور کر کے وہ بمعہ اپنے بہت سے شاگردوں کے کپل وستو کیطرف روانہ ہوئے۔ اور صوبہ مل میں جو راج گرہ سے کپل وستو کی سڑک پر راستہ میں آیا۔ کچھ دنوں تک قیام کیا +

اُس وقت وہاں کے راجاؤں نے بودھ دھرم کو قبول کیا۔ اور اُوپالی نامی ایک شخص جو ذات کا نائی تھا۔ اور راج دربار میں حجامتیں بنانے کا کام کیا کرتا تھا۔ اِس دھرم میں دیکھشت ہو کر بھکشوؤں کی جماعت میں داخل ہوگیا۔ اُس کے اِس اعلےٰ روحانی منصب اور رُتبہ کے حاصل کرنے کی وجہ سے مل راج کے راج پتروں نے بھی اپنی شردھا اور تعظیم کے اظہار میں

اُس کے چرنوں (قدموں) میں اپنا سر جھکایا +

بُدّھ دو ماہ کے عرصہ میں راج گرہ سے کپل وستو پہنچے۔ اور اُنہوں نے سنگھ کے نیم (قاعدہ) کے موافق نیگرودھ جنگل میں جو شہر سے بہت دُور نہ تھا۔ قیام کرنا مناسب سمجھا +

بُدّھ کے آنے کی خبر سُنکر شہر کے چھوٹے چھوٹے لڑکے اور لڑکیوں نے ایک قطار باندھ کر اور شہر سے باہر نکلکر پھولوں کے ہاروں سے اُن کا استقبال کیا۔ اور اُنہیں خوش آمدید کہا۔ اور اُن کے پیچھے پیچھے نوجوان اور بوڑھے روانہ ہوئے۔ نیگرودھ جنگل میں لوگوں کا بہت بڑا ہجوم اکٹھا ہو گیا +

راجہ شُدّھودن۔ اُن کے بھائی اور دیگر رشتہ دار بھی اُن سے ملنے کے لئے آئے۔ چونکہ بُدّھ نے تعظیم کے لئے اُٹھ کر اُن کو پرنام نہ کیا اسلئے اکثر اُن میں سے اپنے دِل دِل میں اُن سے ناراض اور ناخوش ہوئے۔ دِن کے غروب ہونے پر سب لوگ اپنے اپنے گھروں کو واپس چلے گئے۔ لیکن سنیاسیوں کی جماعت نے اِس رات جنگل میں ہی بسیرا کیا +

اگلے دِن بُدّھ ہاتھ میں بھکھشا پاتر (کاسہ گدائی) لئے شہر میں داخل ہوئے۔ اول دِل دِل میں سوچنے لگے۔ کہ آیا بھکھشا کے لئے سیدھا ہی راج محل میں جاؤں۔ یا در بدر بھکھشا کرتا ہؤا بعد میں وہاں پہنچوں۔ اُنہوں نے آخرش یہی فیصلہ کیا۔ کہ سنگھ کے نیم کے موافق پہلے گھر گھر بھکھشا مانگنی چاہیئے۔ جو قاعدہ اور بھکھشوؤں کے لئے ہے۔ میرے لئے بھی اُس کی پیروی کرنا ضروری ہے۔ مَیں صرف راج پُتر اور گرو ہونے کی وجہ سے کیونکر اِس نیم

سے بری اور مستثنٰے ہوسکتا ہوں۔ اور میرے لئے کیوں کسی قسم کی رعایت ہونی چاہیئے +

اب بُدّھ نے دروازے دروازے بھکھشا مانگنی شروع کی۔ نگر باسی راج پُتر کو بِھکھاری کے بھیس میں دیکھ کر زار زار رونے لگے۔ جب عورتوں نے دیکھا۔ کہ راج پُتر باوجود گھر میں دولت وحشمت اور طرح طرح کے سُکھوں کے سامانوں کے موجود اور مہیّا ہونے کے بھی ہاتھ میں بھکھشا پاتر لئے دربدر بھیکھ مانگ رہے ہیں۔ تو یہ دردناک۔ رِقّت انگیز اور دِلوں کو چھیدنے والا نظارہ اُنکے نازک اور نرم دِل برداشت نہ کر سکے۔ اور وُہ طرح طرح سے بِلاپ کرنے لگیں +

گوپا چاروں طرف گریہ وزاری۔ آہ و نالہ اور شور وغل کی آواز سُن کر محل پر چڑھی۔ اور انہوں نے دیکھا کہ اُن کے جان سے زیادہ پیارے سوامی ننگے پاؤں۔ سر مُنڈے ہوئے بھگواں لباس پہنے۔ نیچے نظر کئے اور ہاتھ میں بھکھشا پاتر لئے آہستہ آہستہ قدم رکھتے ہوئے چلے آ رہے ہیں۔ گوپا سوامی کی مُورتی کو دیکھ کر بیہوش ہو گئی۔ اور اپنے آپے میں نہ رہ سکی۔ اس شہر میں اِس وقت کونسا ایسا کٹھورا ور سنگدل شخص ہوگا۔ کہ جو راج کُمار کو اِس بھیس میں دیکھ کر آنسو بہائے بغیر رہ سکا ہوگا!!!

جو سونے کی سواری کے بغیر کبھی ایک قدم نہ چلے تھے۔ موتیوں اور جواہرات سے جن کا جسم ہمیشہ آراستہ اور سجا رہتا تھا۔ چھتّیس پرکار (قسم) کے بھوجنوں کے بنا جن کا کھانا نامکمل ہوتا تھا۔ آج وُہ کھپر ہاتھ میں لئے پتا کی راج دھانی میں بِھکھشا مانگنے کے لئے نکلے ہیں!!! بھلا یہ نظارہ

کِس کا دِل برداشت کر سکتا ہے؟ پتنی پڑتا گوپا! تمہارے سرل چہرہ پر آنسوؤں کی دھارا دیکھ کر ہمارا دِل بھی رو پڑنے کے لئے مجبور ہے!

گوپا نے اپنے دِل کو روک کر راجا کے پاس اپنے سوامی کی خبر بھیجی وُہ گھبرا کر محل سے باہر آئے۔ اور لڑکے کو اس فقیرانہ اور عاجزانہ لباس میں دیکھ کر زار زار رونے لگے۔ اور ارادہ ہُوا کہ لڑکے کو بھیکھ مانگنے سے منع کریں لیکن فرطِ غم سے کچھ بول نہ سکے۔ بہت تکلیف اور مشکل سے شوک کی آمد اور اُدھیچھوا اس کو روک کر کہا +

"کیوں اِس پیٹ کی خاطر دربدر بھیکھ مانگ کر ہم کو شرم دلانے اور شرمندہ کرتے ہو؟ میں کیا اِن بھکشوؤں کے لئے کھانا نہیں دے سکتا تھا؟"

بُدھ نے کہا مہاراج! بھکشا برتی (بھیک مانگنا) ہی ہمارے خاندان کا رواج اور کام ہے"۔ راجا نے کہا "ہم لوگ راج پُتر ہیں۔ ہمارے خاندان میں کبھی بھی کسی نے پیٹ بھرنے کے لئے بھکشا برتی اختیار نہیں کی"+

بُدھ نے جواب دیا۔ آپ اور آپ کا پریوار۔ شاہی خاندان کے لوگ ہو سکتے ہیں۔ لیکن میں تو گذشتہ بُدھوں کے خاندان میں سے ہوں۔ اور وُہ لوگ بھکشا کے ذریعہ ہی اِس جسم کو قائم رکھتے اور اُس کی ضروریات کو پُورا کرتے تھے +

لیکن اے پتا! اگر کسی کے پُتر کو پوشیدہ دولت کا خزانہ ملجاوے تو وہ تمام بیش قیمتی جواہرات کا خزانہ پتا ہی کی نذر اور بھینٹ کرنا پُتر کے لئے ضروری اور اُس کے اعلےٰ فرض میں داخل ہے +

اِتنا کہکر اُسی شاہراہ میں کھڑے ہو کر تمام لوگوں کے سامنے پتا سے کہا

پتا آپ موہ کی نیند سے جاگ گئے۔ اور زیادہ دیری نہ کر کے پاک زندگی حاصل کرنے
کے لئے کوشش کیجئے۔ جو شخص دھرم حاصل کرتا ہے۔ وہ اس دُنیا اور
پرلوک میں نرمل سُکھ کا ادھیکاری ہوتا ہے۔ پس آپ جیون حاصل کریں
اور زیادہ دُنیاوی سُکھوں کی پیروی میں نہ لگے رہیں۔ جو لوگ ستی کی راہ
پر چلتے اور قائم رہتے ہیں۔ وہ دونوں جہانوں میں ہی پرم شانتی کو پاتے ہیں*
راجہ نے اُن کا اُپدیش سُن کر کچھ جواب نہ دیا۔ اور بھکشا پاتر خود اپنے
ہاتھ میں لیلیا۔ اور لڑکے کو ساتھ لے کر محل میں چلے گئے +

بُدھ کے محل میں داخل ہوتے ہی اُنکے رشتہ داروں۔ نوکروں اور
نوکرانیوں نے اُن کی واجبی اور مناسب شردھا اور تعظیم اور بہت آدر ستکار
کیا۔ راج پریوار کے سب ہی لوگ اُن سے ملنے کے لئے آئے۔ لیکن گوپا
کو کسی نے وہاں نہ دیکھا +

گوپا یہ خیال کر کے کہ اگر میرے لئے اُنکے دل میں کچھ بھی محبت باقی ہے
تو وہ ضرور خود میرے پاس آوینگے۔ اور تب میں اُن سے اپنے دل کا
تمام حال دل کھول کر کہہ سکونگی ؟" گھر کے اندر ہی بیٹھی رہیں اور باہر نہ آئیں
بُدھ نے جب چاروں طرف نظر ڈالی تو گوپا کو وہاں نہ پایا۔ تب وہ اُسی وقت
اپنے شاگردوں کو ساتھ لیکر گوپا کی طرف روانہ ہوئے +

بُدھ نے چلتے وقت اپنے شاگردوں سے کہدیا۔ کہ اگر کوئی عورت مجھ کو
آلنگن اچھے نے اکرنے کیلئے کوشش کرے تو تم اُسکو نہ روکنا +

بُدھ کے نزدیک آنے پر گوپا کا زبان سے کوئی بات کہنا تو درکنار رہا۔
بلکہ اُلٹا وہ زار زار رو کر بیقرار اور بیچین ہوگئیں۔ اور اپنی طرف سے بیٹھ

[illegible]

کوشش کرنے پر بھی مُنہ سے ایک لفظ تک نہ بول سکیں۔ اور سوامی کے چرنوں (قدموں) میں گِر کر آنسوؤں سے اُن کے چرنوں کو بھگو دیا +

اُن چرنونکو بہت برسوں کے بعد چھونے کی وجہ سے گوپا کے دِل سے اُسوقت شوک (غم) کا ایک سمندر اُمنڈ آیا۔ اور اِسلئے اب وُہ اُن چرنوں کو پکڑ کر زمین پر چُپ چاپ لیٹے لیٹے اندرونی دِلی سوز و گداز والی چُپ چاپ بھاشا (بولی) میں رونے لگیں +

قلم میں طاقت اور کسی بھاشا (بولی یا زبان) میں ایسے الفاظ ہی موجود نہیں ہیں۔ کہ جو گوپا کے اُس وقت کے دِلی دُکھ کا اظہار کر سکیں۔ ہاں بُدھ کے دِل نے جب اِس چُپ چاپ بھاشا والے رونے کو سُنا۔ اور گوپا کے اندرونی دُکھ کو محسوس کیا تو اُن کا موہ اور شوک رہت (اُلفت اور نفرت سے اوپر) نِرمل دِل بھی چنچل اور بیچین ہو اُٹھا +

ہائے! ایسے اعتدالی کِس قدر دُکھ کا موجب ہے۔ بُدھ نے تمام دُنیا کیلئے اپنے آپ کو بسرجن (نوچھاور) کیا ہے۔ لیکن گوپا اُن کے اِس اعلےٰ بھاؤ کو نہ سمجھ کر آج کِس قدر دُکھ پا رہی ہے +

گوپا آخرش یہ خیال کر کے کہ اگر میں تمام عمر بھر بھی اِسی طرح گریہ وزاری کرتی رہونگی تو تب بھی میرے سوامی اب میرے نہ بنینگے۔ روتے روتے ایک طرف ہٹ کھڑی ہوئیں۔ گوپا کے ایک طرف ہٹ جانے پر شُدھودن نے اپنے لڑکے سے کہا "جب سے تُم گھر چھوڑ کر چلے گئے ہو۔ اُسی وقت سے تُمہاری استری اِس نوجوانی کی عمر میں کٹھور (سخت) برمھچریہ برت اختیار کر کے دِن کاٹ رہی ہے۔ بغیر کھانے پینے اور سونے کے نہ معلوم

* بہت کم کھانے پینے اور سونے سے مراد ہے۔ مولف

کِس طرح اِس نے اِس جان کو بچائے رکھا ہے۔ سوامی کے موجود رہنے پر اِن کی بیوہ پن کی حالت اور اِن کے اپار کلیش (سخت دُکھ) کو دیکھ کر ایک دفعہ تو پتھر دِل بھی پگھل جاتا ہے۔ راج رانی ہو کر کبھی بھی کِسی نے ایسے دُکھ اور تکلیف کی زندگی بسر نہ کی ہو گی۔ کتنے ہی شخصوں نے اِن کو ایسا کرنے سے ہٹانے کے لئے طرح طرح کی کوششیں کی ہیں۔ لیکن انہوں نے یہی عہد کیا ہے۔ کہ اِس جسم کو برمھچرج کرتے کرتے ختم کر دینگی"۔

بُدّھ نے چُپ چاپ اپنی استری کے دُکھ کی کہانی کو سُنا اور گھڑی گھڑی چُپ چاپ دِل ہی دِل میں یہ بشاد پُورن (دُکھ بھری) چِنتا کرنے لگے۔ کہ جو گوپا مجھ کو جان سے بھی زیادہ عزیز تھی۔ جو گوپا مجھ کو اپنا سہارا اور زندگی بھر تک ہمیشہ کا ساتھی سمجھ کر اور اپنا دِل دیکر ہمیشہ کے لئے بیفکر ہو گئی تھی۔ اُس بیگناہ کو مَیں نے اِس دُنیا میں نا اُمیدی کے اپار سمندر میں ڈبو دیا ہے۔ اور میں بغیر کسی اپرادھ کے اپنی جان سے زیادہ پیاری استری کے سُکھ کے راستے میں مثل کانٹے کے ثابت ہُوا ہوں۔

ایک لمحہ کے لئے اِس قسم کی چِنتا کر کے اُنہوں نے گوپا کو اننت (لا انتہا) سُکھ سے سُکھی کرنے کے لئے دھرم اُپدیش دیا۔ دھرم کی امرت کتھا سُن کر گوپا کے شوک سے جلے ہوئے دِل کو کچھ شانتی ملی۔ اور راجا اور راج پریوار کے لوگوں نے بھی اُس غیر معمولی اُپدیش کو سُن کر کے دھرم پر بشواس (ایمان) قائم کیا۔

دوسرے دن گوتمی کے لڑکے نند کی شادی تھی۔ اور اُسی روز اُن کو راج تلک بھی ہونا تھا۔ اِس خوشی کے موقعہ پر بُدّھ ایک دفعہ نند کے

ساتھ ملاقات کرنے کے لئے گئے +

بُدھ نے نند کے دِل کو کچھ ایک ایسی غیر معمولی کشش سے اپنی طرف کھینچ لیا۔ اور کچھ ایک ایسے اعلےٰ منتر سے موہت کر لیا۔ کہ اُسکو اب راج کا سُکھ اور شادی کی خوشی دونو ہی بالکل اسار۔ ادنےٰ اور حقیر معلوم ہونے لگے +

نند نے یہ خیال کر کے کہ جب بُدھ کے پاس جانے سے ہی میرا دِل اُس غیر معمولی۔ نِرمل (خالص) سُکھ کی (جس کو میں نے پہلے کبھی نہیں بھوگا) صرف چھایا (عکس) کو دیکھ کر ہی اِس قدر موہت (فریفتہ) ہو گیا ہے۔ تو معلوم نہیں کہ اُس سُکھ کو اپنی فطرت میں ڈھالنے اور جذب کرنے سے مُجھ کو اور بھی کس قدر زیادہ سُکھ حاصل ہوگا۔ شادی سے انکار کیا۔ اور اُن کے اِس انکار کرنے پر تمام راج محل میں ہاہا کار کا شور مچ گیا +

جس خوبصورت دُلہن کے دِل میں یہ اُمید اور اُمنگ تھی۔ کہ آج اُسکی شادی ہوگی۔ اور آج سے وُہ راج رانی بنیگی۔ اور جو کتنے ہی سُکھوں کے خواب دیکھ رہی تھی۔ افسوس! اُس کے وُہ تمام سُکھ بغیر بھوگنے کے ہی ہوا میں اُڑ گئے۔ اور تمام خوشیاں خاک میں مل گئیں۔ دُلہن اور راج پریوار کے لوگ طرح طرح کے بلاپ کرنے لگے۔ اور نند کے دِل کو پھیرنے کے لئے کتنی ہی طرح کے اُپائے اختیار کئے۔ لیکن کوئی کوشش بھی اُن کو اپنے ارادہ سے ہٹانے کے لئے کارگر نہ ہوئی +

بھلا لا انتہا زمانہ کے لئے لا انتہا سُکھ کے عکس کو جس نے دیکھ لیا ہے

کیا وہ کبھی اِس دنیا کے چند روزہ اور آلائش سے پُر سُکھ پر بھُول سکتا ہے؟
بُدّھ ایک دِن راج محل میں کھانا کھانے کے لئے گئے۔ گوپا نے اِس
موقع کو مناسب سمجھ کر راہُل کو بیش قیمتی کپڑوں سے آراستہ کر کے کہا
کہ "اے میرے عزیز! تم اپنے پتا کے پاس جاؤ۔ اور اُن سے ترکہ پدری
کے لئے درخواست کرو۔" راہُل اگرچہ اب سات برس کا ہو گیا تھا۔ لیکن
اُس کو یہ معلوم نہ تھا۔ کہ اُس کا پتا کون ہے +

اِس بالک نے سہج سُبھاؤ سے پُوچھا "ماتا میرا پتا کون ہے؟ میں تو
راجہ کے سوائے کسی اور کو نہیں جانتا" گوپا نے لڑکے کو کھڑکی کے پاس
لیجا کر اُنگلی کے اشارہ سے کہا۔ کہ "وہ سامنے جو اُجل اور پرشانت مورتی
والے سنیاسی تم دیکھتے ہو۔ وُہی تمہارے پتا ہیں۔ اُن کے پاس بہت
قیمتی دھن ہے۔ یہ جس دن سے ہمیں چھوڑ کر چلے گئے ہیں۔ اُس روز
سے ہی ہم لوگوں کو اُس قیمتی دھن کا اُسے دیکھنا نصیب نہیں ہوا۔ اب
تم اُنکے پاس جاؤ۔ اور جا کر کہو کہ پتا میں آپ کا پُتر ہوں۔ اور آیندہ کو
میں شاکیہ خاندان کا وارث ہونگا۔ میں ترکہ پدری کا مستحق ہوں۔ آپ
میری یہ آرزو پوری کیجئے۔ اور ترکہ پدری مجھ کو عنایت کیجئے" +

راہُل نے پتا کے پاس جا کر اور محبت بھری آنکھوں سے اُن کی طرف
دیکھ کر بے دھڑک دِل سے کہا "پتا آپ کو دیکھ کر مجھ کو بہت سُکھ ہوتا ہے" +
بُدھ نے اِس بات کا کچھ جواب نہ دیا۔ اور کھانا کھانے کے بعد پھر وہ
جنگل کی طرف چل پڑے۔ راہُل بھی اُن کے پیچھے پیچھے ہو لیا۔ اور بچوں کا
جیسا سبھاؤ ہوتا ہے بار بار ترکہ پدری مانگتا رہا۔ بُدھ خاموش رہے

لیکن لڑکے کو درخواست کرنے سے منع بھی نہ کیا۔ اور اُنکے شاگردوں نے بھی اُس کو کچھ نہ کہا۔ نیگرودھ جنگل میں پہنچ کر بُدّھ نے سوچا کہ "اِس دُنیا کی فانی دولت دُکھ کا موجب ہے۔ مجھے بودھی ورِکش کے نیچے بیٹھ کر جو سات رتن ملے ہیں۔ آج وُہی رتن اِس کو دونگا۔ اور اپنی روحانی دولت کا وارث بنا جاوُنگا۔" تب اُنہوں نے ساری پُتر سے کہا کہ "اس لڑکے کو اپنا سنگی بنالو" بُدّھ کی طرف سے یہ آدیش (حکم) پاکر شاگردوں نے سات برس کے معصوم اور سرل بالک کے بدن پر سے شاہی پوشاک اُتار لی ہیرے۔ جواہرات اور زیور وغیرہ بھی علیحدہ کر دیئے۔ پاؤں سے جُوتے اُتار دیئے گئے۔ سر مونڈ دیا گیا۔ اور شاہی پوشاک کی جگہ بھگویں کپڑے پہنا دیئے ✤

راہل بہت خوش قسمت ہے جس کو ایسا پتا نصیب ہُوا۔ بُدّھ بھی بہت سوجھا گیہ دان ہیں۔ کہ جو اپنے لڑکے کو دُنیا کی مایا اور موہ کے بندھنوں سے آزاد کر کے لا انتہا اور لازوال دھن کا ادھیکاری (مستحق) کرنیکے لائق ہوتے ہیں۔ نفع اور نقصان کا حساب لگانے والے دُنیا کے والدین اپنی اولاد کو سُکھی دیکھ کر خوش ہوتے ہیں۔ اور دھارمک ماں باپ اپنی سنتان کو نیک اور چرتروان دیکھ کر سُکھی ہُوا کرتے ہیں ✤

لیکن کیا دُنیا کے فانی دھن دولت کے مقابلہ میں ابدی اور حقیقی چرتر (کیرکٹر) کی دولت زیادہ قیمتی نہیں ؟ مگر افسوس! اس پاپ بھری دُنیا میں ایسے پتا کتنے کم ہیں۔ کہ جو اپنے ہاتھ سے دھرم کیلئے۔ پرلوک (عاقبت) کیلئے اپنے دیش (ملک) کیلئے اپنے لڑکے کو سنیاسی کے لباس میں دیکھ کر سُکھ محسوس کرتے ہیں ؟

جب راہل کے بھکشوؤنکی جماعت میں داخل ہونیکی خبر راج پریوار میں پہنچی
تو سارے پریوار میں ہاہاکار کا شور مچگیا۔ اور سب کے دِل شوک (ماتم) سے غمزدہ
ہوگئے +

بُدھ کی جُدائی کے شوک سے شدھودن ایک معنوں میں جیتے جی ہی مر چکا
تھا۔ اُس کی بعد اُن کا دوسرا لڑکا نند بھی اُن کے زخمی دِل پر ایک اور زخم
لگا کر سنیاسی ہوگیا تھا۔ اب آخری وقت میں جب راہل بھی جو بیچارے
بوڑھے کا ایک ماتر سہارا۔ اور سارے خاندان کا ایک ماتر چراغ تھا۔ راجا کو
چھوڑ کر سنیاسی ہوگیا۔ تو بیچارے بوڑھے کا دِل بھلا کہاں تک اور زیادہ صدمہ
کے اوپر صدمہ۔ اور اِس قدر رنج اور عذاب کو برداشت کر سکتا تھا!!! وہ غم سے
بیہوش و حواس باختہ ہوکر شدھودن جنگل کی طرف گئے۔ اور آنسو بھری آنکھوں سے
بلبلاتی اور روتی ہوئی بھاشا (زبان) میں بُدھ سے کہا:۔

"میرا تو جو کچھ ہونا تھا سو ہوگیا۔ اب تم میری ایک بات کو ماننا۔ اور ہمیشہ اِس بات
کا خیال رکھنا کہ ماتا پتا کی رضامندی کے بغیر کبھی کسی نابالغ کو سنگھ میں
داخل نہ کرنا" بُدھ پتا کی اگیا پالن کرنے کے لئے رضامند ہوئے۔ اور
اُسی وقت سے یہ نیم (قاعدہ) مقرر کردیا گیا۔ کہ آیندہ سے کوئی نابالغ ماتا پتا
کی رضامندی کے بغیر بھکشوؤں کی جماعت میں داخل نہ کیا جاویگا +

اِس کے بعد بُدھ جتنے دِن کپل وستو میں رہے ہمیشہ اپنا وقت پتا
کے ساتھ دھرم کی بات چیت میں خرچ کرتے۔ بہت دنوں تک اِس مقام میں
ٹھیر کر اُنہوں نے شاکیہ خاندان کے لوگوں کے دلوں پر نئے دھرم کی نئی تعلیمیں
اچھے اور مضبوط طور پر نقش کردیں۔ اور اِسکے بعد راجگرہ کیطرف چلے گئے +

کپل وستو سے راج گرہ کی سڑک پر انماندی کے نزدیک انوپریہ نامی آبنوں کے باغ میں کچھ دنوں تک اُنھوں نے قیام کیا۔ یہ وُہی مقام تھا جہاں کہ بُدھ نے پہلے پہل گھر سے رخصت ہو کر سنیاسی کا لباس دھارن (قبول) کیا۔ اور یہاں سے ہی اُنھوں نے چھندک کو رخصت کیا تھا۔ اِس وقت وُہ تمام پُرانے ایسوسی ایشن (رابطہ خیالات) تمام سرگذشت اور اُسوقت کے تمام دلی حالات یادداشت کے ذریعہ اُنکے دماغ کے سامنے آگئے۔ اور اِس لئے اِس مقام کی قدرتی اور سوبھاوک خوبصورتی اِن کی آنکھوں میں اور بھی دس گُنا زیادہ ہو گئی۔ اِس مقام میں بہت سے لوگ اِن کے شِشّ ہو گئے۔ جن میں سے آنند۔ دیودتّ اور انی رودّھ بودھ جگت میں بہت مشہور و معروف گِنے جاتے ہیں +

شُکلودن۔ امرِتودن۔ دُھوتودن اور گھنی تودن راجا شُدھودن کے چار حقیقی بھائی تھے۔ آنند اور دیودتّ شُکلودن کے لڑکے تھے۔ اور انی رودھ امرتودن کا لڑکا تھا۔ بُدھ نے اِس وقت اپنے سُسرال کے خاندان میں سے بھی بہت سے لوگوں کو دِکھشت کیا۔ اور اُسکے بعد مع اپنے شاگردوں کے راج گرہ کے بینُوبن میں پُہنچے +

بینُوبن میں برسات کا موسم گذر گیا۔ اِسی مقام میں شراوستی کا رہنے والا سُدتّ نامی ایک دولتمند مہاجن کا لڑکا کہ جو بیکس اور دُکھیاروں کا بہت بڑا مددگار رہتا۔ اور اسلیئے لوگ اُسے اناتھ پنڈد کہا کرتے تھے بُدھ کے پاس آیا۔ اور اُس نے کہا کہ "میں آپ کے پاس اپنا دِل کھولنا چاہتا ہوں۔ آپ میرا حال سُنکر مجھ کو نصیحت دیجئے۔ کہ اب مجھے کیا کرنا چاہئیے" +

ہیں طرح طرح کے کاموں میں مشغول رہنا۔ اور بہت دولت حاصل کرنیکی وجہ سے
مختلف قسم کے تفکرات سے بھی گھرا رہتا ہوں۔ لیکن میں اپنے کام میں
بہت خوشی محسوس کرتا۔ اور اس میں اپنی طاقتوں کو سرگرمی اور ذہانت
کے ساتھ خرچ کرتا ہوں۔ بہت سے لوگ میرے نوکر ہیں۔ اور اُن کی ملازمت
میرے کام کی کامیابی پر منحصر ہے۔ میں نے سُنا ہے۔ کہ آپ کے شاگرد
بھکشوؤں کی زندگی کی برکتوں کی تعریف کرتے۔ اور دُنیا کو دُکھ کا گھر بتلا کر
اُس کی مذمت کرتے ہیں۔ اور وُہ یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ آپ نے اپنا راج اور
میراث چھوڑ دی۔ اور پاکیزگی کا راستہ معلوم کیا ہے۔ اور اس طرح پر دُنیا
کے سامنے نروان حاصل کرنے کے لئے ایک مثال قائم کی ہے۔ میری
زبردست خواہش ہے۔ کہ جو کچھ ٹھیک معلوم ہو وُہی کروں۔ اور اپنے
ہمجنسوں کے لئے برکت دِہ ثابت ہوں۔ اب میں آپ سے پوچھتا ہوں
کہ کیا میں اس دولت۔ گھر اور تمام کاروبار کو چھوڑ دوں۔ اور آپ کی طرح
دھرم جیون کی برکتوں کو حاصل کرنے کے لئے بے گھر ہو جاؤں؟"

یہ سُن کر بدھ نے جواب دیا۔ کہ "ہر ایک شخص جو اشٹانگ مارگ پر چلتا ہے
دھرم جیون کی برکتوں کو حاصل کر سکتا ہے" +

جو شخص دولتِ دُنیا میں گرویدہ ہے۔ کیا ہی اچھا ہوتا اگر وُہ اپنے
دِل کو اُس کے زہر سے مسموم ہونے دینے کی بجائے اُسے اپنے دِل سے
نکال دیتا۔ لیکن جو شخص دولتِ دُنیا میں گرویدہ نہیں۔ بلکہ اُس کو
رکھ کر اُس کا ٹھیک طور پر استعمال کرنا جانتا ہے۔ وُہ اپنے ہمجنسوں
اور نیز اپنے لئے برکت دہ ہے۔ اس زندگی میں جو کام تُو نے اختیار کیا ہے

اُسی میں رہکر اپنی کُل طاقتوں کو ہوشیاری سے لگا۔ کیونکہ یہ زندگی دولت اور طاقت نہیں۔ کہ جو اِنسان کو اپنا غلام بنا لیتی ہے۔ بلکہ اِن سب کا موہ ہے کہ جو نوعِ اِنسان کی گرویدگی کا باعث ہے +

ایک بھکشو کو کہ جو بے شغلی اور آرام کی زندگی بسر کرنے کیلئے دُنیا سے علیحدہ ہوتا ہے۔ کچھ بھی فایدہ نہ ہوگا۔ کیونکہ کاہلی اور سُستی کی زندگی مکروہ ہے۔ اور جوش و سرگرمی کا نہ ہونا نفرت کے لائق ہے +

تتھاگت کے دھرم میں آدمی کو گھر چھوڑ کر بے گھر رہنے یا دُنیا تیاگنے کی ضرورت نہیں۔ جب تک۔ کہ وُہ خود ایسا کرنے کے لئے بلاہٹ محسوس نکرے یا اپنے آپ کو تیار نہ پائے۔ لیکن ہر ایک شخص کو اپنے تئیں خُودی کے دھوکھے سے آزاد کرنے۔ اپنے دِل کو گناہوں سے پاک بنانے۔ عیش پسندی چھوڑ دینے اور پاکیزگی کی زندگی بسر کرنے کی اشدّ ضرورت ہے +

اِنسان خواہ دُنیا میں کاریگر۔ سوداگر یا بادشاہ کا ملازم ہو کر رہے۔ یا دُنیا سے کنارہ کش ہو کر اپنی زندگی کو دھرم کے دھیان میں خرچ کرے۔ لیکن یہ ضروری ہے۔ کہ وُہ ہر حالت میں اپنا سارا دِل اپنی زندگی کے خاص مقصد میں لگائے۔ اور ہوشیاری اور سرگرمی کو کام میں لائے۔ اگر وُہ ایسا ہو جائے۔ جیسے کنول کا پھول۔ کہ وُہ پانی میں اُگتا ہے۔ اور پانی میں ہی بڑھتا ہے۔ لیکن پانی سے اوپر رہتا ہے۔ اور اگر وہ حسد و نفرت سے دِل کو ناپاک کئے بغیر زندگی میں کشمکش کرے۔ اور اگر خودی کی زندگی بسر کرنے کی بجائے راستی کی راہ اختیار کرے۔ تو اُس کا دِل یقیناً خوشی شانتی (چین و آرام) اور آنند (فرحت) میں باس کریگا +

خیرات کے بارے میں اُپدیش

بُدھ کا کلام سُنکر اناتھ پنڈد بہت خوش ہُوا۔ اور کہا۔ میری خواہش ہے۔ کہ شراوستی میں ایک بہار بنا دُوں۔ کہ جو سنگھ کے لئے دھرم سادھن کی جگہ ہوگی۔ مَیں اُمید کرتا ہوں کہ آپ میری اِس درخواست کو منظور کرینگے" +

بُدھ نے اُسکے دِلی بھاؤ کو معلوم کیا۔ اور یہ معلوم کر گے کہ اُس دان کو وُہ کسی ذاتی غرض کے بھاؤ سے متحرک ہو کر نہیں دیتا۔ اُس کو منظور کرلیا اور کہا:۔

دانی (سخی) شخص کو سب لوگ پیار کرتے۔ اُس کی دوستی کی بہت بڑی قدر ہوتی۔ اور موت کے وقت اُس کا دِل شانتی اور آنند سے پُر ہوتا ہے۔ کیونکہ وُہ انُوتاپ سے دُکھ نہیں پاتا۔ وُہ اُسکے صلے میں پھُول اور اُس سے جو پھل پیدا ہوتا ہے۔ حاصل کرتا ہے +

یہ سمجھنا بہت مشکل ہے۔ کہ ہم دوسرونکو اپنا کھانا کھلاکر خود زیادہ طاقت حاصل کرتے۔ اور ونکو کپڑے پہنا کر خود زیادہ خوبصورت بنتے۔ اور راستی و پاکیزگی کے لئے مکان بنا دیکر زیادہ دولت کے مالک ہو جاتے ہیں +

دان کرنیکا ایک مناسب وقت اور طریق ہے۔ جو شخص دان کرنیکے قابل ہے۔ وُہ اُس بہادر جودھا کی طرح ہے۔ کہ جو جنگ میں جاتا ہے۔ اور وُہ ایک لائق جنگی بہادر کی مانند ہے۔ کہ جو لڑتے وقت طاقتور اور دانا ہے +

جودانی (سخی) شخص پریم اور دَیا کرتا ہُوا شردھا کے ساتھ دان کرتا ہے
وُہ نفرت۔ حسد اور غُصّے کو اپنے دِل سے دُور کرتا ہے +

دانی شخص نے مکتی کا راستہ معلوم کیا ہے۔ اور وُہ مثل اُس شخص کی ہے۔ کہ جو ایک پَودا لگاتا ہے۔ اور اُس کے ذریعہ سایہ پھُول اور پھل حاصل کرتا ہے۔ دان کا اجر (ثواب) اور اُس شخص کا آنند کہ جو محتاجوں کی مدد کرتا ہے۔ ایسا ہی ہے۔ اور یہی مہا نِربان ہے +

ہم صرف لگاتار دَیا کے کاموں سے امر جیون کے راستے پر پُہنچتے ہیں۔ اور اپنے آتما کو دان اور رحم کے ذریعہ کامل کرتے ہیں +

اناتھ پنڈد کا دِل اِس نئے دھرم کی شانتی۔ پریم۔ آنند اور دیا کی بیاکھیا سُن کر فریفتہ ہو گیا۔ اور نیز بُدّھ کے جیون کی موہنی شکتی سے مُوثّر ہو کر اُس نے اِس دھرم کو قبول کیا۔ اور اپار سُکھ کے ساگر میں مگن ہو گیا۔ اُس نے بُدھ کو برسات کے ختم ہو جانے پر شراوستی میں تشریف لانے کے لئے دعوت دی +
اُس وقت شراوستی نگر بہت زبردست اور طاقتور کوشل راج کی راج دھانی (دار الخلافہ) تھا۔ اور راجہ پرسن جیت اس جگہ راج کیا کرتا تھا +

اناتھ پنڈد نے شراوستی پہنچکر بہار کے لئے اچھی اور مناسب جگہ منتخب کرنے میں امداد دینے کے لئے ساری پُتر کو بُلا بھیجا۔ اور ولی عہد جیت کے باغ کو کہ جس میں سبز درختوں کے جھُنڈ اور شفاف پانی کی نہریں بہتی تھیں۔ دیکھ کر اُس کے دِل میں خیال آیا۔ کہ یہ جگہ بُدّھ کے سنگھ کے بہار کے لئے

+ نوٹ۔ شہر شراوستی نیپال کے جنوبی حصہ میں واقع تھا۔ بنگال نارتھ ویسٹرن ریلوے کے نیپال گنج روڈ سٹیشن سے ۱۱ میل کے فاصلہ پر اب بھی اس کے کھنڈرات پائے جاتے ہیں۔ اجودھیا کے اس خطۂ زمین کا نام کوشل ہے۔ جو گھر گھراندی کے شمال میں واقع ہے +

بہت موزوں ہوگی" +

وُہ راج کُمار کے پاس گیا - اور اُس سے زمین خریدنی چاہی - چونکہ راج کُمار کی نیّت اِس باغ کو بیچنے کی نہ تھی - اِس لئے پہلے تو اُس نے بالکل انکار ہی کر دیا - لیکن اناتھ پنڈد کے اصرار پر ٹال دینے کی غرض سے اُس نے کہا "اچھا اگر تُم جتنی زمین لینا چاہتے ہو - اُس پر مُہریں بچھا دو - تو تُم اُس کو لے سکتے ہو - اِس سے کم قیمت پر میں اُسے نہ بیچونگا +

اناتھ پنڈد یہ سُن کر بہت خوش ہُوا - اور اُس نے مُہریں بچھانی شروع کیں - لیکن جیت نے کہا "آپ تکلیف نہ کیجئے - درحقیقت میں باغ کو بیچنا نہیں چاہتا" پھر تو اناتھ پنڈد نے اصرار کیا - اور اس جھگڑے کے عدالت تک جانے کی نوبت پہنچی +

اب لوگ عام طور پر راج کُمار کی اِس وعدہ خلافی کا چرچا گھروں اور بازاروں میں کرنے لگے - جسے سُن کر اور یہ معلوم کر کے کہ اناتھ پنڈد صرف دولتمند ہی نہیں - بلکہ وُہ صاف گو اور صادق شخص بھی ہے - کُمار نے اُس سے پُوچھا - کہ تُم اِس باغ کو کس مقصد کے لئے لیتے ہو؟

جب اُس نے بُدھ اور اُس کے بھکشُوؤں کے لئے بہار بنانے کا نام سُنا تو پھر اُس نے بھی اِس مکان کے بنانے میں حصّہ لینے کے لئے زور دار خواہش ظاہر کی - اور تب اُس نے یہ کہ کر صرف آدھی مُہریں لے لیں - کہ "تُمہاری زمین ہے - اور میرے درخت ہیں - اور مَیں بُدھ کو اپنے حصّے کے درخت نذر کرتا ہوں" +

اناتھ پنڈد نے ساری پُتر کی رائے سے اِس فیصلہ کو منظور کیا - اور زمین

لیکر اُس پر مکان کی بنیاد رکھی گئی۔ اور بُدھ کی ہدایت کے موافق ایک عالیشان عمارت خوبصورت بیل بُوٹوں سے منقش تیار کی گئی۔ اس بہار کا نام جیت بن بہار رکھا گیا۔ اور اناتھ پنڈ دنے پر بھو (بُدھ) کو شراوستی میں آنے اور اِس دان کو گرہن کرنے کے لئے دعوت دی +

نربان پد حاصل کرنے کے بعد تیسرے سال کے آخر میں بُدھ نے بمعہ اپنے شاگردوں کے راج گرہ مقام کو چھوڑ دیا۔ راستہ میں وئیشالی شہر میں کچھ عرصہ آرام کر کے شراوستی کی طرف روانہ ہوئے +

ایک دن شام کے وقت شاگردوں نے آگے بڑھ کر بشرام کی جگہ پر پہلے ہی سے تصرّف کر لیا۔ اور بھکشوؤں میں جو بزرگ اور گُروجن تھے۔ اُنکے آرام کے لئے ذرا سی جگہ بھی باقی نہ رہی۔ اُنہوں نے اِدھر اُدھر پھر کر اور ٹہل کر اور درختوں کے نیچے بیٹھ کر بہت تکلیف کے ساتھ ساری رات گذاری۔ صبح کو بُدھ نے اُٹھ کر دیکھا کہ اہرت گن خالی زمین پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ آخرش جب اُن کو اصل حال معلوم ہُوا۔ تو دل میں سوچنے لگے کہ جب میرے جیتے جی ہی یہ حال ہے۔ کہ بھکشوؤں میں آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ شردھا بھگتی اور پریم نہیں۔ تو معلوم نہیں کہ میرے مرنے کے بعد کیا حال ہوگا۔ یہ سوچ کر آخرش اُنہوں نے سب کو بُلایا۔ اور جن کا قصور تھا اُنکو خوب جھڑکا اور واجبی تنبیہ کی اور پھر اُن سے پوچھا کہ "بھلا بتلاؤ تو سہی تمہارے خیال میں سب سے بڑھ کر عزت کے لائق کون ہے"؟

کسی نے کہا کہ "جو شخص راج چھوڑ کر سنیاسی ہوا ہے" کسی نے کہا کہ "جو سنیاس دھرم کے قواعد سے اچھی طرح واقف ہے۔ کسی نے کہا کہ

جنھوں نے نروان پد حاصل کیا ہے" +
بدھ نے کہا "میرے دھرم میں وہی لوگ سب سے بڑھکر آدر اور سنمان کے
لائق ہیں۔ کہ جو علاوہ مذکورہ بالا خوبیوں کے عمر میں بھی بڑے ہیں" +
بدھ کے شرادستی شہر میں پہنچنے پر جب بدھ نے جیت بن میں قدم رکھا
تو اِس خوشی کی تقریب میں اناتھ پنڈو نے اُنکے راستہ میں پھول بچھائے
اور دھوپ جلائی۔ اور سونے کے ارگھے سے پانی ڈال کر اور یہ کہکر سنکلپ
کیا۔ کہ "میں یہ جیت بن بہار تمام دنیا کے بھکھشوؤں کے استعمال کے لئے
دان دیتا ہوں" +
بدھ نے اِس دان کو گرہن کیا۔ اور جواب میں کہا "تمام بُرے اثر دور ہوں
یہ دان پاکیزگی کا راج بڑھانے کا موجب ہو۔ اور نوع انسان کے لئے عموماً
اور دینے والے کیلئے خصوصاً ہمیشہ کے لئے برکت دہ ثابت ہو" +
یہ پرتشٹا کی رسم بڑی دھوم دھام کے ساتھ ہوئی۔ اور نو مہینے اِس
مہا اُتسب میں خرچ ہوئے۔ اِس موقع پر اناتھ پنڈو کا جس قدر روپیہ خرچ
ہوا۔ اُس کا کوئی ٹھیک اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔ اُس کی بھگتی اور خاطر و
تواضع سے سنیاسی بہت خوش ہوئے۔ اِس وقت سے جیت بن بدھ کیلئے
نہایت خوشگوار اور پیارا بہار بھومی ہو گیا۔ اِسی بہار میں اُنھوں نے تری
پٹکا کے مول سوتروں کی تشریح کی اور اپنے لڑکے راہل کو بھکھشوؤں
کے منصب پر قبول کیا۔ اور اِس تقریب کی وجہ سے یہ سوتر راہل سوتر کے
نام سے مشہور ہوئے۔ اِسی بہار میں بدھ نے چار بار برسات کا موسم
گذارا۔ ہر سات کے موسم میں کتنے ہی لوگ اُنکے پاس دھرم سکھشا کیلئے

آنے اور بہت سے لوگ اُن کے ساتھ بات چیت کر کے ہر ایک قسم کے دِلی شکوک اور ذہنی اُلجھنوں سے رہائی پاتے اور ہمیشہ کے لئے مُکتی حاصل کرتے +
اِس مقام کو بُدّھ نے دھرم سادھن کے لئے نہایت مناسب اور موزوں خیال کر کے دھرم کے گہرے سے گہرے تتّوں اور اصولوں کو اِسی جگہ پر اپنے شاگردوں کے پاس ظاہر کیا تھا۔
جب راجہ پرسن جیت نے سُنا کہ بُدّھ دیو اُس کی راج دھانی میں آئے ہوئے ہیں۔ تو وُہ اپنے شاہانہ جلوس کے ساتھ جیت بن بہار میں گیا۔ اور بُدّھ کو ہاتھ جوڑ کر پرنام کیا۔ اور کہا "میرا یہ گمنام اور ناچیز راج مبارک ہے۔ کہ جسکو یہ نعمت غیر مترقبہ نصیب ہوئی ہے۔ کیونکہ جب تک آپ یہاں پر ہیں۔ اِس مُلک میں کوئی آفت اور خوف کیونکر واقع ہو سکتا ہے میں آپ کی پاک مُورتی دیکھ کر بُہت پرسن ہُوا ہوں۔ آپ مجھ کو اپنے اُپدیشوں کا امرت جل پان کرائیے۔ کیونکہ دُنیوی منافع فانی اور چند روزہ ہے۔ لیکن دھرم کا لابھ ابدی اور نکھٹ ہے۔ ایک دُنیوی شخص کی زندگی خواہ وُہ راجہ ہی کیوں نہ ہو تکلیفات سے پُر ہے۔ لیکن ایک معمولی مگر پاک شخص کا دل شانتی کی حالت میں رہتا ہے" +
بُدّھ نے راجہ کی دِلی حالت معلوم کر کے کہ جو لالچ اور عیش پرستی کے بوجھ سے دُکھی تھا۔ کہا:۔
وُہ لوگ بھی کہ جو اپنے بُرے کاموں کی وجہ سے نیچ حالت میں پیدا ہوئے ہیں۔ جب کِسی دھارمک شخص کو دیکھتے ہیں۔ تو اپنے اندر اُس کے لئے شردھا محسوس کرتے ہیں۔ اور ایک خُود مختار راجہ کو تو جس نے

اپنی پہلی زندگی کے حالات کی وجہ سے بہت پُن حاصل کیا ہے۔ بُدھ کو دیکھ کر اُس سے بہت زیادہ شردھا محسوس کرنی چاہی" +

اب میں مختصر طور سے دھرم کی بیاکھیا کرتا ہوں۔ راجن! میرے اُپدیش کو توجہ سے سُنیئے۔ اور اُس پر غور کیجئے۔ اور جو کچھ میں بیان کروں اُس کو پورے دِل سے گرہن کیجئے +

اُپدیش

(۱) ہمارے بھلے اور بُرے کام سایہ کی طرح لگاتار ہمارے پیچھے پیچھے جاتے ہیں +

(۲) اِنسان کو سب سے بڑھ کر جس بات کی ضرورت ہے۔ وہ پریم کرنے والا دِل ہے +

(۳) تُم اپنی رعیت کو ایسا خیال کرو۔ جیسا اپنے اکلوتے بیٹے کو سمجھتے ہو۔ اُن پر ظلم مت کرو۔ اور نہ اُن کو تباہ اور برباد کرو۔ اپنے جسم کی ہر ایک خواہش کو جائز طور سے قابو میں رکھو۔ غلط عقائد کو تیاگ کرو۔ اور راہِ راست پر چلو۔ دوسروں کو پاؤں کے نیچے روند کر اپنے آپ کو بڑا مت بناؤ۔ بلکہ دُکھیوں اور مصیبت زدوں کو آرام پہنچاؤ۔ اور اُن کی مدد کرو

(۴) شاہی عزت اور منصب کا زیادہ خیال مت کرو۔ اور نہ ہی خوشامدیوں کی چکنی چُپڑی اور خوشامد آمیز باتوں کو سُنو +

(۵) جسم کو فضول تکلیف دینے سے کچھ فائدہ نہیں۔ بلکہ بُدھ کا دھیان کرو۔ اور اُس کی پاک تعلیم کو جانچو۔ اور اُس پر بچار کرو +

(۶) انسان چاروں طرف سے پیدایش - بڑھاپے - بیماری اور موت کے چٹانوں سے محیط ہے - صرف سچے دھرم پر بچار کرنے اور اُس پر عمل کرنے سے ہی اس دُکھ کے پہاڑ سے رہائی پانا ممکن ہے +

(۷) تب بے انصافی کرنے سے کیا فائدہ ؟

(۸) تمام گیانی شخص سماتی خوشبوئوں کو پرتیاگ کرتے - نفسانی خواہشات کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے - اور اپنی روحانی ہستی کو بہتر سے بہتر بنانیکی کوشش کرتے ہیں +

(۹) جیسے ایک درخت پر جو آگ کے تیز شعلوں سے جل رہا ہے - پکھشی (پرند) جمع نہیں ہو سکتے - ویسے ہی جس دل میں خواہشات کی آگ جلتی رہتی ہے - وہاں راستی باس نہیں کر سکتی - اور اس جتھار رکھ گیان کے بغیر ایک عالم شخص بھی خواہ لوگ اُس کی داناؤں کی مانند عزت کرتے ہوں - درحقیقت جاہل ہی ہے +

(۱۰) جسکو اس صداقت کا علم ہوتا ہے - وہ ہی دِب گیان حاصل کر سکتا ہے - اور یہ گیان حاصل کرنا ہی انسانی زندگی کا محض ایک ایسا مقصد ہے - کہ جس کی بہت بڑی ضرورت ہے - اور اُس کی طرف سے لاپرواہ ہونے سے ہی انسان نکمّی زندگی بسر کرتا ہے +

(۱۱) تمام شاستروں کی تعلیم کا یہاں پہ ہی میل ہو جاتا ہے - کیونکہ اس کے بنا گیان گیان ہی نہیں +

(۱۲) یہ صداقت صرف بھکشو کے لئے ہی مخصوص نہیں - بلکہ ہر ایک انسان کے لئے یکساں مفید ہے - خواہ وہ بھکشو ہو - یا گھرشتی +

(۱۳) اِس پہلو میں ایک بھکھشو کہ جس نے تیاگ کا برت لیا ہے۔ اور ایک دُنیوی شخص میں کہ جو اپنے پریوار کے ساتھ رہتا ہے کچھ بھی فرق نہیں۔ ایسے بھکھشو بھی ہیں۔ کہ جو زندگی کے لحاظ سے بہت پستی کی حالت میں چلے جاتے ہیں۔ اور ایسے حلیم الطبع گھرشتی بھی ہیں۔ کہ جو رشیوں کے رُتبے کو حاصل کرتے ہیں +

(۱۴) خواہشات کے سروت کا خوف سب کے لئے یکساں ہے۔ کیونکہ یہ دُنیا کو بہائے لئے جاتا ہے۔ اور جو ایک دفعہ اُس کے بھنور میں پڑ جاتا ہے اُس کا بچنا بہت ہی مشکل ہے۔ لیکن گیان مثل چھوٹی کشتی کے اور بچار مثل پتوار (چپا) کے ہے۔ اور دھرم کی جنگی پکار تم کو مار (اپرلوبھن اِسترو) کے حملوں سے اپنی رُوح کو بچانے کے لئے بُلاتی ہے +

(۱۵) چونکہ ہمارے لئے اپنے افعال کے نتائج سے بچنا ایک ناممکن امر ہے اس لئے ہم کو چاہئے۔ کہ ہم نیک کام کریں +

(۱۶) ہم کو چاہیئے کہ اپنے خیالات کی جانچ پڑتال کریں۔ تاکہ ہم سے کوئی بُرائی سرزد ہی نہ ہو۔ کیونکہ جیسا ہم بوئینگے۔ ویسا ہی کاٹینگے بھی +

(۱۷) ایسے طریق ہیں۔ کہ جن سے اِنسان روشنی سے تاریکی اور تاریکی سے روشنی کی طرف جاتا ہے۔ اور ایسے طریق بھی ہیں۔ کہ جب اِنسان دُھندلے پن سے گہری تاریکی میں اور پَو پھٹنے کی روشنی سے روشن تر روشنی کی طرف جاتا ہے۔ دانا شخص اُس راستی کو جو اُس کو اِس وقت حاصل ہے۔ اور بھی زیادہ روشنی حاصل کرنے کے لئے استعمال کرتا ہے اور وُہ لگاتار زیادہ سے زیادہ راستی کے گیان کی طرف بڑھتا ہے +

(۱۸) اپنے پاک چلن اور عقل کو کام میں لانے سے اپنی سچّی فضیلت عظمت اور خوبی کو دکھلاؤ۔ دُنیوی چیزوں کی اسارتا پر گہرے طور سے چنتا کرو۔ اور سمجھو کہ یہ زندگی چند روزہ ہے +

(۱۹) اپنے دل کو اعلےٰ بناؤ۔ اور مُستقل و مُستحکم مقصد رکھ کر سرل بشواس حاصل کرنے کے لئے کشمکش کرو۔ شاہی منصب کے قواعد کو کبھی نہ توڑو۔ اور تم اپنی خوشی کا انحصار بیرونی چیزوں پر نہیں بلکہ اپنے دل کی حالت پر رکھو اِس طور پر تُم آیندہ دُور دراز زمانوں کے لئے نیک نام جمع کر جاؤ گے۔ اور تتھاگت کا اشیرباد حاصل کرو گے +

راجہ نے شردھا کے ساتھ بُدّھ کے کلام کو سُنا۔ اور اُس کی مضبوط یادداشت دِل میں قائم کی۔ اور اِن اُپدیشوں کو سُنکر اور اُن کی خوبی کی وجہ سے راجہ پرسّن جیت بودھ دھرم میں دیکھشت ہوئے۔ اور اُنھوں نے بودھ دھرم کی ترقی اور پرچار کے لئے طرح طرح کے ذریعے اور وسائل اختیار کئے تھے +

ایکدفعہ کا ذکر ہے۔ کہ بہت سے معزز رئیس ٹاؤن ہال (چوپال) میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اور وُہ لوگ مہاتما بُدّھ۔ اُنکے دھرم اور سنگھ کی بہت تعریف کر رہے تھے۔ اور اُن میں سِنگہ جنرل اِن چیف نر گرنتھ فرقہ کا ایک شاگرد بھی وہاں موجود تھا۔ اُس نے اپنے دِل میں خیال کیا۔ کہ "حقیقت میں بُدّھ پاک اور کامل شخص ہے۔ اور میں اُن سے ملنے کے لئے ضرور جاؤنگا" +

جنرل سِنگہ جہاں نر گرنتھ فرقہ کا سردار گیانت پُتر رہتا تھا۔

وہاں گیا۔ اور اُنکے پاس جاکر اور اُن سے اجازت حاصل کرنے کے طور پر کہا۔
"اے پربھو میں شرمن گوتم سے ملنا چاہتا ہوں"۔ گیات پُتر نے جواب دیا
"اے سنگھ شرمن گوتم کرموں کے پھلوں کو نہیں مانتا۔ اور تم کرموں کے نتائج میں اُنکی
اخلاقی خوبی کے مطابق یقین رکھتے ہو۔ اسلئے تم کو اُس سے ملنے کیلئے
نہیں جانا چاہئے۔ اے سنگھ شرمن گوتم یہ اپدیش دیتا ہے۔ کہ کرم کچھ
نہیں۔ اور اپنے شاگردوں کو بھی اسی اصول کی تعلیم دیتا ہے۔ یہ بات
سُن کر سنگھ جنرل کے دل میں بُدھ سے ملنے کے لئے جو شوق پیدا ہُوا
تھا۔ وُہ کم ہو گیا +

جنرل سنگھ نے جب ایکدفعہ پھر بُدھ دھرم اور سنگھ کی تعریف سُنی۔ تو دوبارہ
نرگرنتھ سرداروں سے دریافت کیا۔ اور اِس دفعہ بھی اِس نے اُس کو
نہ جانے کے لئے ترغیب دی۔ جب تیسری دفعہ جنرل نے بعض معزز
شخصوں سے بُدھ دھرم اور سنگھ کی تعریف سُنی۔ تو اُس نے خیال کیا
کہ اِس میں کچھ شک نہیں۔ گوتم شرمن ضرور پاک بُدھ ہوگا۔ نرگرنتھ میرے
لئے کون ہیں۔ خواہ وُہ اجازت دیں یا نہ دیں۔ میں اُن سے پُوچھے
بغیر ہی بُدھ سے ملنے کے لئے جاؤنگا"۔ اور وُہ ویشالی سے شہر اوستی
میں بُدھ کے پاس گیا +

جنرل سنگھ کا ناستی کے متعلق سوال

جنرل سنگھ نے بُدھ سے سوال کیا۔ اے پربھو میں نے سُنا ہے۔ کہ شرمن
گوتم کرموں کے پھل کو نہیں مانتا۔ اور وُہ یہ اپدیش دیتا ہے۔ کہ کرم کچھ

نہیں۔ اور انسان اپنے کاموں کا اجر نہیں پاتے۔ اور وُہ یہ بھی تعلیم دیتا ہے
کہ تمام چیزیں حقیر اور فنا پذیر ہیں۔ اور اسی دھرم میں اپنے شاگردوں کو
تربیت دیتا ہے۔ کیا آپ انسانی وجود کو جلا دینے کے بعد روح کے نیست و
نابود ہو جانے کی تعلیم دیتے ہیں؟ اے پربھو مہربانی کر کے مجھے بتلائیے
کہ کیا وُہ لوگ جو ایسا کہتے ہیں سچ کہتے ہیں۔ یا آپ کے دھرم کے برخلاف
جھوٹھی افواہیں اُڑاتے ہیں"؟
بُدھ نے کہا "ایک شخص جو میری نسبت ایسا کہتا ہے۔ ایک معنوں میں
سچ کہتا ہے۔ نیز جو شخص اس کے برخلاف کہتا ہے۔ ایک طرح پر وُہ بھی
سچ کہتا ہے۔ میں تُم کو بتلاتا ہوں۔ تم سُنو۔
"اے سنگھ میں ایسے کاموں کو کہ جو ناپاک ہیں۔ کارج (فعل)، بچن
(کلام) اور چنتنا (خیال)، میں بھی نہ کرنیکی تعلیم دیتا ہوں۔ اور یہ سکھلاتا
ہوں کہ دِل کی اُن حالتوں کو کہ جو اچھی نہیں بلکہ بُری ہیں پیدا ہی
نہ کیا جاوے۔ مگر اے سنگھ میں اُن کاموں کو کہ جو پاک ہیں۔ کارج
(فعل) بچن (کلام)، چنتنا (خیال) میں کرنے کی تعلیم دیتا ہوں۔ اور
یہ سکھلاتا ہوں۔ کہ دِل کی اُن تمام حالتوں کو کہ جو بُری نہیں بلکہ اچھی ہیں
اپنے اندر پیدا کرنا چاہیئے۔
اے سنگھ میں تعلیم دیتا ہوں کہ دِل کے وُہ تمام بھاؤ کہ جو اچھے
نہیں بلکہ بُرے ہیں۔ اور تمام ناپاک کام جو کارج (فعل) بچن (کلام)
چنتنا (خیال) کے ذریعہ کیئے جاتے ہیں۔ ضرور جلا دیئے جاویں۔
اے سنگھ جس نے اپنے آپ کو دِل کی اُن تمام حالتوں سے جو ناپاک

ہیں آزاد کر لیا ہے۔ اور اُن کو مثل اُس کھجور کے درخت کے کہ جو جڑ سے اکھاڑ دیا گیا ہے۔ تا کہ وُہ پھر نہ اُگ سکے نیست و نابود کر دیا ہے۔ وہی شخص خُودی کی جڑ کاٹنے میں کامیاب ہُوا ہے +

اے سِنگہ میں خودی۔ کام (خواہشات) بدنیّتی اور بھرانتی کے بناش (فنا) ہو جانے کی منادی کرتا ہوں۔ مگر میں یہ نہیں کہتا کہ تحمّل پریم اوودارتا اور راستی کے پاک بھاؤ بھی نیست و نابود ہو جائینگے +

اے سنگہ میں تمام ناپاک کاموں کو کہ جو فعل۔ کلام اور خیال کے ذریعہ کئے جاتے ہیں نفرت کی لائق خیال کرتا ہوں۔ لیکن میں دھرم اور پاکیزگی کو قابل تعریف سمجھتا ہوں" +

یہ سُن کر سِنگہ نے کہا۔ "آپ کے دھرم کے بارے میں میرے دِل میں ایک شک اور بھی باقی ہے۔ آپ مہربانی کر کے وُہ بھی دُور کر دیجئے۔ تا کہ میں آپ کے دھرم کو جیسا کہ آپ اُس کی تعلیم دیتے ہیں۔ بخوبی سمجھ سکوں" +

جب تتھاگت نے اپنی رضامندی ظاہر کی۔ تو سِنگہ نے کہا "اے مبارک آتما! میں ایک سپاہی ہوں اور بادشاہ نے مجھ کو لڑائیاں لڑنے اور اپنے شاہی حُکموں کی تعمیل کرانے کے لئے مقرر کیا ہے کیا تتھاگت جو دُکھیاروں اور مصیبت زدوں پر انت دیا اور رحم کی تعلیم دیتا ہے۔ مجرم کو سزا دینے کی اجازت دیتا ہے؟ اور کیا تتھاگت یہ بتلاتا ہے کہ ہمارے لئے اپنے گھر بار۔ بال بچوں اور جائداد کی حفاظت کے لئے کبھی لڑائی کرنا بُرا ہے؟ اور کیا تتھاگت اس قسم کے آتم سمرپن کی تعلیم دیتا ہے

کہ جس سے میں بُرائی کرنیوالے کو جو کُچھ وُہ کرنا چاہے کرنے دُوں۔ اور اپنے آپ کو پورے طور سے اُس شخص کے حوالے کر دوں کہ جو زبردستی سے میرا سب کچھ چھین لینا چاہتا ہے؟ اور کیا تتھاگت یہ تعلیم دیتا ہے۔ کہ تمام ایسی لڑائیاں اور جھگڑے بھی کہ جو پاک مقصد کے لئے کئے جائیں ممنوع ہیں"؟

بُدّھ نے جواب دیا "تتھاگت کہتا ہے کہ جو سزا کا مستحق ہے اُس کو ضرور سزا ملنی چاہئے۔ اور جو مہربانی کرنے کے لائق ہے۔ اُس پر ضرور مہربانی ہونی چاہئے۔ لیکن ساتھ ہی وہ یہ بھی تعلیم دیتا ہے۔ کہ کسی جاندار کو نقصان نہ پہنچایا جاوے۔ بلکہ انسان کو چاہئے۔ کہ وُہ محبت اور دیا کے بھاؤ سے بھرا رہے۔ اور یہ دونوں اصول آپس میں ایک دوسرے کے مُتضاد نہیں۔ کیونکہ جو شخص اپنے جُرم کے لئے سزا پاتا ہے۔ وُہ اُس تکلیف کو حاکم کی بدنیتی کی وجہ سے نہیں بھوگتا۔ بلکہ وُہ اپنے بُرے اعمال کے نتیجے اور پھل اُٹھاتا ہے۔ اور جو سزا اُس کو قانون کا تعمیل کرنیوالا دیتا ہے۔ وُہ اُس کے اپنے بُرے کاموں کی وجہ سے اُس کے سر پر آتی ہے +

جس وقت ایک حاکم عدالت کسی مجرم کو سزا دیتا ہے تب اُس کو اپنے دِل میں کسی قسم کی دُشمنی کے بھاؤ کو جگہ نہ دینی چاہئے۔ اور جس قاتل کو اُسکے جُرم کے بدلے جان سے مار دیئے جانے کی سزا ملی ہے۔ اُسکو یہ سمجھنا چاہئے کہ یہ اُس کے اپنے اعمال کا نتیجہ ہے۔ جب وُہ اس بات کو سمجھیگا۔ تو یہ سزا اُسکے دِل کو پاک بنانے کا موجب ہوگی۔ اور وُہ اپنی قسمت کو نہ روئیگا۔ بلکہ خوشی منائیگا" +

بُدھ نے اپنے بیان کو جاری رکھا اور کہا تتھاگت تعلیم دیتا ہے۔ کہ تمام ایسے جھگڑے اور لڑائیاں کہ جن میں انسان اپنے بھائی کو ہلاک کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ دردناک ہیں۔ لیکن وُہ یہ نہیں سکھلاتا۔ کہ جب شانتی کو قائم رکھنے کے لئے ہر ایک کوشش بے سُود ثابت ہو۔ تو اُس وقت جو لوگ سچائی اور انصاف کے پاس میں جنگ کرتے ہیں۔ وُہ الزام کے لائق ہیں۔ بلکہ وُہ شخص قابل الزام ہے۔ کہ جو پہلے لڑائی کا موجب ہُوا ہے +

تتھاگت خودی کو مطیع کرنے کی تعلیم دیتا ہے۔ لیکن وُہ خراب طاقتوں کے خواہ وُہ آدمی ہوں یا دیوتا یا پرکرتی کے عناصر مطیع ہونا نہیں سکھلاتا + کشمکش تو ضرور رہیگی۔ کیونکہ ساری زندگی ہی کسی نہ کسی قسم کی کشمکش ہی تو ہے۔ لیکن انسان کو یہ خیال کرنا چاہئیے۔ کہ وُہ راستی اور حق کے خلاف خُودی کے لئے کشمکش نہ کرے +

جو شخص خُودی کے لئے کشمکش کرتا ہے۔ تاکہ وہ بڑا طاقتور۔ دولتمند یا مشہور آدمی ہو جائے۔ اُس کی کشمکش ضائع گئی۔ لیکن جو بشر سچائی اور راستبازی کے لئے کشمکش کرتا ہے۔ اُس کا اجر بڑا ہے۔ کیونکہ اُس کی شکست میں بھی فتح ہی ہے +

خودی کا برتن اس لائق نہیں۔ کہ اُس میں کوئی بہت بڑی کامیابی سما سکے۔ کیونکہ یہ برتن بہت چھوٹا اور جلد ٹوٹ جانیوالا ہے۔ اور اسمیں جو کچُھ ہوتا ہے۔ وُہ کبھی اپنے فائدے اور کبھی دوسروں کے نقصان کے لئے بہت جلد گر پڑتا ہے۔ لیکن راستی کا برتن بہت بڑا ہے۔ کیونکہ اُس میں تمام وجودوں کے اعلےٰ معراج اور پاک خواہشیں آسکتی ہیں۔ اور

جب تمام وجود صابون کے بلبلوں کیطرح ٹوٹ جاتے ہیں۔ تو اس برتن کی تمام چیزیں محفوظ رہ جاتی ہیں۔ اور وہ راستی میں ابدی زندگی بسر کرینگی +

اے سنگھ جو شخص لڑائی میں جاتا ہے۔ خواہ وہ لڑائی بھلے کام کیلئے ہی ہو۔ اُس کو دشمنوں کے ہاتھ سے قتل کئے جانے کے لئے تیار رہنا چاہئے۔ کیونکہ بہادروں کا یہی انجام ہوتا ہے۔ اور اگر وہ اتفاقاً گرفتار ہو جائے۔ تو اُس کو شکایت نہیں کرنی چاہئے۔ لیکن جو فتحیاب ہوتا ہے اُس کو یاد رکھنا چاہئے۔ کہ اس دنیا کی تمام چیزیں ناپائدار ہیں +

اُس کی فتح خواہ کتنی ہی بڑی کیوں نہ ہو۔ لیکن یہ ممکن ہے۔ کہ زندگی کے حالات پلٹا کھا جائیں۔ اور اس کو خاک میں ملا دیں۔ لیکن اگر وہ اپنے آپ کو اعتدال کی حالت میں رکھے اور اپنے دل سے ہر ایک قسم کی عداوت کو دور کر کے اپنے گرے ہوئے دشمن کو ہاتھ پکڑ کر اُٹھاوے اور اُس سے کہے کہ "آؤ ہم آپس میں صلح کر لیں اور بھائی ہو جائیں"۔ تو وہ ایسی فتح حاصل کرتا ہے۔ جو فانی نہیں۔ کیونکہ اُس کا پھل ہمیشہ کے لئے رہیگا +

اے سنگھ اس میں شک نہیں کہ ایک فتحیاب جنرل بڑا بہادر ہے۔ لیکن وہ شخص کہ جس نے خودی کو فتح کیا ہے۔ اُس سے بھی بڑھ کر بیر پُرش ہے +

اے سنگھ خودی پر فتح پانے کا مسئلہ آدمیوں کو آتماؤں کے بناش کرنے کے لئے نہیں۔ بلکہ اُن کو محفوظ رکھنے کے لئے سکھلایا جاتا ہے۔ اور وہ شخص کہ جس نے خودی کو جے کیا ہے۔ بہ نسبت اُس شخص کے جو خودی کا غلام ہے۔ زیادہ زندہ رہنے زیادہ کامیابی حاصل کرنے اور زیادہ فتوحات

پانے کے لائق ہے۔ وُہ شخص جس کا دِل خودی کے دھوکھے سے آزاد ہے ثابت قدم رہیگا۔ اور اِس زندگی کی لڑائی میں کبھی شکست نہ کھائیگا +

اُس شخص کو جس کا مقصد پاکیزگی اور انصاف ہے کبھی زوال نہیں بلکہ وُہ اپنی کوششوں میں کامیاب ہوگا۔ اور اُس کی کامیابی ہمیشہ کے لئے رہیگی +

جو شخص اپنے دِل میں راستی کے پیار کو جگہ دیتا ہے وُہ زندہ رہیگا اور کبھی نہ مریگا۔ کیونکہ اُس نے امر جیون کا جل پان کیا ہے۔ پس اے جنرل! تُم ہمت کے ساتھ کشمکش کرو۔ اور اپنی لڑائیوں کو بہادری کے ساتھ لڑو۔ مگر راستی کے سپاہی ہو۔ اور تتھاگت تُم کو اشیرباد دیگا +

جب بُدھ اپنے بیان کو ختم کر چکے۔ تو جنرل سِنگہ نے کہا "آپ نے راستی کو ظاہر کر دیا ہے حقیقت میں آپ کا دھرم اعلےٰ ہے۔ آپ نوع اِنسان کے گُرو ہیں۔ اور لوگوں کو مُکتی کا راستہ دکھلاتے ہیں۔ مَیں بُدھ اور اُسکے دھرم اور سنگھ کی شرن لیتا ہوں۔ آپ مجھ کو آج سے تمام عمر بھر کے لئے اپنا شِشش گرہن کیجئے" +

بُدھ نے کہا "اے سِنگہ تُم جو کچھ کرنا چاہتے ہو۔ اُس پر پہلے بچار کرو تمہارے جیسے منصب کے لوگوں کو مناسب ہے۔ کہ کافی غور اور فکر کے بغیر کوئی کام نہ کریں +

یہ سُنکر سِنگہ کا بشواس بُدھ میں اور بھی زیادہ ہو گیا اور اُس نے جواب دیا اے پربھو! اگر دوسرے گُرو مجھے اپنا شاگرد بنانے میں کامیاب ہوتے۔ تو وُہ وَیشالی کے تمام شہر میں اپنی فتح کے نشان لہراتے۔ اور یہ کہ کر

شور مچاتے کہ جنرل سنگھ ہمارا شِشّ (شاگرد) ہو گیا ہے"۔ اب میں دوسری بار آپ کی شرن لیتا ہوں" +

پھر بدھ نے کہا" اے سنگھ بہت مدت سے نرگرنتھ فرقہ کے لوگوں کو تمہارے گھر سے کھانا ملتا رہا ہے۔ اس واسطے تم کو مناسب ہے۔ کہ آئندہ کو بھی جب وہ تمہارے گھر بھکشا مانگنے آئیں۔ اُن کو کھانا دیتے رہا کرو" +

یہ سُن کر سنگھ کا دل اور بھی خوشی سے بھر گیا۔ اور اُس نے کہا" اے پربھو! لوگوں نے مجھ سے کہا ہے۔ کہ شرمن تتھاگت کہتا ہے۔ کہ صرف اُس کو ہی دان دینا چاہیئے۔ اور کسی دوسرے شخص کو نہیں اور اُس کے شاگردوں کو ہی کھانا کھلانا چاہیئے۔ اور دوسرونکے شاگردونکو نہیں۔ لیکن آپ مجھ کو نرگرنتھوں کو بھی دان دینے کے لئے ہدایت کرتے ہیں۔ اِس بارے میں جب وہ وقت آئیگا۔ دیکھا جائیگا۔ میں تیسری دفعہ بدھ اُس کے دھرم اور سنگھ کی شرن لیتا ہوں" +

تمام ہستی کے روحانی ہونیکے متعلق اُپدیش

سنگھ کے جلو میں ایک افسر تھا۔ جس نے مہاتما بدھ اور جنرل کی باہمی گفتگو کو سُنا تھا۔ اور اُس کے دل میں کچھ شک باقی رہ گیا تھا۔ یہ شخص بدھ کے پاس آیا۔ اور اُس نے کہا" اے پربھو! لوگ کہتے ہیں۔ کہ شرمن گوتم روح کی ہستی سے انکار کرتا ہے۔ کیا وہ لوگ سچ کہتے ہیں یا آپ کے برخلاف جھوٹھ گھڑتے ہیں +

بُدّھ نے جواب دیا۔ میری نسبت جو لوگ ایسا کہتے ہیں۔ ایک معنوں میں سچ کہتے ہیں۔ اور ایک طرح سے وُہ لوگ سچ نہیں کہتے +

تتھاگت سِکھلاتا ہے۔ کہ سیلف خودی یا "مَیں" کچھ چیز نہیں۔ جو شخص کہتا ہے۔ کہ رُوح سیلف ہے۔ اور سیلف ہی ہمارے خیالات کو سوچنے والا اور ہمارے کاموں کا کرنیوالا ہے۔ وُہ اُس غلط اصول کو سِکھلاتا ہے۔ کہ جو اِنسان کو تاریکی اور گھبراہٹ کی طرف لیجاتا ہے لیکن تتھاگت سکھلاتا ہے کہ اصل چیز دماغ (بچار نیوالی طاقت) ہے۔ جو شخص رُوح کو دماغ سمجھتا ہے۔ اور دماغ کی ہستی کو قبول کرتا ہے۔ وُہ اُس راستی کو سکھلاتا ہے کہ جو اِنسان کے دماغ کو روشن کرنی اور دانائی کی طرف لے جاتی ہے +

یہ سُنکر افسر نے پُوچھا۔ "کیا تتھاگت دو چیزوں کے وجود کو مانتا ہے یعنی ایک وُہ کہ جس کو ہم اِن حواسوں کے ذریعہ دیکھتے ہیں۔ اور دوسری وُہ جو منٹل (روحانی) ہے"؟

بُدّھ نے کہا۔ یہ سچ ہے۔ کہ دماغ روحانی چیز ہے۔ لیکن جو چیز اِن حواسوں کے ذریعہ دیکھی جاتی ہے۔ وُہ بھی روحانیت سے خالی نہیں۔ ابدی سچائیاں جو اِس کائنات کے انتظام پر حکومت کرتی ہیں۔ روحانی ہیں۔ اور رُوح فہم کے ذریعہ پرکاش ہوتی ہے۔ بودھی (دانائے کل) مادے کی حرارت کو بھی فہیم شکتی میں بدل دیتا ہے۔ اور یہانتک کہ یہ مٹی بھی جو ہمارے پاؤں کے نیچے ہے۔ سچائی کی حالت میں لی جاسکتی ہے" +

جب بُدّھ جیت بن کے بہار میں قیام کرتے تھے۔ تو اناتھ پنڈ ڈ بڑی خوشی کے ساتھ سینکڑوں بھکشوؤں کے اخراجات کا بوجھ برداشت کیا

کرتے تھے۔ بودھ دھرم کی ترقی کے لئے اُنہوں نے اپنا سب کچھ خرچ کر دیا تھا۔ اور اپنے لئے کچھ بھی نہ رکھا۔ وُہ صبح دوپہر اور شام تینوں وقت برابر مٹ میں جایا کرتے۔ اور دھرم سادھن میں جوگ دیا کرتے تھے۔ اسلئے اب وُہ دُنیا کے کاروبار اور بنج بیوپار میں کافی توجہ اور وقت نہیں دے سکتے تھے۔ جب ہی مٹ میں جاتے تھے۔ تب ہی سنیاسیونکو طرح طرح کے نذرانے دیتے اور روزمرہ پانسو سنیاسیوں کے لئے خوراک کا سامان مُہیا رکھتے۔ وُہ سنیاسیوں کے لئے مثل ماتا پتا کے تھے۔ اسی واسطے بُدھ خود اُن کے مکان پر جاتے ہوئے کسی قسم کی جھجک معلوم نہیں کرتے تھے۔ اُن کے گھر پر اس قدر سنیاسیوں کے جھنڈ کے جھنڈ آیا کرتے جن کا کچھ شمار نہ تھا۔ ایک طرف تو اُن کے دان کا سروت لگاتار جاری رہنے لگا۔ دوسری طرف مہاجنوں نے جو روپیہ اُن سے قرضہ لیا تھا وُہ ادا نہ کیا۔ اور علاوہ اس کے زمین کے اندر جو اُن کی دولت دفن کی ہوئی تھی وُہ ندی کے ٹوٹ جانے سے پانی میں بہ گئی اور باہر سے روپیہ آنے کا کچھ ذریعہ بھی نہ رہا۔ اِس واسطے اناتھ پنڈد رفتہ رفتہ غریب ہوتا گیا۔ اُن کے قریبی رِشتہ داروں نے اُن کی یہ حالت دیکھ کر اُن کو اپنا فراخ اور کشادہ ہاتھ تنگ کرنے کے لئے مشورہ دیا۔ لیکن وُہ اُن سب کو یہ کہ کر چُپ کرا دیتے کہ "جس دھرم کو میں نے سچ جانا ہے۔ جس دھرم کو اختیار کرنے سے میرے دِل کو آرام اور شانتی حاصل ہوئی ہے۔ اگر اُس دھرم کی ترقی کے لئے اپنا سب کچھ دان کر کے مجھے اپنے کھانے کے لئے گلی گلی بھکشا مانگنی پڑے۔ اور اگر اس دھرم کی ترقی کے لئے یہ اسار (فانی) جسم چھوڑنا پڑے تو اس میں ہرج ہی کیا ہے؟

اِس ناچیز دولت اور اِس چندروزہ جسم کو چھٹے کرنے سے اگر لاانتہا اور لازوال دھرم کی بادشاہت دُنیا میں قائم ہو سکے۔ تو اِس کے دینے میں مجھ کو کیوں کسی قسم کا دریغ ہونا چاہئے۔ اِس دھرم کے لئے میرا دل دیوانہ ہو گیا ہے اِس واسطے مجھ کو اِس دھرم سے ہٹانے کے لئے کوشش کرنا فضول ہے انا تھ پنڈد کو اِس طور پر نہایت اَچل بشواس اور اٹل درڑھتا کے ساتھ دھرم کے لئے سب کچھ خرچ کرنے سے نہایت دُکھ دائی افلاس کا سامنا کرنا پڑا۔ لیکن نیک کام میں خرچ کر دینے سے کبھی کسی کو نقصان نہیں ہوتا۔ اُن کی پاک زندگی اور سادھوتا کی بدولت اُنکے گھر میں پھر بیشمار دولت اکٹھی ہونے لگی"۔

مہاتما بدھ نے شراوستی سے راج گرہ میں جا کر برسات کا موسم گذارا۔ اور اُن دنوں اُنہوں نے اُوگرسین نامی ایک شخص کو جو نٹ بازی کا کام کیا کرتا تھا سنگھ میں قبول کیا۔ اور اُس کو یہ اُپدیش دیا۔ کہ تم جو نئے جیون حاصل کر کے زندگی کے راستہ میں بڑھنا چاہتے ہو۔ تو اس مقصد کے لئے جو کچھ تمہارے آگے پیچھے اور بیچ میں ہے سب کچھ تیاگ کرو۔ کیونکہ جب تمہارا دل تمام بندھنوں سے آزاد ہو گا تب تم موت کے ہاتھ سے چھٹکارہ پاؤ گے اور پھر تمہاری رفتار نیچے کی طرف نہ ہو گی"[۱]۔

موسم برسات کے ختم ہونے پر گنگا کو عبور کر کے جب بدھ ویشالی کے مہابن باغ میں معہ شاگردوں کے باس کرتے تھے۔ تو وہاں پر اُنہوں نے سُنا کہ بان گنگا کے پانی کے حق کی بنا پر شاکیہ اور کلی دونوں خاندانوں

[۱] دھرم پد کا ۳۴۸ شلوک دیکھو۔

میں بہت سخت جھگڑا اور فساد شروع ہوا ہے۔ بدھ یہ خبر سُن کر وئیشالی سے وہاں پہنچے۔ اور دونو فریقوں کے لوگوں سے دریافت کیا کہ "کیا یہ زمین قیمتی چیز ہے"؟ اُنہوں نے کہا "نہیں! اس کے دام تو کچھ ایسے بہت نہیں" پھر پوچھا "تب کیا یہ پانی بہت قیمتی چیز ہے"؟ جواب ملا "ہرگز نہیں" پھر سوال کیا کہ "کیا تمہارا جیون (زندگی) قیمتی ہے۔ اُنہوں نے جواب دیا بیشک زندگی بہت قیمتی چیز ہے۔ کیونکہ اگر زندگی باقی رہے۔ تو انسان سب کچھ پیدا کر لیتا ہے"۔ تب بدھ نے کہا "جس چیز کو تم خود ہی قیمتی بتلاتے ہو تو پھر کیوں اس بیش قیمت دولت کو بیدام پدارتھ کیلئے برباد کرنے کے لئے تیار ہوئے ہو؟ اوچھے اور ناپائدار چیزوں کے لئے کیوں اپنے رشتہ داروں کے خون سے اس پرتھوی کو کلنکت کرتے ہو۔ اور کیوں اپنی تباہی اور بربادی کا راستہ کشادہ کر رہے ہو؟ بہتر ہے کہ تم سب ہی شانت ہو جاؤ"+

بدھ کی اس نیک اور قرین عقل صلاح سے تمام جھگڑا اور فساد دور ہو گیا۔ اور وہ اپنے نانا اور پتا دونو کے خاندانوں میں کہ جو جنگ کرنے کے لئے تیار ہو گئے تھے۔ شانتی ستھاپن (قائم) کر کے پھر وئیشالی کو چلے گئے اور اُسی مقام میں برسات کا موسم گذارنے لگے +

ابھی برسات کا نصف موسم ہی گذرا تھا۔ کہ یہ خبر آئی کہ اُن کے پتا راجہ شدھودن بہت سخت بیمار ہیں۔ اور اُنکے بچنے کی کوئی اُمید نہیں۔ بدھ آخری وقت میں پتا کے درشن کرنے کے لئے نگر گئے۔ اور وہاں جا کر دیکھا کہ پتا کا آخری وقت آپہنچا ہے۔ اور اُنکے اس فانی جسم کے چھوٹ جانے میں اور زیادہ دیر نہیں۔ بدھ اور اُنکے شش راجا کے پاس بیٹھ کر

اُن کے بیجس و حرکت جسم میں شکتی سنچار کرنے کے لئے کوشش کرنے لگے۔ کچھ دیر کے بعد راجا کے قریب المرگ جسم میں طاقت آئی موت کے وقت لڑکے کا مُنہ دیکھ کر شدھودن کا پژمُردہ اور غمگین دل بشاش اور تر و تازہ ہو گیا۔ راجا کی عمر اس وقت ۹۷ برس سے زیادہ ہو گئی تھی۔ اور علاوہ ازیں شوک اور غم کے صدموں اور حملوں سے اُن کا جسم اور بھی کمزور اور شکستہ ہو چکا تھا۔ رات کے آخری حصّہ میں پھر وُہ بیہوش ہو گئے۔ اگلے دِن سورج کے طلوع ہونے کے وقت وُہ اس فانی جسم کو چھوڑ کر یہاں سے پرلوک کو سدھار گئے +

تمام راج پُری شوک (ماتم) کے سمندر میں ڈوب گئی۔ بُدّھ نے بِدھی پُوربک (حسب دستور) اپنے پِتا کے جسم کو شمشان بھومی میں داہ (جلانا) کیا۔ اور اُسکے بعد اپنے رشتہ داروں و خویش و اقربا کو اس دُنیا اور جسم کی اسارتا دکھلا کر بہت شانتی دینے والے بچنوں سے تسلّی دی۔ اور خود مہابن کے گٹا گار نامی بہار میں چلے گئے +

شدھودن کی وفات سے شاکیہ قوم کا شاہی خاندان ایک معنوں میں نیست و نابود ہو گیا۔ اور اِس کا اب صرف نام ہی باقی رہ گیا۔ کیونکہ اِس خاندان میں جتنے راج کُمار تھے۔ وُہ یکے بعد دیگرے قریباً سب ہی سنیاسی ہو گئے تھے۔ بِردھ (بوڑھے) راجا کی وفات کے بعد راج پریوار میں صرف ایسی چند عورتیں کہ جن کے سوامی پہلے ہی سنسار کو چھوڑ چکے تھے۔ اور کچھ بچے باقی رہ گئے تھے۔ اُن کے دُکھ۔ گریہ و زاری اور ہاہاکار کے شور و غل سے تمام راج پُری گونج اُٹھی۔ راج سنگھاسن سُونا پڑا رہ گیا۔ راج محلوں میں اب

کوئی پاس نہیں کرتا۔ اور راج رانیاں شوک اور دُکھ سے ادھ موئی ہوگئیں +
جن محلوں میں وُہ اپنے سوامیوں کے ساتھ سُکھ سے رہتی تھیں۔ اور جن گھروںمیں اُنھوں نے زندگی کے سُکھ کے دن کاٹے تھے۔ اور جن مکانوں میں گذشتہ سُکھوںکی صرف یادداشت باقی رہگئی تھی۔ اب وُہ اُن جگہوں میں قدم تک نہیں رکھتیں +
ہستی شالہ میں ہاتھی اور گھوڑشالہ میں گھوڑے کھڑے ہیں۔ لیکن اُنکو استعمال میں لانے اور اُن پر سواری کرنیوالا کوئی نہیں رہا۔ راج گھر میں عیش و عشرت اور آرام و آسائش کے بیشمار سامان موجود ہیں۔ لیکن اب اُنہیں بھوگنے والا کوئی نہیں +
اُن راج رانیوں نے کہ جو کبھی گھر سے باہر قدم نہ رکھتی تھیں یہ سمجھ کر کہ "جب وہی نہ رہے کہ جو ہماری زندگی کی زندگی اور آشا اور سُکھ تھے۔ تو ہم کیوں اور کس واسطے اس سُونی اور سمسان بھومی میں رہیں"۔ اپنے اُوپر سے شاہی لباس اور بھوشن (زیورات) اُتار دیئے۔ اور جوگنوں کا لباس پہن کر بُدھ کے پاس جاکر سنّیاسنیاں بننے کے لیئے اُنکی رضامندی چاہی +
اُن کی اس درخواست کو سُن کر بُدھ کے دل کے اندر یہ سوال پیدا ہوا کہ آیا عورتوں کو سنگھ میں قبول کرنا چاہیئے یا نہیں۔ اور وُہ اس مسئلہ کو جلدی اور آسانی سے حل نہ کرسکے +
اس زمانہ میں مستورات کو کیا سوشیل (سماجک) اور کیا دھرم کے متعلق (دینی) معاملات میں کچھ بھی دخل نہ تھا۔ اور نہ اس قسم کے

کچھ حقوق حاصل تھے۔ کھانا پینا اور گھر میں مثل نوکروں کے کام کرنا ہی اُنکی زندگی کا مقصد سمجھا جاتا تھا۔ اور وُہ مردوں کے لئے صرف ایک عیش و عشرت کا سامان خیال کی جاتی تھیں۔ دُنیا کے چھوٹے چھوٹے بڑے اور ادنےٰ درجے کے کام اُن کی زندگی کا آغاز اور انجام خیال کئے جاتے تھے ۔

جبکہ ناری جاتی (مستورات) کی نسبت ایسا عام خیال تھا۔ تو اس سوال نے کہ آیا مستورات کو سنگھ میں داخل ہونے کی اجازت دے کر انکو دھرم کے معاملات میں آزادی دینی چاہئیے یا نہیں؟ بُدّھ کے دل میں کچھ وقت کے لئے تذبذب اور جھجک پیدا کی ہو۔ تو اس میں کچھ تعجب اور حیرانی کی بات نہیں ۔

آخرش بُدّھ نے آنند کی رائے سے عورتوں کی نسبت صدیوں کے جمے ہوئے کُسنسکاروں (توہمات) کو دُور کر دیا۔ اور عرصہ دراز سے اُنکی کی ہُر توجہ بدرسم کو اُٹھا کر دھرم کا دروازہ عورتوں کے لئے کھولدیا۔ اور وُہ اُس وقت سے آزادانہ طور سے دھرم کی سکھشا حاصل کرنے لگیں ۔ بُدّھ نے اِن نئی بھکشنیوں کو لیکر اُن کی ایک علیحدہ جماعت بنائی۔ اور گوپا کو اُن کا ہیڈ (رہنما) مقرر کیا ۔

اُس زمانہ میں بُدّھ نے دُنیا کے سامنے مرد اور عورتوں کے مساوی حقوق کی منادی کی۔ لیکن ہائے اِس قدر افسوس اور دُکھ کا مقام ہے کہ اگرچہ اُس وقت سے لے کر آج تک اِتنا زمانہ گذر گیا۔ مگر آریاورت ابتک بھی اس صداقت کو سمجھنے کے لائق نہیں ہُوا۔ اب بھی عورتیں مثل قیدیوں کے ہیں۔ اس وقت بھی وُہ مردوں کے لئے صرف عیش و آرام کا

ساماں خیال کی جاتی ہیں۔ بُدھ تُم دھنّن ہو تمہارا رحم اور ہمدردی سے پُر دِل اُس وقت بھی جبکہ مُلک میں اُس قسم کی گہری تاریکی اور جہالت چھائی ہوئی تھی۔ ناری جاتی کے دُکھ کو دیکھ کر پسیجا اور نرم ہوا تھا لیکن ہائے! ہم نے اِس روشنی۔ آزادی اور تہذیب کے زمانہ میں بھی اُن کو طرح طرح کی توہمات اور جہالت کی زنجیروں اور بندھنوں سے جکڑا ہوا ہے۔ اور ہمارے کٹھور اور خود غرض دلوں پر اُن کی دُکھدائی اور ترسناک حالت کو دیکھ کر کچھ بھی چوٹ نہیں لگتی!!! بُدھ نے جیسے بھکھشوؤں کی ہدایت کے لئے کچھ قواعد بنائے تھے۔ ویسے ہی اِن سنیاسنیوں کے لئے بھی چند خاص نیم (قواعد) تیار کئے۔ اور اسکے بعد خود اکیلے کوشامبر مکول[۱] پہاڑ پر چلے گئے +

بہت دِنوں تک کاروبار میں مصروف رہتے رہتے کس کا دِل نرجن ستھانوں میں رہنے کے لئے بیقرار نہیں ہوتا؟ اُنہوں نے کچھ دنوں کے لئے نرجن پہاڑ کی گوہا میں جہاں دنیا کا شور و غُل نہیں پہنچتا۔ اکیلے ہی دھیان کے سُکھ میں مگن ہونے کے لئے قیام کیا۔ اور پھر وہاں سے آتما (روح) کی خوراک حاصل کر کے پھر شئے اور تازہ جوش اور سرگرمی کے ساتھ دھرم پرچار کے لئے باہر نکلے +

مکول پربت پر تنہائی میں اکیلے ہی برسات کا موسم ختم کر کے راج گرہ کو واپس آئے۔ یہاں آنے پر راجہ بمبی سار کی رانی کھیما دُنیا کے سُکھ اور آسائش کے سامانوں اور عیش و عشرت کو چھوڑ کر سنیاسنیوں کی جماعت میں شامل ہوئیں اُن کے بھکشنی ہو جانے پر تمام راج میں ایک تہلکہ پڑ گیا +

علہ اس پہاڑ کا موجودہ نام کیا ہے اور یہ الہ آباد کے جنوب مغرب میں جمنا کے نزدیک واقع ہے

بُدّھ کے اندر گیا ایک غضب کی کشش تھی۔ کہ جس کے ذریعہ مردوں کے علاوہ امیر اور راج گھرانے کی بہو بیٹیاں بھی گھر بار چھوڑ کر سنیاسنیاں ہو گئیں +
اس کے بعد اُنہوں نے نیرتھنکر نامی ہندو وارشنکوں (منطقیوں اور فلاسفروں) کے ساتھ دھرم کے متعلق بچار کرنا شروع کیا۔ پُورن نامی ایک براہمن جوان لوگوں کا سرغنہ اور رہنما تھا۔ بچار میں ہار گیا۔ اور اُسنے اِس ہار میں اِس قدر بےعزتی اور دُکھ محسوس کیا۔ کہ اُس کے لیئے جینا وبال ہو گیا۔ اور آخرش وُہ پانی میں ڈُوب کر مر گیا +
اِس گھٹنا کے کچھ عرصہ بعد آنند کے دِل میں بہت ہل چل پیدا ہوئی۔ اور یہ خیال اُس کو بہت دُکھ دینے اور ستانے لگا۔ کہ وُہ اپنی عورت کو بیکسی اور دُکھ کی حالت میں چھوڑ کر سنیاسی ہو گیا ہے۔ کچھ دنوں کی کشمکش کے بعد اُس نے فیصلہ کیا۔ اور یہ مناسب سمجھا کہ میں سنیاسیوں کی جماعت کو چھوڑ کر پھر دُنیا میں چلا جاؤں۔ اور اپنی استری کے ساتھ رہ کر گرہ پالن (کُنبہ داری) کروں۔ آنند کے دِل کی کمزوری کو معلوم کر کے بُدّھ نے اُس کو کہا:۔
ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ کہ کلنک نامی ایک بیوپاری ایک گدھے پر اشیاء خوردنی لاد کر فروخت کرنے کے لیئے جا رہا تھا۔ یہ بیوپاری گدھے کے ساتھ بہت اچھا سلوک کرتا تھا۔ اور اُس کو عُمدہ عُمدہ کھانے دیا کرتا تھا۔ لیکن اتفاقاً ایک دِن راستے میں گدھے کا دل ایک اپنی ہمجنس مادہ کو دیکھ کر اُس طرف متوجہ ہو گیا۔ اور اب اُس کا دِل اِس جگہ سے آگے کو چلنا نہ چاہتا تھا۔ بیوپاری نے اُسکو وہاں سے آگے لیجانے کے لیئے بہت ہی کوشش کی۔

اور کتنی ہی لاٹھیاں اور سوٹیاں ماریں لیکن کیا مجال کہ وُہ وہاں سے ایک قدم بھی آگے کو سرکتا۔ آخر پش خواہش سے اندھے ہوئے ہوئے گدھے کی بات کو سُن کر بیوپاری نے کہا۔ کہ مَیں تم کو یقین دلاتا ہوں۔ اور اِس بات کا وعدہ کرتا ہوں۔ کہ اپنے اصلی مقام پر پُہنچ کر مَیں تُم کو اِس خواہش کے متعلق سامان مُہیّا کر دُونگا۔ منزل مقصود پہنچ کر بیوپاری نے کہا" مَیں اپنے عہد اور اقرار کو پُورا کرنے کے لئے تیار ہوں۔ لیکن شرط یہ ہے۔ کہ اُن تمام گدھیوں اور اُنکے بچوں کی خوراک وغیرہ کا انتظام تم ہی کو کرنا پڑیگا۔ اور مَیں جس قدر خوراک تُم کو دیا کرتا ہوں۔ اُس سے ایک مُٹھی بھر بھی زیادہ نہ دُونگا۔ مگر تُم کو کام اُتنا ہی کرنا پڑیگا جتنا اب کرتے ہو"۔ گدھے نے سوچ کر دیکھا۔ کہ اب مَیں جس طرح سے آرام کے ساتھ زندگی بسر کرتا ہوں۔ پھر مجھ سے ہمیشہ کے لئے یہ تمام سُکھ چھُوٹ جاوینگے۔ اِس فکر سے اُس کے اندر سے خواہش کا مرض دُور ہو گیا۔ اور اِس لئے اب اُسنے اپنے پہلے ارادہ کو چھوڑ دیا +

جب آنند نے اِس کہانی کو سُنا۔ تو اُس کی توجہ اپنی زندگی پر خاص طور سے پڑی۔ اُس نے اپنی غلطی معلوم کی۔ اور اسلئے اپنے پہلے ارادے کو چھوڑ دیا۔ بعد ازاں کچھ عرصہ کے بعد اُس کی اِستری بھی اُس کے پاس آ گئی۔ اور وُہ بھی سنیاسنی ہو گئی +

اِتنے میں پھر برسات کا موسم آ پہنچا۔ اِس دفعہ برسات کا موسم گذارنے کے لئے بُدّھ جیت بن میں گئے۔ اِس وقت بُدّھ کے دشمن تیرتھنکر اُنکو دق کرنے اور زک پہنچانے کے لئے طرح طرح کی سازشیں اور شرارتیں کرنے

لگے۔ کھلے طور پر ترک اور بچار کے ذریعہ تو اُن کو ہرا نہیں سکتے تھے۔ مگر دوسری طرف اُنہوں نے یہ دیکھ کر کہ اُن کے پربل پرتاپ سے براہمنی دھرم کی نو بندن بیخ کنی ہونی شروع ہوگئی۔ اب بزدلوں جیسی کارروائی اور وطیرہ اختیار کیا۔ اور بُدّھ کے پاک اور نرمل چرتر (چلن) پر طرح طرح کے دوش (عیب اور کلنک (الزام) لگانے شروع کئے +

اُنہوں نے چنتا نامی ایک استری کو اپنے قابو میں کر لیا۔ شام کے وقت جب اُپاسک لوگ دھرم کتھا سُن کر بہار سے شہر کو واپس آتے تو یہ عورت اچھے اچھے کپڑے اور زیورات پہن کر بہار کی طرف جایا کرتی۔ اور جب لوگ اُس سے دریافت کرتے کہ تو کہاں جاتی ہے۔ تو وہ جواب دیتی۔ کہ آپ لوگوں کو اس بات کے جاننے کی کچھ ضرورت نہیں۔ نور کے تڑکے (علے الصباح) جب سب لوگ پھر شہر سے بہار کی طرف جاتے۔ تب وہ عورت بکھرے بکھرے ہوئے لباس میں واپس آیا کرتی۔ اِس حکمت اور چالاکی سے اُس نے لوگوں کے دلوں میں بُدّھ کے چلن کی نسبت شک پیدا کر دیا +

آخرش چنتا نے ایکدن بہت سے لوگوں کے سامنے جاکر برملا اُن سے کہدیا کہ بُدّھ سے اُس کو اُمید ہے"۔ اور اِس بات کو ثابت کرنے کے لئے اُس نے اپنے پیٹ پر ایک تکیہ (بالیں) باندھ کر اُس کو بظاہر بڑا بھی بنا لیا۔ اور اِس صورت میں لوگوں کے سامنے ظاہر ہوئی۔ لیکن اچانک کسی طرح پربند ڈھیلا ہوگیا۔ اور اُس کے پیٹ سے تکیہ گر پڑا۔ اور اِس طور پر براہمنوں کی چالاکی اور سازش ظاہر ہوگئی +

اِس کے بعد ایک اور عورت روپیہ کے لالچ سے براہمنوں کے قابو میں آگئی۔

اور اُن کے سکھلانے سے سب جگہ کہتی پھرنے لگی - کہ بُدّھ کا چرتر (چلن) اچھا نہیں" - جب سب جگہ یہ افواہ پھیل گئی - تو ایکدن دیکھا گیا - کہ کسی شخص نے اس عورت کو مار ڈالا - اس پر براہمنوں نے مشہور کرنا شروع کیا کہ بُدّھ نے اپنے کلنک (الزام) کو چھپانے کے لئے یہ کام کیا ہے - اور چونکہ یہ عورت اُنکے کلنک کو ظاہر کرنے کا باعث تھی - اس خیال سے کہ اُنکا اصل حال لوگونکو معلوم نہ ہو جائے - اُس کو خود مار ڈالا ہے +

اِن براہمنونکی یہ حکمت اور سازش بھی بیفائدہ اور بے سُود ثابت ہوئی اِس سازش کے کرنے والے ایک دِن شراب پی کر اور اُس کے نشہ میں مست ہو کر اور بہک کر بڑے غرور اور فخر سے کہتے پھرنے لگے - کہ ہمارے ہاتھ سے کسی کا بھی نِستار (چھُٹکارا) نہیں - یہانتک کہ ہم نے بُدّھ کے پوتر اور شُدھ چرتر کو بھی لوگونکے سامنے ناپاک اور خراب ثابت کیا ہے - اور اُنکی طرف سے لوگونکے دلوں میں بدظنی پیدا کر دی ہے"[ف] +

عام لوگونکے دلوں میں بُدّھ کی طرف سے جو شک اور بدگمانی پیدا ہو گئی تھی - وُہ جلد ہی رفع ہو گئی - اور اب وُہ پھر اپنی اُس پاک عظمت اور بزرگی کے ساتھ کہ جس کو کوئی شخص جھوٹے جھوٹے اِتّہام اور الزام لگا کر بھی نقصان نہ پہنچا سکا - بہت اُتساہ اور جوش کے ساتھ دھرم پرچار کرنے لگے +

بہت تعجّب اور حیرانی کی بات ہے - کہ اِس دُنیا کے لوگ سچّائی کے مقابل میں شکست کھا کر بھی پوشیدہ پوشیدہ اپنے مخالف کے پاک چرتر پر جھوٹے

[ف] وِیل آف دی لا مستفہ ایلاسٹر کا ۲۳۲ صفحہ دیکھو +

الزام لگاکر اور ناپاک حملے کر کے فتح کی اُمّید کرتے ہیں۔ لیکن کیا کبھی اَست کی فتح ہوئی ہے؟

بُدھ اگلے سال برسات کا موسم گذارنے کے لئے کپل وستو کے نزدیک سنبسومار پربت پر چلے گئے۔ اِس مقام میں رہائش کے دِنوں میں مگول اور مگدالی نامی اپنے دو شاگرد ونکے ماتا پِتا کو دِیکھشت کر کے برسات موسم کے شروع میں کوشانبھی پربت پر چلے گئے۔ جب مہاتما بُدھ کوشانبھی میں قیام پذیر تھے۔ اُن کے نوجیون حاصل کرنے کے بعد نویں سال سنگھ میں جھگڑے اور فساد کی آگ بھڑک اُٹھی +

ایک بھکھشو مسمی مگدالی کسی جرم کے لئے مجرم قرار دیا گیا۔ اور جب اُس نے جُرم کو تسلیم کرنے سے انکار کیا۔ تو سنگھ نے اُسکو خارج کرنے کا فتوےٰ دیا۔ یہ شخص جو دھرم کو جانتا تھا۔ جس نے سنگھ کے قواعد کو پڑھا ہُوا تھا۔ اور فاضل۔ ذہین۔ باحیا اور دانا تھا۔ جس کو بُرا بھلا پہچاننے کی تمیز تھی۔ اور اپنے آپ کو قواعد کے اندر لانے کے لئے بھی تیار رہتا۔ بھکھشو مذکور اپنے دوستوں اور رفیقونکے پاس گیا۔ اور اُن سے کہا:۔ "اے دوستو! یہ کوئی جُرم نہیں ہے۔ اور خارج کرنے کا فتوےٰ دینے کے لئے یہ کوئی دلیل نہیں ہے۔ چونکہ میں مجرم نہیں ہوں۔ اسلئے یہ حکم بیضابطہ اور ناجائز ہے۔ میں اپنے آپ کو ابھی تک سنگھ کا ممبر تصوّر کرتا ہوں۔ اے میرے معزز بھائیو۔ مجھے میرا حق قایم رکھنے میں مدد کرو" +

وُہ لوگ کہ جنہوں نے خارج شدہ بھائی کی مدد کی تھی۔ اُن بھکھشوؤنکے

پاس کہ جنہوں نے اسکے برخلاف حکم جاری کیا تھا گئے۔ اور کہا یہ کوئی جرم نہیں ہے"۔ لیکن دوسرے فریق نے جواب دیا نہیں "یہ ایک جرم ہے" + اس طرح سے جھگڑا اور فساد برپا ہوا۔ اور سنگھہ دو حصوں میں منقسم ہوگیا۔ اور وہ آپس میں ایکدوسرے کو برا بھلا کہنے اور طعنہ زنی کرنے لگے +

جب مہاتما بدھ کے کانوں تک یہ خبر پہنچی۔ تو وہ اُن بھکشوؤں کی کہ جنہوں نے اُسکو خارج کرنے کے لئے حکم جاری کیا تھا قیامگاہ پر گئے اور اُن کو یہ اپدیش دیا +

"اے بھکشوؤ! یہ مت خیال کرو کہ اس مقدمہ کے واقعات خواہ کچھ ہی ہوں صرف اس بنا پر کہ "تم خیال کرتے ہو۔ کہ وہ ایسا ہی ہے۔ اور تم کو اپنے بھائی کے برخلاف حکم جاری کرنیکا اختیار حاصل ہے"۔ تم کسی بھکشو کے برخلاف حکم جاری کرنے کے لئے ہو +

اُن بھکشوؤں کو سنگھہ میں فریق بنانے اور تفرقہ ڈالنے سے خوف کرنا چاہئے کہ جو بے سوچے سمجھے ایک ایسے بھائی کے برخلاف حکم جاری کرتے ہیں۔ کہ جو دھرم اور سنگھہ کے قواعد کو جانتا ہے۔ جو فاضل۔ دانا۔ ذہین اور باحیا ہے۔ جو ضمیر رکھتا ہے۔ اور اپنے آپ کو انتظامیہ قواعد میں لانے کے لئے تیار ہے۔ انہیں صرف اس سبب سے کہ وہ اپنے قصور کو تسلیم کرنے سے انکار کرتا ہے۔ ایک بھائی کے برخلاف خارج کرنے کے لئے حکم دینا واجب نہیں ہے +

پھر مہاتما بدھ وہاں سے اُٹھ کر اُن بھکشوؤں کے پاس گئے۔ کہ جو خارج شدہ بھائی کے طرفدار تھے۔ اور اُن کو کہا:-

"اے بھکشوؤ! یہ مت خیال کرو کہ تم نے اگر کسی کو رنج پہنچایا ہے۔ تو تمہیں اُسکے لئے کفارہ کرنے کی ضرورت نہیں"+

جب کسی بھکشو نے کوئی ایسا قصور کیا ہے۔ کہ جس کو وہ جرم خیال نہیں کرتا۔ لیکن اُس کے دوسرے بھائی اُسکو مجرم گردانتے ہیں۔ تو اِس صورت میں اُس کو یہ خیال کرنا چاہئے۔ کہ یہ ایک ناممکن امر ہے۔ کہ یہ بھائی کہ جو سنگھ کے قواعد اور دھرم کو جانتے ہیں۔ جو فاضل۔ دانا۔ ذہین اور باحیا ہیں۔ جو کہ ان کی پیروی کرتے ہیں۔ اور اپنے آپ کو انتظامیہ قواعد میں لانے کے لئے تیار رہیں۔ وُہ خود غرضی۔ حسد یا خوف سے متحرک ہو کر میرے برخلاف فتوے لگاویں۔ اُس کو فریق بنانیکا باعث بننے سے خوف کھانا چاہئیے اور اُس کے لئے یہ بہتر ہے۔ کہ وُہ قصور کو اپنے بھائیوں کی سند پر تسلیم کرلے+

بُدھ نے سنگھ میں شانتی اور پریم استھاپن (قایم) کرنے کے لئے بہتیری کوشش کی۔ لیکن کسی طرح بھی وُہ شکستہ دلوں میں جوڑ نہ لگا سکے۔ آخرش آنند نے لاچار ہو کر مہاتما کی کسی اور دُور دراز مقام میں چلے جانے کے لئے بہت زور لگایا۔ لیکن اُس نے اِس مقام کو ہرگز نہ چھوڑا+

دونو فریق علیحدہ علیحدہ اُپوستھ اور اپنے اپنے منصبی فرائض کو ادا کرتے رہے۔ اور جب اُنکے علیحدہ علیحدہ رسم و رسوم ادا کرنے کی خبر مہاتما بدھ کو پہنچی۔ تو اُنہوں نے یہ دیکھ کر کہ دونو فریق متفق الرائے نہیں ہیں۔ اور دونوں میں ہی دھرم شیل بھائی موجود ہیں۔ اِس خیال سے کہ اِس میں کوئی بات قابل اعتراض نہیں ہے۔ علیحدہ علیحدہ اُپوستھ کا قائم رکھنا اور فرائض منصبی کا ادا کرنا ہر دو فریق کے لئے جائز قرار دیا+

مہاتما بدھ نے مقدمہ باز بھکشوؤں کو اِن الفاظ میں چشم نمائی کی۔ کہ گنوار اور بے سمجھ لوگ بہت شور مچایا کرتے ہیں۔ لیکن جب سنگھ میں ہی فریق پیدا ہوں۔ تو پھر کس کو مجرم ٹھیرائیں +

اُن آدمیوں کو کہ جو یہ خیال کرتے رہتے ہیں۔ کہ اُس آدمی نے مجھ کو ذلیل کیا ہے۔ اُس نے میرے ساتھ ظلم کیا ہے۔ اُس نے مجھ کو نقصان پہنچایا ہے۔ نفرت کا بھاؤ شانتی کی حالت میں آنے نہیں دیتا + نفرت کو نفرت سے نہیں بلکہ اُسے اُلفت اور پیار سے جیت سکتے ہیں۔ یہ ایک اٹل قانون ہے +

دُنیا میں بہت سے آدمی ایسے ہیں۔ کہ جو اپنے جذبات کو مطیع کرنے کی ضرورت کو نہیں سمجھتے۔ وُہ اگر جھگڑالو ہوں۔ تو ہمیں اُن کو معاف کر دینا چاہیئے۔ لیکن وُہ لوگ کہ جو اِس ضرورت کو دوسروں کی بہ نسبت بہتر طور پر جانتے ہیں۔ اُن کو اتفاق کے ساتھ رہنے کا سبق سیکھنا چاہیئے۔ اگر کسی آدمی کو کوئی دانا دوست مل جائے۔ کہ جو پاکیزگی سے زندگی بسر کرتا اور اپنے برتاؤ میں ہمیشہ یکساں ہے۔ وُہ تمام خطروں پر غالب آکر اُسکے ساتھ خوشی سے گذارہ کر سکتا ہے لیکن اگر اُسکو کوئی ایسا دوست نہ ملے۔ تو اُس کے لئے یہ بہتر ہے۔ کہ وُہ اُس بادشاہ کی طرح کہ جو اپنی سلطنت اور اُسکے مخصوں کو چھوڑ چھاڑ کر تنہائی کی زندگی بسر کرتا ہے۔ تنہا اور اکیلا دُنیا میں رہے۔ تاکہ ہاتھی کی مانند جنگل میں تنہا اور ایکانت زندگی بسر کرے +

بیوقوفوں کے ساتھ دوستی ہی کیا ہو سکتی ہے۔ نیز مغرور اور

خود غرض لوگوں اور مقدمہ باز اور ہٹ دھرمیوں کے ساتھ رہنے سے تنہا ہی رہنا بہتر ہے +

تم کو سمجھنا چاہیئے۔ کہ جن لوگوں کو اس دُنیا کی چیزوں کے ناپائدار اور ادلتے ہونے کا علم نہیں۔ وُہ جھگڑا اور فساد کر سکتے ہیں۔ لیکن تم لوگوں کا ایسا بیوہار کبھی بھی شوبھا نہیں پاتا۔ جس شخص کو گیانی۔ پرشانت اور دُور اندیش ساتھی نصیب ہو وُہ ایسے ساتھی کے سنگ میں سُکھ اور آرام سے دِن کاٹ سکتا ہے۔ لیکن مُورکھ اور اگیانیوں کے ساتھ باس کرنیکی نسبت اپنی خواہشات پر تصرف کر کے نرمل چت سے اکیلا ہی رہنے میں منگل (بھلائی) ہے +

مہاتما بُدھ نے اپنے دِل میں خیال کیا کہ اِن سرکش اور بیوقوفوں کو نصیحت کرنا کوئی آسان بات نہیں۔ اسلئے وُہ وہاں سے اُٹھ کر چلے گئے +

اتّفاق کا پھر قائم ہونا

فریقین میں جھگڑے کا فیصلہ نہ ہوتا دیکھ کر مہاتما بُدھ کوشامبی سے چلے گئے۔ اور جگہ بجگہ پھرتے ہوئے آخر کار شراوستی میں آ گئے +

مہاتما بُدّھ کی عدم موجودگی میں فساد اور بھی زیادہ بڑھتا گیا۔ حتےّ کہ کوشامبی کے سبھی لوگ تنگ آ گئے۔ اور کہنے لگے +

یہ مُقدّمہ باز سادھو تو ایک بہت بڑی وبا ہیں۔ اور یہ ہم پر بھی مصیبتیں لاوینگے۔ اِنکے جھگڑوں سے تنگ آکر مہاتما بُدھ یہاں سے چلے گئے۔ اور اپنی رہائش کے لئے اور جگہ پسند کر لی ہے۔ اِس لیئے ہم کو

بھی اِن سادھونکو نمسکار نہیں کرنی چاہیئے۔ اور نہ ہی اُنکو کھانے پہننے کی امداد دینی چاہیئے۔ یہ لوگ بھگوں کپڑے پہننے کے یوگ نہیں ہیں۔ یا تو اِنہیں مہاتما بُدھ کو راضی کرنا چاہیئے ورنہ بہتر ہے کہ پھر دُنیا دار بن جاویں +

جب کوشامبی کے سیوکوں نے بھکھشوؤنکو نمسکار اور اُن کا پالن پوشن کرنا چھوڑ دیا تو بھکھشو پچھتانے لگے۔ اور کہا "چلو ہم مہاتما بُدھ کے پاس چلیں۔ اور اُن سے اپنی نا اتفاقی کے سوال کا فیصلہ کرائیں" +

جب دونو فریق شراوستی میں پہنچے۔ تو بزرگ ساری پُتر نے ان کی آمد کا حال سُن کر مہاتما بُدھ سے پُوچھا +

یہ کوشامبی کے مقدمہ باز جھگڑالو اور فسادی بھکھشو جو فساد کی جڑ ہیں شراوستی میں بھی آئے ہیں۔ بھگون! مجھے اِن بھکھشوؤنکے ساتھ کِس طرح سے برتاؤ کرنا چاہیئے؟

بُدھ نے جواب دیا اے ساری پُتر ان کو لعنت ملامت مت کرو۔ کیونکہ دُرشت کلامی کسی کو بھی پسند نہیں آتی۔ ہر ایک فریق کے لئے علیحدہ علیحدہ جائے رہائش مقرر کر دو۔ اور بے تعصبانہ و انصاف سے اُنکے ساتھ سلوک کرو۔ ہر ایک فریق کی باتونکو صبر کے ساتھ کان دھر کر سُنو۔ مُنی اُسی کو کہتے ہیں۔ کہ جو دونو طرفونکو برابر دیکھتا ہے (یعنے ترازو سے جانچتا ہے) جب دونو فریق اپنے مقدمہ کے حالات پیش کر چکیں۔ تو پھر سنگھ کو اتفاق کرا دینے کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ اور اتفاق قائم کرنے کا اعلان کر دینا چاہیئے +

معزز اُپالی نے مہاتما بُدھ کے پاس جاکر کہا "بھگون! کیا یہ ٹھیک ہوگا؟ اگر سنگھ جھگڑے کو رفع کر دینے کی غرض سے متنازعہ حالات کی تحقیقات کرنیکے بدون ہی فریقین میں اِتفاق ہو جانے کا اعلان کر دے" +

مہاتما بُدھ نے جواب دیا "اگر سنگھ معاملہ کی تحقیقات کرنے کے بغیر ہی اِتفاق کا از سر نو قائم ہو جانا مشتہر کرتا ہے۔ تو نہ تو وُہ اعلان ہی درست ہے۔ اور نہ ہی قانوناً جائز ہے۔ اتفاق کو پھر قائم کرنے کے دو طریقے ہیں۔ ایک تو صرف لفظی۔ دوسرا لفظی اور حقیقی دونو۔

اگر سنگھ بلا تحقیقات معاملہ پھر اتفاق کو قائم کرنے کے لئے کہتا ہے تو وُہ صلح صرف لفظی ہے۔ لیکن اگر سنگھ معاملہ کی تحقیقات کرنیکے بعد اور اُس کی تہ میں پُہنچکر از سر نو قائمی اتفاق کے مشتہر کرنے کا فیصلہ کرتا ہے۔ تو پھر لفظی اور حقیقی دونو طرح پر صلح ہو گئی۔ لفظی اور حقیقی اتفاق کی از سر نو قائمی ہی درست اور قانوناً جائز ہے +

مہاتما بُدھ نے بھکھشوؤں کو اِس موقع کے حسب حال شاہزادہ دِیرگھ آیو کی حکایت یُوں سُنانی شرُوع کی +

قدیم زمانہ میں کانشی جی کا ایک طاقتور راجہ مسمی برمھ دت بنارس میں رہتا تھا اسنے کوشل کے راجہ دِیرگھتی پر یہ خیال کہ کوشل کی سلطنت بہت چھوٹی ہے۔ اور راجہ میری فوجوں کا مقابلہ نہیں کر سکیگا حملہ کرنے کے لئے چڑھائی کی +

جب دِیرگھتی نے دیکھا کہ میرے لئے کانشی کے راجہ کا مقابلہ کرنا ناممکن ہے۔ تو وُہ اپنی چھوٹی سی سلطنت کو چھوڑ کر بھاگ گیا۔ اور

جگہ بجگہ پھرتے ہوئے وُہ آخرش بنارس میں پُہنچا۔ اور شہر کے باہر ایک کمہار کے گھر معہ اپنی استری کے رہنے لگا۔ اُسی جگہ اُنکے ہاں ایک لڑکا پیدا ہُؤا۔ کہ جِس کا نام اُنہوں نے دِیرگھ آیو رکھا۔ جب دِیرگھ آیو بالغ ہو گیا۔ تو راجہ نے اپنے دِل میں خیال کیا کہ راجہ برمھ دت نے ہم کو بہت نقصان پہنچایا ہے۔ اور وُہ خوف کھاتا ہے۔ کہ ہم اُس سے اپنا کینہ نکالینگے۔ وُہ ہمیں قتل کرنے کے لئے تلاش کریگا۔ اگر وُہ ہم تینوں کو پائیگا۔ تو ضرور قتل کرڈالیگا۔ اسلئے اُس نے اپنے بیٹے کو اپنے سے علیحدہ کر کے کہیں بھیجدیا +

دِیرگھ آیو جِس نے ورانتاً اپنے باپ سے ذہانت حاصل کی تھی علم و ہنر سیکھنے میں مصروف ہُؤا۔ اور تھوڑے دنوں میں ہی بہت دانا اور ہنرمند ہو گیا

راجہ دِیرگھتی کا سابقہ حجام بھی بنارس میں آنکلا اور اُس نے راجہ کو دیکھ کر پہچان لیا۔ اور بوجہ طمع نفسانی اُس نے راجہ برمھ دت کے پاس جا کر سب حال کہ دیا +

جب برمھ دت نے یہ ماجرا سُنا کہ کوشل کا بھاگا ہُؤا راجہ بمعہ اپنی رانی کے پوشیدہ طور پر اور بھیس بدل کر ایک کمہار کے گھر میں آرام سے زندگی بسر کر رہا ہے۔ تو اُس نے حکم دیا کہ اُسکو اور اُس کی بیوی کو پا بہ زنجیر کر کے پھانسی دیدو +

شرف نے جِس کو حکم دیا گیا تھا۔ راجہ دِیرگھتی کو گرفتار کر لیا۔ اور اُسکو قتل گاہ کی طرف لے چلا +

جب اِس گرفتار شدہ راجہ کو بنارس کے بازاروں میں سے لیجارہے تھے

تو اُس نے اپنے بیٹے کو دیکھا۔ جو اپنے والدین کے درشن کرنے کے لئے وہاں آیا تھا۔ اگرچہ راجہ اپنے بیٹے کی موجودگی کو جتانا نہیں چاہتا تھا۔ مگر تاہم وُہ اپنے بیٹے کو آخری نصیحت کرنے کے لئے بہت فکر مند تھا۔ اور اُس نے کہا اے میرے بیٹے دِیرگھ آیو "مدت تک مت رکھو۔ جلدی مت کرو"۔ نفرت کو نفرت سے نہیں بلکہ پیار اور محبت سے ہی نفرت کو جیت سکتے ہیں +

کوشل کا راجہ بمعہ اپنی اِستری کے پھانسی دیا گیا۔ اُنکے بیٹے دیرگھ آیو نے تیز شراب خریدی اور محافظوں کو پلا دی۔ جب رات ہو گئی۔ تو اُس نے اپنے والدین کی لاشوں کو چِتا پر رکھ کر عزت کے ساتھ مذہبی رسوم سے داہ کر دیا +

جب راجہ برھم دت کو یہ خبر پہنچی۔ تو وُہ ڈر گیا۔ اور اُس نے خیال کیا کہ اُن کا بیٹا دِیرگھ آیو اپنے والدین کی موت کا کینہ مجھ سے نکالیگا۔ اور اگر اُس کو کوئی اچھا موقعہ مل گیا۔ تو وُہ مجھے ضرور قتل کر ڈالیگا +

نوجوان دِیرگھ آیو جنگل میں چلا گیا۔ اور دِل کھولکر رویا۔ پھر اُسنے اپنے آنسوؤں کو پونچھا۔ اور بنارس واپس چلا آیا +

دِیرگھ آیو نے سُنا کہ راجہ کے ہاتھی خانہ میں نائیبوں کی ضرورت ہے کہ جہاں اُس نے نوکری کے لئے درخواست کی۔ اور ہاتھی خانہ کے داروغہ نے اُس کو نوکر رکھ لیا +

راجہ نے رات کو اچانک ایک سُریلی آواز گونجتے ہوئے۔ اور ایک عُمدہ گیت کو سارنگی سے گاتے ہوئے سُنا کہ جس نے اُسکے دِل کو باغ باغ کر دیا۔

اُس نے اپنے نوکروں سے دریافت کیا۔ کہ یہ گانیوالا شخص کون ہے؟

جواب ملا کہ ہاتھی خانہ کے داروغہ نے ایک نوجوان آدمی کو نوکر رکھا ہے۔ کہ جو بہت لائق اور جس کو تمام اُسکے ساتھی محبت کرتے ہیں۔ اُنھوں نے کہا کہ اُسکو سارنگی سے گانے کی عادت ہے۔ یقیناً یہ وہی گویا ہوگا۔ کہ جس نے راجہ کے دل کو خوش کیا ہے +

راجہ نے حکم دیا کہ اسکو میرے سامنے پیش کرو۔ اور وُہ دیرگھ آیُو کو دیکھکر اُس سے بہت خوش ہوُا۔ اور اُس کو شاہی محل میں ہی نوکر رکھ لیا +

راجہ نے دیکھا۔ کہ یہ جوان اور با حیا آدمی بڑی دانائی اور ہوشیاری سے اپنے کام کو پُورا کرتا ہے۔ اِس لئے اُسنے جلدی اسکو ایک معتبر عُہدہ پر مُقرر کر دیا +

اتفاقاً راجہ ایک دِن شکار کھیلنے کے لئے گیا۔ اور اپنے ساتھیوں سے جُدا ہو گیا۔ صرف دِیرگھ آیُو اُس کے ساتھ رہ گیا۔ راجہ شکار سے تھک گیا اور اپنے سر کو دیرگھ آیو کی گود میں رکھکر سو گیا +

اس وقت دِیرگھ آیو سوچنے لگا۔ کہ اِس برہمدت راجہ نے ہم کو بہت نُقصان پہنچایا ہے۔ اِس نے ہم سے ہماری سلطنت چھین لی۔ اور میرے ماتا پتا کو پھانسی دی۔ اب یہ میرے قابو میں ہے۔ اِس خیال کے آتے ہی اُس نے اپنی تلوار کو میان سے نکالا۔ مگر فوراً ہی دِیرگھ آیُو کو اپنے باپ کے یہ الفاظ یاد آگئے "مُدت تک مت رکھو۔ جلدی مت کرو۔ نفرت کو نفرت نہیں۔ بلکہ نفرت کو صرف پیار جیت سکتا ہے۔ اُن کا

خیال کرتے ہی اُس نے اپنی تلوار کو میان میں کر لیا +

راجہ سوتے سوتے بیچینی اور گھبراہٹ سے جاگ اُٹھا۔ جب نوجوان نے اُس سے دریافت کیا کہ راجن! تم خوف زدہ کیوں ہو؟ تو راجہ نے جواب دیا۔ کہ "مجھے نیند میں ہمیشہ گھبراہٹ رہتی ہے۔ اور اکثر خواب میں یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ نوجوان دیرگھ آیو ہاتھ میں تلوار لئے ہوئے مجھ پر حملہ کرنے کے لئے آرہا ہے"۔

پھر نوجوان دیرگھ آیو نے اپنے بائیں ہاتھ کو قابو شدہ راجہ کے سر پر رکھ کر اور دائیں ہاتھ سے تلوار میان سے نکالکر کہا۔ "جس دیر گھتی کی تُم نے سلطنت چھین لی۔ اور جس کو تم نے بمعہ اُس کی استری کے قتل کر ڈالا ہے۔ میں اُسی کا بیٹا دیرگھ آیو ہوں" +

جب راجہ نے اپنے آپ کو دیرگھ آیو کے قابو میں پایا۔ تو اُس نے اپنے ہاتھ اوپر اُٹھائے اور کہا "اے عزیز دیرگھ آیو میری جان مجھے بخش۔ اے دیرگھ آیو میری جان مجھے بخش" +

دیرگھ آیو نے بغیر کسی قسم کی سخت کلامی یا ناراضگی کے جواب دیا۔ راجن! میں کس طرح تم کو تمہاری جان بخش سکتا ہوں۔ کیونکہ خود میری زندگی تم سے خطرے میں ہے۔ اے راجہ تم ہی میری جان بخشی کرو +

راجہ نے کہا۔ پھر اچھا دیرگھ آیو یہ بہتر ہے۔ کہ تم میری جان بخشو اور میں تمہاری جان بخشونگا +

اِس طرح سے کاشی کے راجہ برہم دت اور نوجوان دیرگھ آیو نے ایک دوسرے کی جان بخشی کی۔ ایک دوسرے سے ہاتھ ملاکر قسم کھائی کہ

آیندہ کوئی کِسی کو نقصان نہیں پہنچائیگا +

راجہ برمھ دت نے دیرگھ آیُو سے دریافت کیا کہ تُمہارے باپ نے مرتے وقت جو تُم کو نصیحت دی تھی - کہ "بہت دیر تک مت رکھو بہت جلدی مت کرو"۔ کیونکہ نفرت کو نفرت سے نہیں - بلکہ پیار اور محبّت سے جیت سکتے ہیں - اِس کا کیا مطلب تھا ؟

نوجوان نے جواب دیا - راجن! میرے باپ نے مرتے وقت جو مُجھے یہ نصیحت دی تھی - کہ "بہت دیر تک نہیں" - اِس سے اُس کی مراد تھی کہ مُجھے بہت عرصہ تک نفرت کو اپنے دِل میں جگہ نہیں دینی چاہئیے - اور اِن الفاظ سے کہ "جلدی مت کرو"۔ اُس کا مطلب تھا - کہ دوستوں سے جھگڑے کرنے میں جلدی نہ کرنی چاہئیے - اور اس فقرے سے کہ "نفرت کو نفرت نہیں جیت سکتی - بلکہ نفرت کو پیار اور محبت جیت سکتے ہیں" - اُسکی یہ مراد تھی مثلاً

راجن! تُم نے میرے ماتا پِتا کو قتل کرایا ہے - اگر اُس کا بدلہ لینے کے لئے میں تم کو مار ڈالتا - تو تُمہارے رشتہ دار اور طرفدار مجھ کو قتل کر ڈالتے - اور اس طرح سے میرے رشتہ دار اور مددگار تُمہارے رشتہ داروں کے دشمن بن جاتے - اور اُنکو قتل کر ڈالتے - اِس سے ثابت ہوتا ہے کہ نفرت کو نفرت نہیں - بلکہ نفرت کو پیار اور محبّت سے جیت سکتے ہیں +

راجن! اِس وقت نفرت سے نہیں بلکہ پیار سے تُم نے میری اور میں نے تمہاری جان بخش دی ہے +

راجہ برمھ دت کو یقین ہو گیا - کہ نوجوان دیرگھ آیو بہت ہی دانا ہے

کہ جس نے اپنے باپ کے نہایت مختصر طور پر بیان کئیے ہوئے الفاظ کو کیسا پورا پورا اور مشرح طور پر سمجھا ہے۔ راجہ نے خوش ہو کر دیر گھ آیو کو اُسکے باپ کا راج۔ گاڑیاں۔ فوجیں۔ خزانہ۔ ذخیرہ اور محل وغیرہ سب واپس دیدیا۔ اور اُسکے ساتھ اپنی لڑکی کی شادی بھی کر دی۔ مہاتما بُدھ نے یہ کہانی بھکھشوؤنکو سُنائی۔ اور اُنکو رخصت کر دیا +

بھکھشوؤں نے ایک مجلس منعقد کر کے اپنے جھگڑے کے حالات کی تحقیقات کی۔ اور اُس کی تہ میں پہنچ کر سنگھ میں از سرِ نو اتفاق قائم کر دیا۔ راج گرہ کے نزدیک ایکنالا نامی ایک گاؤں میں بھاردواج نامی ایک براہمن رہتا تھا۔ اُسکے پاس بہت زمین تھی۔ اور اُسکے کھیتوں میں ہر سال بہت زراعت ہوتی تھی۔ ایکدن جبکہ بھاردواج پانسو ہل لیکر اپنے کھیت کو جانیوالا تھا تو بدھ بھکھشا پاتر لیکر اُسکے گھر کے دروازے پر پہنچے۔ بہت سے گھر میتیوں نے اُن کو خیر مقدم کہا۔ اور بہت سنمان اور عزت سے پیش آئے۔ لیکن یہ براہمن اپنے دروازہ پر بھکھشو کو دیکھ کر غصہ کے مارے جل بھن گیا۔ اور غصہ سے بھرا ہوا باہر آکر کہنے لگا +

دیکھو شرمن! میں زمین کی باہی کر کے اُس میں بیج بوتا ہوں اُس سے کھیتی پیدا ہوتی ہے۔ اور اُس اناج سے کھانا تیار کر کے اسکے ذریعہ اِس جسم کو قائم رکھتا ہوں۔ بنا محنت کے اِس دُنیا میں کھانا نصیب نہیں ہوتا۔ تم کیوں دوسروں پر بوجھا اور اُنکے گلے کا ہار بن کر زندگی بسر کرتے ہو۔ اور کیوں ہمیشہ دوسرونکے دست نگر رہتے ہو۔ تم بھی زمین کاشت کر کے اناج پیدا کرو۔ پھر تم کو کھانیکی کچھ کمی نہ رہیگی" +

بُدّھ نے یہ سُنکر جواب میں کہا کہ "اے براہمن! میں بھی زمین کاشت کر کے بیج بوتا ہوں۔ اور اُس سے جو کچھ پیدا ہوتا ہے۔ وُہی کھایا کرتا ہوں۔ یہ سُن کر براہمن نے پوچھا "تُم کہتے ہو کہ میں کھیتی کا کام کرتا ہوں۔ لیکن مَیں تو تم میں اُس کی کچھ بھی علامت نہیں دیکھتا اچھا تمہارے بیل کدھر ہیں۔ اور بیج اور ہل کہاں ہیں"؟

تب بُدّھ نے کہا "بشواس (ایمان) ہی میرا بیج ہے۔ جو میں بوتا ہوں۔ انسان کا دِل میرا کھیت ہے۔ اور نیک کاموں کا پانی اِس زمین کو شاداب اور زرخیز کرتا ہے۔ گیان میرا ہل ہے۔ اور بِنے (انکساری و فروتنی) اُس کا پھالا۔ اور میرا مَن اُس کو چلانے کے لئے سُوتر (راس وُہ رسّا جو بیلوں کی ناتھ میں باندھ کر ہل چلانے والا اپنے ہاتھ میں تھامے رہتا ہے) ہے۔ دھرم رُوپی ہل کا سِرا (مُنی) میرے ہاتھ میں ہے سرگرمی اور کوشش میری بینی ہے۔ اور محنت اور ریاضت میرے بیل ہیں۔ میں اِس قسم کی کھیتی کرتا ہوں۔ اور اُس سے موہ اور بھرم کا گھاس پھوس اور تنکے سب صاف ہو جاتے ہیں۔ اور نربان رُوپ امرت پھل پیدا ہوتے اور ہمارے دُکھوں کا ناش ہو جاتا ہے"+

یہ انوکھے اور عجیب بھاؤ کی باتیں سُنکر بھاردواج فریفتہ اور موہت ہو گیا۔ اور گھر میں جا کر اُنکے کھانے کے لئے لذیذ اور ذائقہ دار کھیر لایا۔ اور اُن کو دینے لگا۔ بُدّھ نے یہ کہ کر کہ "اُپدیش کے عوض میں ہم کچھ نہیں لیا کرتے"۔ اُس کے لینے سے انکار کیا۔ بُدّھ کے عجیب و غریب بھاؤ سے مُوثر ہو کر بھاردواج کا دِل بدل گیا۔ اور اُس نے آخرکار بُدّھ کا شِشّ

بن کر سنیاس لیلیا۔ اور گھر کو چھوڑ دیا[۵]+

برسات کا موسم گذر گیا۔ شرت موسم کے نیلے آسمان پر پھر نرمل چندرما (چاند) دکھائی دیا۔ بُدھ راج گرہ سے سانتیہ بیہ نگر کو جو کوشل راج کے ماتحت تھا روانہ ہوئے۔ اگرچہ رفتہ رفتہ بُدھ کی عمر زیادہ ہو گئی تھی لیکن اُنکے اُتساہ جوش اور سرگرمی میں کچھ بھی کمی نہ آئی۔ سانتیہ بیہ نگر سے وُہ بیبرنج نامی مقام میں گئے۔ یہاں پر برسات کے چار ماہ گذار کر وُہ اِس دفعہ زیادہ دنوں کے لئے باہر نکلے۔ اور دکھن میں منڈل دیش تک دھرم پرچار کرتے گئے۔ وُہ اِس سے پہلے کبھی اِتنی دور نہ گئے تھے۔ وہاں سے بنارس اور ویشالی ہوتے ہوئے شراوستی کو واپس آئے۔ اِسیوقت میں اُنہوں نے اپنے لڑکے کے پاس "مہا راہُل سوتر" کی بیاکھیا (تشریح) کی۔ پھر جب برسات کا موسم آیا۔ تو چالیہ گاؤں میں چلے گئے۔ اور برسات کے ختم ہو جانے پر شراوستی کو واپس چلے آئے برسات کے موسم میں بُدھ پرچار کے لئے کہیں باہر نہیں جاتے تھے اور چار ماہ تک ایک ہی جگہ قیام کرتے۔ اور اِس عرصہ میں دھرم کے مشکل سے مشکل اور دقیق سے دقیق مسائل اور اصولوں کی بیاکھیا (تشریح) کیا کرتے تھے۔ اِسیواسطے لوگ مختلف مقامات سے برسات کا موسم اُنکے ہاں گذارنے کے لئے بُدھ کے پاس بلاوا بھیجا کرتے تھے+

اگلے سال برسات کے دِنوں میں اُنہوں نے جیت بن میں قیام کیا اور جب راہُل کی عمر کے بیس برس ختم ہو گئے۔ تو اُنہوں نے اُسکو بھکشو

[۵] ساگمار سوامی کا بنایا ہوا سوتر نیات کا کرشی (کسان) بھار دوج سوتر دیکھو+

کے منصب پر قبول کر لیا۔ دِکھشت کرنے وقت بدّھ نے راہل سے سوال کیا گہ کیا ہمیشہ سادھوؤں کے ساتھ رہتے رہتے تمہارے دِل میں اُن کے لئے نفرت کا بھاؤ تو پیدا نہیں ہوتا؟ اور کیا تم اُس شخص پر کہ جو نوع اِلنسان کے لئے گیان کی روشنی ہاتھ میں لئے ہوئے ہے۔ شردھا کا بھاؤ رکھتے اور اُس کا سنمان کرتے ہو؟ اُس کے جواب میں راہل نے کہا "سادھوؤں کے ساتھ رہ کر میرے دِل میں کبھی اُنکی طرف نفرت کا بھاؤ پیدا نہیں ہوتا۔ اور وُہ شخص کہ جس نے نوع اِلنسان کے لئے گیان کی روشنی ہاتھ میں لی ہوئی ہے۔ میری پُوجا کے لائق ہے" +

یہ جواب سُن کر بدّھ نے کہا "تم بِشواس کی طاقت سے گھر کو تو چھوڑ کر چلے آئے ہو۔ لیکن نربان پد حاصل کرنے کے لئے صرف گھر بار چھوڑنا ہی کافی نہیں۔ اِسلئے اب اِن پانچ اندریوں (حواسوں) کے بِشیوں یعنی جو نظر کے لئے خوبصورت اور دِل کے لئے پیاری چیز ہے۔ اُس کو چھوڑ کر دُکھ کا ناش کرو۔ اب تم آئندہ سے ہمیشہ سادھوؤں کے ساتھ باس کروگے۔ الگ چارپائی پر سوؤگے۔ اور الگ آسن پر بیٹھوگے۔ اور اس بات کے لئے ہمیشہ کوشش کروگے۔ کہ اشانتی کے وقت تمہارا مزاج کبھی تیز نہ ہو۔ خوراک کے بارے میں ہمیشہ اعتدال رکھوگے۔ بھگوین بستر۔ خوراک۔ چارپائی اور آسن کے لئے خواہش کو کبھی دِل میں جگہ نہ دوگے۔ کبھی سنسار میں پھر واپس چلے جانے کا خیال نہ کروگے۔ بہت احتیاط کے ساتھ سنیاس دھرم کے نیموں کو پالن کروگے۔ اور پانچوں اندریوں (حواسوں) کو اپنے قابو میں رکھوگے۔ ہمیشہ محنت اور جفاکشی

سے کام کروگے۔ اِس زندگی کی اسارتا محسوس کرکے اندر پونگے سُکھ کے ہر ایک کارن کی جڑ کو اُکھاڑ ڈالوگے۔ دِل کو سِتھر اور پرشانت کرکے اِس زندگی کی اسارتا کو محسوس کروگے۔ بحث مباحثہ کو چھوڑ کر چنتا شیل ہوگے اور اہنکار کو چھوڑ کر پرم شانتی میں باس کروگے۵ ✢

دھنّ ہے وہ پتا! جس نے خود بیراگ کے لباس سے اپنے آپ کو آراستہ کرکے پُتر کو بھی اپنے ہاتھ سے بیراگ کا لباس پہنا دیا ✢

اِس کے بعد بُدھ نے کپل وستو میں جاکر برسات کا موسم نیگرودھ جنگل میں گذارا۔ اُس وقت امرتودن کا لڑکا مہانام بُدھ کا چچازاد بھائی شُدھودن کے سونے سنگھاسن (تخت) پر بیٹھ کر برائے نام راج کی حفاظت کر رہا تھا مہانام نے بھی جو ایک معنوں میں شاکیہ خاندان کا آخری چراغ تھا اس وقت بُدھ کی پیروی کی۔ اور اس طور پر اِس خاندان کی آخری اُمید کا چراغ بجھ گیا۔ اور اس کے بعد سے اِس خاندان کی حفاظت کے لئے اور کوئی شخص باقی نہ رہا۔ بُدھ اُسکے بعد جیت بن بہار میں چلے گئے ✢

اگلے سال جب وہ الاوی نامی مقام میں ٹھیرے ہوئے تھے تو ایک نہایت بد اور سخت مزاج شخص نے آکر کہا:۔

"کون ہے۔ کہ جس نے یہاں آکر میرے رہنے کی جگہ پر دخل کر لیا ہے؟ ابھی میرے مکان سے باہر نکل"۔ جب بُدھ وہاں سے چلنے لگے۔ تو اِس اُسر پر کرتی شخص نے کہا۔ کہ تم سادھو معلوم ہوتے ہو۔ بھلا بتلاؤ

۵ سونرنیات کا راہُل سُوتر دیکھو ✢

تو سہی کہ اِس دُنیا میں انسان کے لئے سب سے اچھا دھن کیا ہے؟ کونسا کام کرنے سے انسان کو سُکھ حاصل ہوتا ہے؟ تمام ذائقہ دار اور لذیذ چیزوں میں سب سے بڑھ کر ذائقہ دار اور لذیذ چیز کونسی ہے؟ کونسا انسان سب سے زیادہ سریشٹ اور اُتم ہے؟ میرے اِن تمام سوالوں کا جواب دے ورنہ میں تُم کو پاؤں سے پکڑ کر گنگا کے اُس پار پھینک دونگا۔ بُدھ نے کہا بندھو! تم مجھ کو کیا نقصان پہنچا سکتے ہو؟ تمہارے سوالوں کا جواب یہ ہے کہ وشواس ہی انسان کے لئے سب سے زیادہ سریشٹ دھن ہے پورے دِل کے ساتھ دھرم پالن کرنے سے ہی سُکھ حاصل ہوتا ہے۔ سچائی ہی سب سے بڑھ کر پیار کرنے کی چیز ہے۔ سچے اور اصل گیانی شخص کا جیون ہی سب سے بڑھ کر سریشٹ جیون ہے"۔

یہ سُنکر پھر اُس نے دریافت کیا" میں کِس طرح اِس جنم کے کلیش سے رہائی پا سکتا ہوں۔ اور کیونکر اِس جیون سمندر سے پار ہو سکتا ہوں اور کِس طرح ہر ایک دُکھ سے اوپر جا سکتا ہوں۔ اور کِن کِن وسائل اور ذریعوں کو اختیار کر نے سے شُدھ اور پوتر ہو سکتا ہوں؟

بُدھ نے جواب میں کہا" وشواس (ایمان) کی طاقت سے جنم کے کلیش دُور ہوتے ہیں۔ ریاضت اور استقلال کے ذریعہ جیون سمندر سے پار ہوا جا سکتا ہے۔ جتن اور کوشش سے دُکھ دُور ہوتا ہے۔ پرم گیان لابھ (حاصل) کرنے سے دِل پوترتا (پاکیزگی) حاصل کرتا ہے"۔

اب اُس نے پھر تیسری دفعہ پوچھا۔ کہ اِس دُنیا میں گیان، دھن، جش اور بندھو کِس طرح سے حاصل ہو سکتے ہیں۔ اور کیا کرنے سے

پرلوگ میں دُکھ کے ہاتھ سے رہائی پا سکتے ہیں؟ بُدھ نے جواب دیا۔ "جو شخص شردھا اور بھگتی کے ساتھ دھرم میں بشواس کرتا ہے۔ اور دھرم کتھا سُنتا ہے۔ وُہ پرم گیان حاصل کرتا ہے۔ جو اپنے فرض کو ادا کرتا ہے اور جو محنتی اور مستقل مزاج ہے۔ وُہ دھن حاصل کرتا ہے۔ پریم (محبت) سے بندھو (دوست) حاصل ہوتا ہے۔ ستّ (سچائی) کی پیروی کرنے سے جش حاصل ہوتا ہے۔ جِس گھرستی نے سچائی۔ آتم سنجم (اپنے اوپر تصرف) دڑھتا (مستقل مزاجی) سخاوت اور معافی اور درگذر کی زندگی حاصل کی ہے۔ اُس کو پرلوک میں کچھ بھی تکلیف نہ اُٹھانی پڑیگی"۔

بُدھ کے اِس زندگی بخش اُپدیش کو دِلی توجہ کے ساتھ سُنکر اِس نہایت سرکش۔ خونخوار راکشس کا دِل بدل گیا۔ اور اُس کے دِل میں دھرم بھاؤ جاگ اُٹھا۔ اور وُہ بھکشو بن کر گاؤں بگاؤں تو دھرم کی مُنادی کرنے لگا۔

بُدھ الاوی سے راج گرہ کو چلے گئے۔ اِس مقام میں اُنھوں نے شری متی نامی ایک بیسوا کی موت کے موقعہ پر ایک نہایت عمدہ اور مؤثر اُپدیش دیا۔ وہاں سے وہ شراوستی ہو کر پھر الاوی کو واپس آ گئے مختلف مقاموں میں دھرم پرچار کر کے شراوستی کے نزدیک چالیہ گاؤں میں برسات کا موسم گذارا۔ اور پھر وہاں سے راج گرہ کو چلے گئے۔ برسات کے ختم ہونے پر مگدھ دیش کے گاؤں گاؤں میں دھرم پرچار کیلئے باہر نکلے اِس موقع پر

سلہ سوتر نپات کا، ۲۹ صفحہ دیکھو۔

ایک دفعہ اُنھوں نے دیکھا کہ ایک ہرن جال میں پھنسا ہُوا اور اُس کے جسم میں بہت سے تیر لگے ہوئے ہیں۔ اور وہ اُن کی طرف ترشنا بھری آنکھوں سے دیکھ رہا ہے۔ گویا اُن کی مدد کا خواہاں ہے۔ اور اُس کی آنکھوں سے جل دھارا بہ رہی ہے +

بھلا گوتم کا نرم اور دیالو دِل یہ بے رحمی کا نظارہ کیونکر برداشت کر سکتا تھا؟ اُنھوں نے فوراً ہرن کو جال سے آزاد کر دیا۔ اور خود پاس ہی ایک درخت کے نیچے گہرے دھیان میں محو ہو گئے۔ غصّہ سے بھرے ہوئے شکاری نے اُن کی جان لینے کے لئے اُن کی طرف ایک بان (تیر) چھوڑا۔ لیکن تیر اُن کے جسم میں نہ لگا۔ شکاری نے نزدیک آکر دیکھا کہ ایک عجیب وغریب اوراپ رُوپ (لاثانی) پُرش دھیان میں بیٹھا ہُوا ہے۔ یہ نظارہ دیکھ کر اُس کے دِل میں شردھا اور بھگتی پیدا ہوئی۔ اور حیران ہو کر مثل تصویر کے کھڑا رہا۔ دھیان کے ختم ہونے پر بُدّھ اُس کو اِس حالت میں کھڑے دیکھ کر دیا اور پریم کی کہانی سُنانے لگے۔ جسکو سُنکر شکاری کے دِل میں اپنی زندگی کی طرف دھِنکار (لعنت) کا بھاؤ پیدا ہو کر اپنے پاپ آلودہ جیون کے لئے سخت دُکھ اور اُنوتاپ پیدا ہُوا۔ اور اپنے گذشتہ پاپوں کے لئے گریہ وزاری کرتا ہُوا بُدّھ کے شرناگت ہُوا۔ یہ شخص آخرش معہ اپنے پریوار کے اُن کا گرہستی شِش (شاگرد) ہو گیا۔ اور اُس نے اِس نیچ کام کو چھوڑ دیا +

مگدھ دیش سے گوتم شراوستی کو چلے گئے۔ اور وہاں پر ہی اُنھوں نے برسات کا موسم بسر کیا۔ اب اُنکی عمر کے اننسٹھ برس گذر گئے تھے۔ سخت

محنت اور کام کرنے کی وجہ سے اُن کا جسم بہت کمزور ہو گیا تھا۔ یہانتک کہ اب وُہ خُود روزمرہ باقاعدہ طور سے دروازہ دروازہ بھکشا مانگنے کے لئے باہر نہیں جا سکتے تھے۔ اِسلئے اب اُنہوں نے اِس کام کے لئے اپنے ایک شاگرد کو مقرر کیا۔ لیکن اِس شاگرد کے دِل میں گرُو کی خاص مہربانی حاصل کرنے کی وجہ سے کچھ غرور پیدا ہو گیا۔ اِسلئے اُنہوں نے اِس وقت سے آنند کو اپنا ساتھی مقرر کیا +

چالیہ کے نزدیک ایک جنگل میں انگُومال نامی ایک ڈاکو رہا کرتا تھا اُس کے ظلم سے گرد و نواح کے گاؤں کے لوگ نہایت خوف زدہ اور دِق رہا کرتے تھے۔ بُدھ نے اُس کے دِل کو بدلنے کے لئے مضبوط عہد کیا اور اِس ارادہ سے اُس جنگل میں داخل ہوئے۔ اور اُس کو اپنے سنیہہ اور پریم کے جال میں ڈالکر اُس سے اِس بُرے کام کو چھوڑا دیا انگُومال نے ڈکیتی اور لوٹ مار کی زندگی چھوڑ دی۔ اور بھکشو بنکر شہر بشہر گھُومنے لگا +

شراوستی نگر میں وِشاکھا نامی ایک عورت رہتی تھی۔ جو بہت دولتمند تھی۔ اُس کے دِل میں بُدھ کے لئے بہت پریم اور شردھا پیدا ہو گئی۔ اِسلئے اُس نے اپنا سب کچھ دھرم کے لئے دان کر دیا۔ اور اجودھیا شہر میں پُوربارام نامی ایک بہار بنا دیا تھا۔ اور وُہ سب سے پہلی عورت تھی۔ کہ جو بُدھ دیوجی کی شِشیہ گھرستی بہنوں کی اُستانی بنی +

جب بھگوان بُدھ شراوستی میں ٹھیرے ہوئے تھے۔ تو وُہ اُنکے پاس گئی۔ اور اُن سے اپنے ہاں بھوجن کرنے کے لئے پرارتھنا (درخواست)

کی۔ جسکو بُدّھ دیوجی نے منظور فرمایا +

اُس دِن تمام رات اور اگلے دِن صبح تک بہت زور شور سے بارش ہوئی۔ بھکھشوؤں نے اپنے کپڑے سُوکھے رکھنے کے خیال سے اُتار دِئے اور بارش کے پانی میں ننگے بدن ہوکر بھیگتے رہے +

جب اگلے روز بُدّھ دیوجی کھانا کھا چکے۔ تو وشاکھا اُنکے پاس جا بیٹھی۔ اور یُوں کہنے لگی "ہے بھگون! میں آپ سے آٹھ بر مانگتی ہوں"۔ یہ سُن کر بُدّھ دیوجی نے جواب میں کہا "اے وشاکھا۔ تتھاگت کِسی کو کوئی بر نہیں دیتے۔ جب تک کہ وُہ اُن کا علم حاصل نہ کرلیں" +

وشاکھا نے کہا "بھگون۔ میں جو بر آپ سے مانگنے لگی ہوں۔ وُہ سب ایسے ہیں۔ کہ جو مناسب اور نا قابلِ اعتراض ہیں" +

جب وشاکھا کو بر مانگنے کی اجازت مِلگئی۔ تو اُس نے کہا "بھگون میری خواہش ہے۔ کہ جب تک میں زندہ رہوں۔ موسم برسات میں (۱) تمام سنگھ کو کپڑے (۲) باہر سے آنے والے (۳) اور باہر جانیوالے بھکھشوؤں اور (۴) بیماروں اور (۵) تیمارداروں کو خوراک (۶) بیمارونکو دوائی (۷) سنگھ کو ہمیشہ کھیر اور (۸) بھکھشنیونکو اشنان کے کپڑے دیا کروں" یہ سُنکر بُدّھ دیوجی نے پُوچھا "اے وِشاکھا وُہ کون سے حالات اور ایسے کیا واقعات ہیں۔ کہ جن کی وجہ سے تُم تتھاگت سے یہ آٹھ بر چاہتی ہو؟"

وشاکھا نے جواب دیا۔ کہ "مَیں نے اپنی نوکرانی کو حُکم دیا کہ تُم سنگھ کے

لوگونکو جاکر خبر دو کہ کھانا تیار ہے لیکن جب وہ وہاں پہنچی۔ تو اُس نے دیکھا کہ بھکشوؤں نے بارش کی وجہ سے اپنے کپڑے اُتار دئے ہوئے تھے۔ اور اس وجہ سے اُس نے سمجھا کہ یہ بھکشو نہیں ہیں۔ بلکہ کوئی ننگے بیراگی ہیں۔ کہ جو اس طور پر پانی میں بھیگ رہے ہیں۔ پس وہ میرے پاس واپس آئی۔ اور اس معاملہ کی مجھ کو اطلاع دی۔ کہ جس سے مجھے اُسکو دوبارہ بھیجنا پڑا +

بھگون! چونکہ ننگا رہنا نا درست۔ بدنما اور بے شرمی ہے اس لئے (۱) میں اپنی عمر بھر سنگھ کو موسم برسات کے استعمال کے لئے کپڑے دینا چاہتی ہوں (۲) جو بھکشو باہر سے آتے ہیں۔ وہ براہ راست نہیں آتے انکو اِدھر اُدھر گھوم گھام کر آنا پڑتا ہے۔ اور اُنکو یہ بھی معلوم نہیں ہوتا کہ بھوجن کہاں ملتا ہے۔ وہ بھکشو مانگنے مانگتے تھکے ماندے آتے ہیں۔ اس وجہ سے میں اُن بھکشوؤں نکو جو باہر سے آتے ہیں تمام عمر بھر کھانا دینا چاہتی ہوں (۳) جو بھکشو باہر جاتا ہے۔ وہ بھکشا مانگنے کی وجہ سے پیچھے رہ جا سکتا ہے۔ اور جس جگہ وہ جانا چاہتا ہے وہاں بہت دیر سے پہنچتا اور چلتا چلتا تھک جاتا ہے (۴) بھگون اگر ایک بیمار بھکشو کو مناسب خوراک نہ ملے۔ تو اُس کی بیماری بڑھ جا سکتی ہے اور ممکن ہے۔ کہ وہ جلد اس دُنیا سے رُخصت ہو جائے (۵) جو بھکشو تیمارداری کرتا ہے۔ اُس کو اپنے لئے بھکشا مانگنے کا موقعہ نہیں ملسکتا۔ (۶) اگر ایک بیمار بھکشو کے لئے مناسب دوائی کا انتظام نہ کیا جاوے ممکن ہے کہ اُسکی بیماری زیادہ ہو جائے اور وہ جلد ختم ہو جائے +

(۷) بھگون! میں نے سُنا ہے۔ کہ آپ کھیر کی بہت تعریف کرتے ہیں۔ اور چونکہ اِس سے دماغ کو تقویت ملتی اور علاوہ مقوی غذا ہونے کے اِس سے بھوکھ اور پیاس دونو دُور ہوتی ہیں۔ تندرست کے لئے یہ مقوی غذا اور بیمار کے لئے دوائی کا کام دیتی ہے۔ اِس واسطے میں چاہتی ہوں۔ کہ سنگھ کیلئے اپنی عمر بھر لگاتار کھیر کا سامان مُہیا کرتی رہوں +

(۸) بھگون! بھکھشنیاں۔ اِچراوتی دریا میں ایک ہی گھاٹ پر راج کے نوکروں کے پاس ہی ننگی اشنان کرتی ہیں۔ اور وُہ لوگ اُن کے ساتھ یہ کہکر ہنسی مخول کرتے ہیں۔ کہ "اِس وقت جبکہ تُم نوجوانی کی حالت میں ہو۔ تُم کو پاکدامنی اور برہمچریہ رکھنے کی کیا ضرورت ہے۔ جب تُم بوڑھی ہو جاؤگی۔ تو اُس وقت برہمچریہ رکھ لینا۔ اور اِس طرح تُمہارے دونو مقصد پُورے ہو جائینگے"۔ بھگون! ایک عورت کے لئے ننگا رہنا نہایت بُرا۔ ناروا۔ اور قابل اعتراض ہے +

بھگون یہ واقعات ہیں کہ جنکی وجہ سے میں آپ سے یہ آٹھ بر مانگتی ہوں +

یہ سُنکر بُدّھ دیوجی نے کہا۔ مگر اُے وِشاکھا تم نے تتھاگت سے یہ آٹھ بر مانگنے میں خود اپنے لئے کیا فائدہ مدِ نظر رکھا ہے؟

وِشاکھا نے جوابدیا۔ بھگوان وہ بھکھشو جنہوں نے موسم برسات کو مختلف مقامات میں گذارا ہے۔ جب شراوستی میں آپ سے ملنے آوینگے اور یہ کہکر کہ فلاں بھکھشو اِس دُنیا سے رُخصت ہو گیا ہے اُس کا انجام آپ سے دریافت کرینگے۔ اور آپ اُسکے جواب میں فرماوینگے کہ اُس نے

دھرم جیون کا پھل پایا ہے۔ یا اُس نے نربان حاصل کیا ہے۔ یا ارہت پد وی پائی ہے +

اور میں اُنکے پاس جا کر دریافت کرونگی۔ کہ اسے بھدر پرشو اکیا وہ بھائی اُن میں سے ایک تھا۔ کہ جو پہلے شراوستی ہو آئے تھے۔ اگر اسکے جواب میں وُہ کہینگے کہ ہاں وُہ پہلے شراوستی میں گیا تھا۔ تو میں اِس سے سمجھونگی کہ اُس بھائی کو اِن آٹھ چیزوں میں سے کوئی نہ کوئی چیز ضرور ملی ہوگی اِس سے میرا دِل خوش ہوگا۔ اور دِل خوش ہونے کی وجہ سے مجھ کو آنند ملیگا۔ اور اِس آنند سے میرا وجود شانت ہوگا۔ اور اِس شانت اوستھا سے میں اپنے اندر سنتوکھ کا پاک بھاؤ محسوس کرونگی۔ اور اِس آنند کی حالت میں میرا دِل ساکن ہوگا۔ اور اِس سے میرے روحانی حواسوں۔ طاقتوں اور ساتوں قِسم کے گیان کو کام کرنے کا موقعہ ملیگا۔ یہ فوائد ہیں۔ کہ جو میں نے آپ سے آٹھ بر مانگنے میں اپنے لیئے مدِ نظر رکھے ہیں +

یہ سُنکر بُدھ دیو جی نے کہا۔ ”وِشا کھا تمہارا کہنا بہت درست ہے تُم نے بہت اچھا کیا۔ کہ تتھاگت سے آٹھ بر مانگنے میں یہ فوائد مدِ نظر رکھے۔ اُن لوگوں کو دان دینا جو اُس کے مستحق ہیں۔ اُس اچھے بیج کی مانند ہے۔ جو عُمدہ اور زرخیز زمین میں بویا جاتا ہے۔ لیکن اُن لوگوں کو دان دینا جو خواہشات کی سخت غلامی میں گرفتار ہیں۔ اور اُن سے طرح طرح کے دُکھ اور مصیبتیں برداشت کر رہے ہیں۔ مثل اُس بیج کے ہے۔ کہ جو خراب اور بنجر زمین میں بویا جاتا ہے۔ گویا

دان لینے والے کے خراب جذبات اچھے بیج سے اچھے پھل پیدا ہونے میں روک پیدا کرتے ہیں۔ بھگوان بُدھ نے اِن الفاظ میں وِشاکھا کو دھنیاد (شکریہ) دیا +

ایک پاک اور نیک دِل عورت اور بُدھ کی شاگرد اپنی دِلی خوشی کے ساتھ بلا کسی روک اور جھجک کے جو دان دیتی ہے۔ وہ دان مُبارک دان ہے اُس سے دُکھ کا ناش (خاتمہ) ہوتا ہے۔ اور روحانی آنند حاصل ہوتا ہے۔ اور ایسی عورت اِس دھرم پنتھ میں داخل ہو کر جو پاپ اور بُرائی سے مُبرا ہے پوترتا اور راحت کی زندگی حاصل کرتی ہے +

چونکہ اُس کا مقصد محض دوسروں کا منگل کرنا ہی ہوتا ہے۔ اسواسطے وُہ آنند حاصل کرتی اور اُن بھلائی کے کاموں میں کہ جو وُہ کرتی ہے آنند اور سُکھ پاتی ہے +

اِس کے بعد بُدھ دھرم پرچار کے لئے دکھن کی طرف روانہ ہوئے اور واپس ہونے وقت کوشامبی میں ٹھیرے۔ یہاں کے رہنے والوں نے دیودت کو بہت بےعزت کِیا تھا۔ جو اِس بےعزتی کے زہریلے ڈنک کو برداشت نہ کر کے راج گرہ کو چلا گیا۔ اور بمبی سار کے لڑکے اجات شترو نے اُسکے رہنے کے لئے ایک مکان بنوا دیا۔ کچھ عرصہ کے بعد بُدھ راجگرہ میں آئے۔ دیودت نے ایک روز اُن کے پاس جا کر کہا:-

"میری خواہش ہے۔ کہ بھکشوؤں کی ایک ایسی اور جماعت قائم کیجاوے۔ جس کا تمام انتظام میرے ماتحت اور میری زیرِ نگرانی ہو۔ اور مَیں چاہتا ہوں کہ جس کے قواعد اور شاسن پرنالی (ڈسپلن) زیادہ

سخت اور بیراگ کے طریق زیادہ کٹھور اور مشکل ہوں"۔ بُدّھ نے دیودتّ کی اِس درخواست کو منظور نہ کیا۔ دیودتّ نے اپنے دِل دِل میں ایک خود مختار سنیاس آشرم قائم کرنے کا مضبوط ارادہ کر لیا۔ اور وہاں سے واپس چلا گیا۔ اسکے تھوڑے دِن بعد جبکہ بُدّھ کی عمر ۷۲ برس کی تھی۔ دیودتّ نے مگدھ دیش کے راجہ بمبی سار کو اُس کے لڑکے اجات شترو کے ساتھ سازش کر کے اُسی کے ہاتھ سے مروا ڈالا۔ چونکہ راجہ بمبی سار بُدّھ کا بہت بڑا بھگت تھا۔ دیودتّ نے اِس اندیشہ سے کہ جبتک بمبی سار اِس دُنیا میں زندہ رہیگا۔ تب تک کوئی شخص بُدّھ کا ایک بال بھی نہ چھو سکیگا۔ اُس کے بیٹے اجات شترو کو اِس غیر طبعی اور بیرحمانہ کام کرنے کو تیار کیا تھا ؛

بمبی سار کے قتل کے بعد راج میں چاروں طرف بغاوت خود سری اور کھلبلی پھیل گئی۔ دیودتّ نے سنگھ میں اختیار اور طاقت حاصل کرنے کے لئے در پردہ تین دفعہ بُدّھ کی جان لینے کی کوشش کی۔ ایک دفعہ قاتلوں کو بُدّھ کے قتل کروانے کے لئے بھیجا گیا۔ دوسری دفعہ ایک اُونچے ٹیلے سے ایک پتھر اُنکے سر پر گروا دیا۔ تیسری دفعہ اُنکے مارنے کے لئے ایک ہاتھی چھوڑ دیا گیا۔ لیکن تینوں بار ہی وُہ اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہوا آخر تُس پھر ایک دِن بینُوبن میں بُدّھ کے پاس جا کر کہا۔ کہ آپ مُفصلہ ذیل سخت قواعد سنگھ میں جاری کریں ؛

"بھکشو شہر سے بہت دُور کھُلے میدان میں باس کیا کریں۔ پھٹے پُرانے اور لوگوں کے پھینکے اور اُتارے ہوئے کپڑے پہنا کریں۔ ہمیشہ ہمیشہ بھکشا مانگ کر کھانا لایا کریں۔ کبھی کسی شخص کے گھر دعوت قبول نہ کیا کریں

یا اگر کوئی شخص بہار میں رسد اور سیدھا (خوراک کی ساگری) بھیجد یوے تو وہ قبول نہ کیا جاوے۔ اور مچھلی اور گوشت کے استعمال سے قطعی پرہیز ہونا چاہیئے"۔

گوتم نے کہا۔ میرے اُپدیش کی پیروی کیا شہر اور کیا جنگل ہر ایک جگہ ہی ہو سکتی ہے۔ اگر کوئی شخص زیادہ سخت اور کٹھور دھرم کے نیموں کو پالن کرنا چاہے۔ تو میری طرف سے ایسا کرنے میں کسی قسم کا اعتراض یا رکاوٹ نہیں۔ لیکن میں یہ نہیں کہہ سکتا۔ اور نہ کوئی ایسا قاعدہ ہی مقرر کرنا چاہتا ہوں کہ جس کی رُو سے تمہارے اِن قواعد کا پالنا (پیروی کرنا) ہر ایک کے لئے ضروری اور لازمی ہو۔ نوجوان اور نرم طبیعت رکھنے والے سنیاسی کبھی بھی یہ سخت اور مشکل نیم پالن نہیں کر سکینگے۔ بھکشو مُلک کی ہر ایک قسم کی مروجہ خوراک کھا سکتے ہیں۔ لیکن ہمیشہ اِس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ کہ وُہ ہمیشہ کھانے کی دُھن۔ فکر اور چنتا میں ہی نہ لگے رہا کریں۔ اور اُسکو ہی اپنی زندگی کا مقصد اور سربس نہ بنالیں۔ اِنسان خواہ درخت کے نیچے رہتا ہو۔ یا محل میں۔ پھٹے پُرانے کپڑے پہنتا ہو یا بیش قیمتی لباس رکھتا ہو۔ گوشت کھاتا ہو یا اُس سے پرہیز کرتا ہو۔ اِن سب حالتوں میں ہی وُہ پوتر جیون حاصل کر سکتا ہے۔ سب کے لئے ایک ہی قسم کے نیموں (قواعد) کی پابندی رکھنے سے نِربان پد کی خواہش رکھنے والوں کے لئے بہت روک اور مشکل واقع ہوگی۔ نِربان کا پچھے (راستہ) دکھلانا ہی میری زندگی کا مقصد ہے۔ جس بیراگ سے رُوح کو نقصان پہنچتا ہو۔ اور تنزل ہوتا ہو۔ وُہ بیراگ ہمیشہ چھوڑنے کی لائق ہے"۔

دیودت نے جس کی فطرت خراب تھی۔ بُدھ کے اِس پاک کلام کی طرف کچھ دھیان نہ دیا۔ بلکہ اُلٹا انتقام کے جذبہ سے دُکھی اور زخمی ہو کر اپنے بہار کو واپس چلا گیا۔ اور اجات شترو کی مدد سے کہ جس نے اپنے باپ کو مروا ڈالا تھا۔ ایک الگ آشرم قائم کر لیا۔ لیکن دیودت کچھ دنوں بعد ہی یہاں کی لیلا ختم کر کے پرلوک کو سدھار گیا۔ اور اُس کی قائم کی ہوئی بھکشوؤں کی نئی جماعت سب تِتر بِتر ہو گئی۔ اُسکے بعد اجات شترو کے دِل میں بھی اپنے پاپوں کے لئے سخت اُنو تاپ پیدا ہُوا۔ اور اُس نے آخر میں بُدھ کی شرن لی۔ اور بَودھ دھرم کو مُلک میں قائم کرنے کے لئے مدد دینے لگا۔ مگر افسوس کہ بَودھ ہو کر بھی اُس کے دِل سے راج کا لوبھ دُور نہ ہُوا۔ گوتم کی وفات سے ایکسال پہلے اُس نے شراوستی شہر کو جو بُدھ کا سب سے بڑا بہار کھیتر تھا فتح کر لیا۔ اور کپل وستو کو بھی جو اُنکے پِتا کی سلطنت کا مقام تھا۔ نیست و نابود کر دیا!!!

آٹھواں باب

آخری وقت

رفتہ رفتہ اب بُدھ کی عمر کے ۷۹ برس ختم ہو گئے۔ اِس سال برسات کا موسم جیتبن بہار میں ختم کر کے شرت کی موسم میں راج گرہ کے پاس گِردھر کوٹ پربت کی گوہا میں چلے گئے۔ اِس وقت اجات شترو اوجیہ قوم کو جو مگدھ دیش کے دوسری طرف گنگا کے شمالی کنارہ پر باس کرتی تھی۔ نیست و نابود کرنے اور اُس کا نام و نشان صفحہ ہستی سے اُٹھا دینے کی فکر میں تھا۔ اور اُس کے لئے بہت بڑی تیاری کر رہا تھا +

بُدھ کے آنے کی خبر سُن کر اجات شترو نے اپنے وزیر اعظم ورشکار کو بُدھ کے پاس روانہ کیا۔ اور چلتے وقت اُس سے کہا۔ کہ تم بُدھ سے جا کر کہو کہ "میں قوم اوجیہ کو اپنے ملک سے نکال دینا چاہتا ہوں۔ اور اُسکے جواب میں جو کچھ وہ کہیں۔ تم اُس کو غور سے سُنو۔ اور جلد واپس آ کر مجھ کو خبر دو۔" وزیر نے بُدھ کے پاس جا کر پہلے انکو پرنام کیا۔ اور بعد ازاں راجا کا پیغام سُنایا۔ بُدھ نے آنند کو مخاطب کر کے کہا +

"کیا تُم نے سُنا ہے۔ کہ اوجیہ قوم کے لوگ ہمیشہ سادھارن سبھائیں مُنعقد کرتے ہیں۔ اور تمام ضروری امور اور معاملات آپس میں ملکر ایک دوسرے کی رائے اور مشورہ سے فیصلہ کرتے ہیں؟ جب تک اُن میں آپس میں

اتفاق رہیگا۔ اور وُہ دوستانہ طور پر آپس میں مل کر ایکدوسرے کی رائے اور اصلاح ومشورہ سے کام کرتے رہینگے۔ جب تک اُن کے دلونمیں اپنے بزرگوں عمر رسیدہ اور دھارمک لوگوں کے لئے تعظیم اور عزت کا بھاؤ رہیگا۔ اور جب تک اُنکی طرف سے عورتوں کے ساتھ کسی قسم کا ظلم اور بدسلوکی سرزد نہ ہوگی۔ اور جبتک اُنکے دلومیں اُن تمام پُرانے رسُوم وطریقوں کے لئے جو دھرم اور انصاف پر مبنی ہیں آدر رہیگا۔ جب تک وُہ دھرم کی زندگی بسر کرینگے۔ جب تک وُہ پاک اور دھارمک لوگونکی جائز حفاظت۔ بچاؤ اور مدد کرتے رہینگے تب تک اُن کے لئے بناش (زوال) نہیں۔ بلکہ اُلٹا وہ دِلوں دِن زیادہ سے زیادہ طاقت اور عروج حاصل کرینگے"+

اس کے بعد منتری کی طرف مخاطب ہوکر کہا۔ اے منتری! جبتک اِس قوم میں اتفاق رہیگا۔ تب تک اُن کو فتح کرنے کی اُمید نہ کرنا۔ جب میں ویشی شالی میں تھا۔ تو میں نے اُن لوگونکو اُپدیش دیا تھا۔ کہ جب تک تم گیان وان رہوگے۔ جب تک تم سچائی کے راستہ پر چلوگے۔ جب تک تُم پاکیزگی کے اصولوں کے موافق زندگی بسر کروگے۔ تب تک تمہارے لئے زوال نہیں۔ بلکہ تُم دلوں دن زیادہ سے زیادہ پھُولوگے اور پھلوگے[1]+

منتری نے یہ کہ کر "مگدہ راج اُن کو لڑائی سے تو شکست نہ دے سکیگا۔ ہاں اگر کسی حکمت عملی سے اُنکے اندر آپس میں نفاق پیدا کر دیا جاوے

[1] ویشی شالی راج میں اس وقت سادھارن تنتر پرنالی کانسٹی ٹیوشنل گورنمنٹ قائم تھی۔ جو لوگ کہتے ہیں کہ بھارت ورش میں کسی زمانہ میں بھی یہ طریق گورنمنٹ موجود نہ تھا۔ اُن کو چاہئے کہ وہ اس بارے میں زیادہ غور اور تحقیقات کریں مہاپری نربان سوتر پہلے صفحہ سے دیکھو+

تو اُس کی اُمید پوری ہو سکتی ہے۔ رخصت حاصل کی +

وزیر کے روانہ ہو جانے پر بُدھ نے آنند سے کہا۔ کہ "تمام بھکشوؤں کو اُپدیش کے کمرہ میں اکٹھا کرو۔ میں تم لوگوں کو اس بارے میں کچھ اُپدیش دینا چاہتا ہوں۔ کہ وُہ کون کون سے وسائل۔ ذریعے اور شرائط ہیں۔ کہ جن پر کسی سوسائٹی کی بھلائی اور ترقی کا انحصار ہے۔ تم سب غور سے سنو۔ اور میں بیان کرتا ہوں" +

جب سب بھکشو اکٹھے ہو گئے۔ تو بُدھ نے اُن سے مخاطب ہو کر کہا:۔ "اے بھکشوؤ! جب تک تم سب ملکر سبھائیں (جلسے) منعقد کرتے رہو گے۔ جب تک تم دوستانہ اور سدبھاؤ سے آپس میں ملتے جُلتے اور اُٹھتے بیٹھتے رہو گے۔ جب تک تم اُن تمام قواعد اور اصولوں کی پیروی کرتے رہو گے۔ جو بہت تجربہ اور مشاہدہ کے بعد مُفید ثابت ہوئے ہیں۔ اور انکو منسوخ نہ کرو گے اور سوائے ایسی باتوں کے جو اچھی طرح آزمائی گئی ہوں۔ اور کچھ اپنی طرف سے شامل نہ کرو گے۔ جب تک تمہارے بزرگ انصاف سے کام لینگے۔ جب تک تم اپنے بزرگوں کی تعظیم اور عزت کرو گے۔ اور اُنکی شردھا پُورنک مدد کرو گے۔ جب تک اُن کی کلام پر شردھا رکھو گے۔ اور اُن کا کہنا مانو گے جب تک خواہشات کے مطیع نہ ہو گے۔ بلکہ دھرم کی برکتوں میں خوشی محسوس کرو گے۔ اور نرجن باس (خلوت) کے لئے تمہارے دلوں میں پیار رہیگا جب تک تمہارا سنگ حاصل کرنے کے لئے سادھو اور دھارمک پُرش تمہارے پاس آتے رہینگے۔ اور تمہارے پاس رہکر شانتی اور آرام میں باس کر سکینگے اور وُہ اپنے آپ کو ہر ایک خطرہ سے محفوظ سمجھ سکینگے۔ اُس وقت تمہارے لئے

زوال نہیں۔ بلکہ تم دنوں دن زیادہ سے زیادہ ترقی حاصل کروگے +

اے بھکھشو! جب تک تم سنسار میں آسکت (گرویدہ) نہ ہوگے۔ اور فضول اور بیہودہ بات چیت تم کو بھلی نہ معلوم ہوگی۔ اور اُس طرف تمہاری رغبت نہ ہوگی۔ اور ناپاک خواہشات کے تم غلام نہ بنوگے۔ پاپی کا سہباس (صحبت) پسند نہ کروگے۔ معمولی اور خفیف سی ترقی کرکے اُس میں خوشی اور سیری نہ معلوم کروگے۔ اُس وقت تک تمہارے لئے کچھ امنگل (برائی وخرابی) نہیں +

اے بھکھشو! جب تک تم بشواسی (ایماندار) حلیم۔ بدوان اُتساہی اور گیانی رہوگے۔ اور جب تک تمہارے دلوں میں پاپ سے خوف اور کام کے لئے سرگرمی اور جوش رہیگا۔ اُس وقت تک تمہارے لئے کچھ خوف کا مقام نہیں۔ جب تک تم لوگو میں گیان چرچا ستّ انوسندھان (سچائی کی تلاش) پراکرم (دلیری وہمت) آنند (راحت) شانتی۔ گنبھیر دھیان (گہرا مراقبہ) سُکھ اور دُکھ کے وقت مستقل مزاجی اور نہ گھبرانے کا بھاؤ رہیگا۔ جب تک تم لوگوں میں دُنیاوی چیزوں اور دنیاوی زندگی کی ناپائداری کا بودھ۔ پاپ کو نرنے کرنے کی طاقت پُوتر تا۔ نرمل چت (صفائی دِل) اور نربان کے پھل کو محسوس کرنے کی طاقت رہیگی۔ اُس وقت تک تم کو کوئی شکست نہیں دے سکتا +

اے بھکھشو! جب تک تم اپنی چنتا (خیال)، بچن (کلام) کارج (فعل) میں دیالو رہوگے۔ جب تک تمام چیزوں کو مساوی حصّوں میں تقسیم کرکے استعمال کروگے۔ جب تک تم لوگوں میں گیانیوں کی تعریف کے لائق نِش

کلنک (پاک) اور نشکام (بغیر خواہش) دھرم پرچار رہیگا۔ جب تک تمام شوک اور دُکھ کے دُور کرنے والے اور پرنیتران کے دینے والے بشواس کا تُم لوگوں میں آدر رہیگا۔ اُس وقت تک تمہارا ابناش نہیں[1]۔

اب بُدھ نے گردھرکوٹ کو چھوڑ دیا۔ اور کچھ عرصہ کے لئے دیگر مختلف مقاموں میں پھرتے رہے۔ اور بعد ازاں اُنہوں نے نالندا[2] کے پاوارک نامی آموں کے باغ میں کچھ عرصہ قیام کیا۔ اس مقام میں ساری پُتر بُدھ سے ملنے کے لئے آیا۔ اور کہنے لگا۔ کہ "ہے بھگون! آپ جیسا گیانی دُنیا میں کوئی نہیں ہے۔ اور نہ پہلے کبھی کوئی ہُوا۔ اور نہ آیندہ کوئی ہوگا" یہ سُنکر بُدھ نے کہا۔ کہ "اے ساری پُتر تمہارا ایسا کہنا مبالغہ سے پُر ہے۔ تم اُن تمام دھرماتماؤں کے بارے میں کہ جو پہلے ہو چکے ہیں یا جو آیندہ پیدا ہونگے۔ یا جو اب موجود ہیں۔ کیا جانتے ہو؟ صرف لاعلمی کی وجہ سے تم میری اس قدر تعریف کرتے ہو"[3] ایسی ہی (انکساری) سے بُدھ نے دُنیا کو فریفتہ کیا تھا۔ ایسی انکساری اور فروتنی حاصل کرنے اور مثل گھاس کے سر بزمین ہونے کے بِنا کون دھرم پرچار کر سکتا ہے؟

بُدھ پھر نالندا سے موضع پاٹلی[4] میں چلے گئے۔ اس مقام میں اجات شترو اور جیہ قوم کو فتح کرنے کے لئے ایک قلعہ بنا رہا تھا۔ اس موضع کے لوگوں نے

---

[1] سیکرڈ بکس آف دی ایسٹ مصنفہ میکس مولر کی نویں جلد کے مہاپری نربان سوتر کا ۲-۱۲ صفحہ۔

[2] نالندا راجگرہ کے شمال میں ہے۔ یہاں پر کسی زمانہ میں بودھ دھرم سکھشا کا بہت بڑا درسگاہ تھا۔

[3] مہاپری نربان سوتر کا ۱۳ صفحہ دیکھو۔

[4] اس گاؤں کا نام بعد ازاں پاٹلی پُوتر ہو گیا تھا۔ اور مگدھ راج نے راجگرہ کو چھوڑ کر اسی مقام کو اپنی راجدھانی (دار الخلافہ) بنا لیا تھا۔ موجودہ پٹنہ شہر اسی جگہ آباد ہے۔

جو بُدّھ کے شاگرد تھے۔ اپنے گُرو کا بہت شردھا اور عزت کے ساتھ استقبال کیا۔ بُدّھ نے اُس گاؤں کی آرامگاہ میں بیٹھ کر کہا۔ کہ "اے گرہستیو پاپی شخص اپنی پاپ آلودہ زندگی اور بُرے کاموں کے لئے پانچ طرح کا نقصان اُٹھاتا ہے +

(۱) ایسے شخص پر کوئی وِشواس نہیں کرتا (۲) اپنی سستی غفلت اور لاپرواہی کی وجہ سے ایسا شخص ہمیشہ افلاس کی حالت میں رہتا۔ اور اُس کا دُکھ بھوگتا ہے (۳) ایسے شخص کی چاروں طرف بدنامی ہوتی ہے (۴) جہاں کہیں وُہ جاتا ہے۔ اُس کا دِل ہمیشہ خوف۔ فکر اور تشویش سے پُر رہتا ہے۔ (۵) موت کے وقت اُس کا دِل طرح طرح کے تفکرات اور پاپ آلودہ خیالات سے متفکر اور خوف زدہ ہوتا ہے اور مرنے کے بعد وُہ سخت عذاب پاتا ہے +

اے گرہستیو یہ پانچ قِسم کا دُکھ پاپی کو اپنے پاپ کارج کے لئے بھوگنا پڑتا ہے +

اور جو شخص سادھو تا اور پاکیزگی کی زندگی بسر کرتا ہے۔ وُہ اپنے نیک کاموں کے لئے پانچ طرح کا سُکھ بھوگتا ہے +

(۱) وُہ اپنی قوت بازو اور محنت اور مشقت سے کبھی تنگدست نہیں رہتا اور اسی لئے فارغ البالی کی برکتوں کو بھوگتا ہے (۲) چاروں طرف اُسکی نیکنامی ہوتی ہے (۳) جس سوسائٹی میں وُہ جاتا ہے۔ خواہ وہ سوسائٹی امیروں کی ہو۔ یا برہمنوں کی۔ نمبرداروں کی ہو۔ یا اہلِ منصب اور مرتبہ والوں کی۔ غرضیکہ ہر ایک سوسائٹی میں وُہ وِشواس بیخوفی اور اپنے اوپر تصرف رکھ کر

داخل ہوتا ہے (۴) موت کے وقت بغیر کسی فکر اور تردّد کے آرام اور شانتی کے ساتھ یہاں سے رخصت ہوتا ہے (۵) اس جسم کے الگ ہو جانے پر اس کا دل سکھ اور شانتی کی حالت میں رہتا ہے۔ پاک اور دھارمک لوگوں کی جگہ پر ہی جنت ہے۔ اور کیا اس لوک اور کیا پرلوک میں سب جگہ ہی ان لوگوں کے لئے سکھ ہے" +

پاٹلی گاؤں سے گوتم گنگا پار ہو کر موضع کوٹی میں پہنچے۔ گنگا پار ہو کر انہوں نے اپنے شاگردوں سے کہا "اس دنیا کے مغرور لوگ اس بھوساگر سے پار ہونے کے لئے بیڑے تیار کرتے ہیں۔ لیکن سادھو لوگ سمندر کے حقیقی سخت اور مشکل راستہ کو اختیار کر کے اس بھوساگر سے پار ہو جاتے ہیں۔ جھوٹھے بیراگ کے بیڑے۔ دھرم کے بیرونی اڈمبروں اور رسوم و رواج کی خوشنما اور رنگین مور پنکھیاں (ایک قسم کی کشتی) سنسار کے سمندر کے طوفان کا مقابلہ کرنے کے لئے کافی مضبوط اور مستحکم نہیں۔ لیکن گیان کی کشتی نروان کے کنارہ پر پہنچنے کے لئے مثل محفوظ اور بیخطرہ جہاز کے ہے"۔ اب انہوں نے کوٹی گاؤں کو چھوڑ کر ناڑک گاؤں میں کچھ عرصہ کے لئے آرام کیا۔ اور پھر وہ اپنے شاگردوں سمیت ویشالی کے امبپالی کے باغ میں پہنچے +

امبپالی ویشالی شہر کی رہنے والی ایک بہت مشہور اور دولتمند بیسوا تھی۔ جب اس کو یہ خبر ملی۔ کہ گوتم اس کے باغ میں آ کر ٹھیرے ہیں۔ تو اس کی خوشی کی کچھ حد نہ رہی۔ گویا اس کو ایک نعمت غیر مترقبہ ہاتھ آئی۔ اور خوشی سے پاگل ہو کر ان کے پاس آئی۔ اور ان کو اگلے روز اپنے ہاں

کھانا کھانے کے لئے نیوتہ دیا +

چونکہ بُدھ کے دِل میں دَیا اور پریم کا بھاؤ غیر معمولی اور عالمگیر تھا۔ اور صرف اِس وجہ سے کہ اُس کی زندگی پاپ آلودہ ہے۔ اُس کی طرف سے اُن کے دِل میں نفرت پیدا نہیں ہو سکتی تھی۔ کیونکہ پاپیوں اور گمراہوں ہی کو تو نِربان ینتھ دکھلانے کے لئے وُہ سنیاسی ہوئے تھے۔ اسلئے اُنہوں نے امبپالی کی درخواست کو منظور کر لیا +

وئشالی کے طاقتور اور پرتاپی لکھشوی وش شاہی خاندان کے لوگ بڑی دھوم دھام اور شان شوکت کے ساتھ بُدھ کے درشن کے لئے گئے۔ اور اُن سے باادب درخواست کی۔ کہ آپ کل ہمارے راج بھون میں کرپا کر کے کھانا کھاویں +

بُدھ نے کہا کہ "میں پہلے ہی کل کو امبپالی کے ہاں کھانا کھانے کا نیوتہ قبول کر چکا ہوں"۔ لکھشوی وش خاندان کے لوگ اِس خیال سے کہ بُدھ نے راج گھر کا نیوتہ تو قبول نہ کیا۔ اور وُہ ایک ایسی عورت کے مکان پر کھانا کھانے کے لئے جائینگے۔ کہ جس کے مکان پر کوئی سادھو اور پاک شخص کبھی قدم تک بھی نہیں رکھتا۔ اپنے دِل میں بہت دُکھی ہوئے۔ لیکن جو حقیقی اور سچے سادھو ہوتے ہیں۔ وُہ راجا اور پرجا دھنی (دولتمند) نِردھن (غریب) سادھو اور پاپی کے خیال سے کسی کو پیار اور نفرت نہیں کرتے بلکہ اُن کا اُودار بھاؤ اور کشادہ دِل سب کو ہی یکساں نظر سے دیکھتا اور آلنگن کرتا ہے +

غریب دُکھیاروں اور پاپیوں کو اِس دُنیا کے لوگ نہایت حقارت اور

نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ لیکن یہ لوگ ایسے لوگوں کو جن کا دُنیا میں کوئی سہارا اور آشرہ نہیں۔ بہت سنیہہ اور پیار کرتے ہیں +

اگلے دِن بُدّھ نے بمع اپنے شاگردوں کے امبپالی کے مکان پر کھانا کھایا۔ جس کے بعد امبپالی نے شرِدھا پوُربک گلے میں وستر ڈال کر اُس باغ میں جو مکان تھا۔ بھکشوُ سنگھ کے رہنے کے لئے دان کر دیا۔ بُدّھ جب امبپالی کے باغ میں باس کرتے تھے۔ تو ایک دن اُنھوں نے بھکشوؤں سے کہا۔ کہ تم ہمیشہ محتاط اور چِنتا شیل رہو۔ ہر ایک دُکھ اور شوک اور اگیانتا سے جو جِسمانی حرص اور خواہشات اور کج بحثی کے ذریعہ پیدا ہوتا ہے۔ اوپر رہو۔ جو کچھ تم کرو۔ ہمیشہ شانت بھاؤ اور بچار شیلتا کے ساتھ کرو۔ کھانے۔ پینے۔ چلنے پھرنے۔ اُٹھنے۔ بیٹھنے۔ سونے۔ جاگنے۔ بولنے۔ چالنے اور چُپ رہنے میں ہمیشہ غور و فکر اور احتیاط سے کام لو +

موت کِسی کا بھی انتظار نہیں کرتی۔ اور نہ کِسی کی طرفداری ہی کرتی ہے سادھو (نیک) ہو۔ یا اسادھو (بد) دھنی (دولتمند) ہو۔ یا نِردھن (مفلس) یہ رات دِن سب کو ہی قابو کر رہی ہے۔ بہت سے بھکشو آہستہ آہستہ اب بوڑھے ہونے پر آئے۔ اکثروں کے چہرے پر موت کے آثار و علامات دِکھلائی دینے لگے +

ساری پُتر اور مودگلیان بُدّھ کے مثل دائیں اور بائیں بازو کے تھے۔ اور یہ دونو ہی بہت زبردست اور اعلےٰ طاقتیں رکھنے والے شخص تھے۔ موت نے آکر ان دونو کو اِس دُنیا سے اُٹھا لیا۔ بُدّھ یہ دیکھ کر کہ

بھکشوؤں کی جماعت دلنوں دن کمزور ہوتی جاتی ہے۔ روحانی ترقی اور پکاش کے لئے اور بھی زیادہ اُتساہ اور جوش کے ساتھ کام کرنے لگے۔ اور اِس طرف زیادہ دھیان اور توجہ دینے لگے +

بُدھ نے اِس وقت اسّی برس کی عمر میں قدم رکھا ہے۔ اور وہ اِس بڑھاپے میں اپنے دِل کے نہایت نزدیک اور لائق اِن دو نو شاگردوں کو کھو کر اپنے آپ کو ایسا محسوس کرنے لگے۔ کہ گویا اُنکی ساری طاقت جاتی رہی +

اِتنے میں پھر برسات کا موسم آگیا۔ بُدھ نے ویشالی کے نزدیک بیلوپر نامی ایک گاؤں میں جاکر جو ایک پہاڑ کے دامن میں تھا۔ اپنے شاگردوں سے کہا۔ "تم اپنی حسب دلخواہ کِسی اور جگہ میں جاکر اِس برسات کے موسم کو گذار سکتے ہو۔ اور مَیں اِس دفعہ اِسی گاؤں میں رہونگا"۔ برسات کا کچھ وقت ہی گذرنے پایا تھا۔ کہ وُہ ایک مُہلک بیماری میں گرفتار ہوگئے اور تمام جسم میں اِس قدر سخت اور ناقابل برداشت درد ہونے لگا۔ کہ گویا ابھی جان نِکلجائیگی۔ لیکن اُنھوں نے اِس سخت عذاب اور دُکھ کو نہایت تحمل۔ صبر اور شانتِ چت کے ساتھ بغیر کِسی شکایت کے برداشت کیا۔ اُن کو معلوم ہوگیا تھا۔ کہ اب وُہ اور زیادہ دِنوں تک نہ جئینگے لیکن اِس خیال سے کہ اگر مَیں نے اپنے شاگردوں سے کچھ نہ کہا۔ اور نہ اُن سے رُخصت حاصل کی۔ اور نہ اُن کو اِس آخری وقت میں ہدایت وغیرہ دی۔ اور اِس حالت میں ہی اِس جسم کو چھوڑ دیا۔ تو یہ سب اِدھر اُدھر تتر بتر ہو جائینگے۔ اُنھوں نے اپنی زبردست اور غیر معمولی قوت ارادہ کے ذریعہ

کچھ عرصہ کے لئے اپنے آپ کو بیماری کے پنجہ سے آزاد کر لیا۔ اور اب وہ
پہلے کی نسبت کچھ بہتر ہو گئے۔

بدھ اب آہستہ آہستہ جسمانی صحت کے لحاظ سے دنوں دن بہتر ہونے
لگے۔ اور پوری صحت پا کر ایکدن جبکہ وہ بہار کے پچھلے حصے کی طرف
نرجن استھان میں بیٹھے ہوئے تھے۔ تو آنند نے انکے پاس آ کر کہا۔ آپ
جب صحت کی حالت میں تھے۔ آپ کے چہرے پر کس قدر جلال اور رونق
تھی۔ لیکن افسوس! بیماری نے اس کو خراب کر دیا ہے۔ آپ کی بیماری
کے وقت فکر کرتے کرتے میری آنکھوں کے سامنے اندھیرا سا آگیا۔ اور میں
بہت کمزور ہو گیا۔ اور میرے دماغ میں ایک عجیب انتشار پیدا ہو گیا۔ اور
میں چاروں طرف تاریکی ہی تاریکی دیکھنے لگا۔ لیکن میرے دل میں
پورا اور مضبوط بشواس (یقین) تھا۔ اور اس خیال سے مجھ کو بہت شانتی
ملتی تھی۔ کہ آپ سنگھ کی حفاظت کے لئے جن جن وسائل اور ہدایتوں کی

لے قوت ارادہ کے ذریعہ انسان کیسے کیسے عجیب وغریب کام کر سکتا ہے۔ اس صداقت اور اصول
کو زمانہ حال کی سائنس کی روشنی ظاہر نہیں کر سکی۔ آریہ رشی گن ایسی طاقت کے ذریعہ اس جڑ جگت (مادی دنیا)
کے نیموں (قوانین) کی پہنچ سے اوپر چلے جاتے تھے۔ ایسا کہتے ہیں۔ کہ اسی طاقت کے ذریعہ ہی
بھیشم نے اپنی موت کے وقت کو اپنی اچھا (مرضی) کے ادھین (ماتحت) کر لیا تھا کہتے ہیں
کہ اسی طاقت کے ذریعہ ایک شخص اپنے سانس کو روک کر بہت عرصہ تک بغیر کھائے پئے زندہ رہ سکتا
ہے۔ ایسا کہا گیا ہے کہ شہنشاہ بابر نے اسی طاقت کے ذریعہ اپنے لڑکے ہمایوں کی بیماری اپنے اوپر لیکر
اسکی جان بچائی۔ اور اس کی جگہ اپنی جان دیدی تھی۔ یہاں پرمیشور نے انسان کے اندر کیا کیا طاقتیں
رکھی ہیں۔ ان کا پورا پورا علم کس کو ہو سکتا ہے۔ اور کون شخص انکی حد قائم کر سکتا ہے؟

ضرورت ہے۔ اُن کو بتلائے بغیر کبھی اِس لوک (دُنیا) کو تیاگ نہیں کرینگے"۔

بُدّھ نے کہا "اے آنند! سنگھ اب اور مجھ سے کیا چاہتا اور امید کرتا ہے میں نے جو کچھ بتلانا اور کہنا تھا سبھی کچھ کہہ دیا ہے۔ میں نے تم لوگوں سے کوئی بات پوشیدہ نہیں رکھی۔ اور سچائی کو بلا اِس امتیاز کے کہ یہ اصول عام لوگوں کیلئے ہے۔ اور یہ خاص کیلئے پرچار کیا ہے۔ کیونکہ اے آنند! تتھاگت سچائی کے بارے میں کچھ پوشیدہ رکھنا نہیں چاہتا۔ اور وہ مثل اُس اُستاد کے نہیں ہے۔ جو اپنے شاگردوں سے کچھ پوشیدہ رکھتا ہے۔ ہاں اگر کوئی شخص تُم میں سے یہ خیال کرے۔ کہ وہ سنگھ کا رہنما ہے۔ اور سنگھ اُسکے ماتحت ہے۔ تو وہ سنگھ کی حفاظت کے لئے مضبوط قواعد بنا سکتا ہے۔ لیکن مَیں نے کبھی ایسا خیال نہیں کیا۔ کہ مَیں سنگھ کا رہنما ہوں۔ اور سنگھ میرے آدھین (ماتحت) ہے۔ میں اب بوڑھا ہو گیا اور عمر کے بوجھ سے تکلیف زدہ ہوں۔ میری عُمر اب اسّی برس کی ہو گئی ہے۔ اور میرا یہ سفر اِس وقت ختم ہونے کو ہے۔ جس طرح بوسیدہ اور ٹوٹا ہُوا چھکڑا (رہڑو) بہت مشکل اور احتیاط کے ساتھ کچھ عرصہ کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اُسیطرح سے میرا جسم بھی بہت احتیاط اور خبرداری کرنے سے کچھ دِن اور ایسی حالت میں قائم رہ سکتا ہے۔ کہ اُس کے ذریعہ کچھ کام ہوسکے۔ جب میں اِس سنسار (دُنیا) کو بھول کر اور اُسکی محسوسات سے اوپر رہ کر سمادھی میں محو ہوتا ہوں تب میں کچھ آرام محسوس کرتا ہوں۔ اور اُس وقت میرا جسم سُکھ کیحالت میں ہوتا ہے ورنہ دوسرے وقتوں میں مجھ کو بہت سخت تکلیف اور بےچینی ہوتی ہے۔ اسواسطے اے آنند! تم اپنے چراغ آپ بنو۔ اپنے اوپر بھروسہ کرو۔ اور کسی بیرونی مدد پر

بھروسہ نہ کرو۔ اپنا راستہ آپ نکالو۔ خود اپنا آشرا تلاش کرو۔ دوسرے پر بھر
بھروسہ مت کرو۔ سچائی کی روشنی سے زندگی کے راستے میں قدم بڑھاؤ۔
سچائی کو ہی اپنی زندگی کا آشرے (ٹیکنت و پناہ) بناؤ۔ اور سچائی میں ہی اپنی
مکتی تلاش کرو۔ اور کسی کی مدد کا خیال مت کرو۔ جب تک تم اِس دنیا میں
زندہ رہو۔ چنتا (غور و فکر) اور مستقل مزاجی کے ذریعہ جسم اور حواسوں کی
ترشنا (خواہشات) وغیرہ پر تصرف حاصل کرو۔ تاکہ اُن سے تم کو دکھ نہ ملے۔
اگر اِس وقت میری موت بھی ہو جاوے۔ تو اِس میں دکھ کی بات اور نقصان
ہی کیا ہے۔ جو لوگ میرے اِس اُپدیش کے موافق عمل کرینگے۔ وہ نِربان پد
حاصل کرینگے"[۵] +

جو لوگ اِس وقت یا میری موت کے بعد اپنے چراغ آپ بنینگے۔ اور اپنے
اوپر بھروسہ کرینگے۔ اور کسی بیرونی مدد کا خیال نہ رکھینگے۔ اور سچائی پر
استقلال کے ساتھ قائم رہینگے۔ اور اُس کو مثل چراغ کے خیال کرینگے۔ اور اپنی
مکتی سچائی میں ہی ڈھونڈینگے۔ اور اپنے آپ کو چھوڑ کر کسی دوسرے کی مدد
کے طالب نہ بنینگے۔ اے آنند! میرے بھکشوؤں میں وہی لوگ ایسے ہونگے
جو سب سے اعلےٰ منزل اور معراج کو حاصل کرینگے۔ لیکن اُن کے دل میں
زیادہ سے زیادہ گیان حاصل کرنے کی بیاکلتا (بیقراری) رہنی چاہئے"
آنند بدھ کا نہایت پیارا اور فرمانبردار شِشّ (شاگرد) تھا۔ جب آنند
کو معلوم ہُوا۔ کہ بدھ دیو اب اور زیادہ دنوں تک زندہ نہ رہینگے۔ تو وہ زار زار
رونے لگا۔ اور روتے روتے بیچین ہو گیا +

[۵] مہاپری نربان سوتر ۳۵-۶۹ صفحہ دیکھو +

اُس کی یہ حالت دیکھ کر بُدّھ نے کہا "دیکھو آنند! مَیں نے تم سے پہلے ہی کتنی
بار کہا ہے۔ کہ جس کا جنم (پیدائش) ہے۔ اُس کی موت بھی ہے۔ اور انسان
جس کو اپنی جان سے زیادہ عزیز سمجھتا ہے۔ اُس سے جدائی بھی ہے۔
اِس غیر مُتبدل قانون سے کوئی نہیں بچ سکتا۔ جو پیاری سے پیاری
چیز سے علیحدہ ہونے پر بھی دُکھ نہیں پاتے اُنہوں نے ہی موت پر فتح
حاصل کی ہے +

اس کے بعد بُدّھ نے کہا "اے آنند! جا بن کے کُٹا گار کے بہار میں
سب بھکشوؤں کو اکٹھا کرو۔ مَیں اُن کو زندگی کے اِس آخری وقت میں آخری
اُپدیش دُونگا +

سب بھکشو بہت متانت اور سنجیدگی کے ساتھ اکٹھے ہوئے اور
اپنے گُرو کے مُنہ سے امرت بانی سُننے کے لئے چُپ چاپ بیٹھ رہے +

تمام بھکشوؤں کے دل اور دماغ کو روشن کر کے بُدّھ دیو نے دل کی
گہری تہ سے یُوں بولنا شروع کیا +

اے بھکشوؤ! مَیں نے جس دھرم کو ظاہر کیا ہے۔ اُس کو پورے طور
سے جانو اور سمجھو۔ سادھن کرو اُس پر غور کرو۔ زبان پر حاصل کرو۔ اور
نہایت جوش اور سرگرمی کے ساتھ اُس کو چاروں طرف پھیلاؤ۔ تاکہ اِس
پوِتر دھرم کی جڑ مستقل طور سے قائم ہو۔ اور یہ دھرم کروڑوں مرد اور
عورتوں کے کلیان اور سُکھ کا موجب ہو۔ اور کیا اِس لوک اور کیا پرلوک
کے رہنے والوں کے سُکھ کے بڑھانے اور دُکھ کے دُور کرنے کے لئے
چاروں طرف پھیلے +

ستاروں کا دیکھنا۔ جوتش۔ زندگی کے بد اور نیک شگون کا بتلانا۔ پیشینگوئی کرنا وغیرہ باتوں کی سخت ممانعت ہے۔ جس نے اپنے آپ کو بالکل تیاگ چھوڑ دیا ہے۔ اُس کے لئے یہ روا نہیں۔ اِس واسطے اپنے من کو ہمیشہ اپنے قابو میں رکھو۔ دُنیا کے شور و غل سے اپنے آپ کو ہٹا کر دل کو شانت اور سنتوکھ کی حالت میں رکھو۔

تُم کھانا بھوک کو دور کرنے کیلئے کھاؤ۔ اور پانی پیاس بجھانے کے لئے پیو۔ تُم اپنی زندگی کی ضروریات کو مثل اُس بھونرے کے پورا کرو جو پھول کے رس کو چوستا ہے۔ لیکن اُس کی خوشبو۔ رسیلا پن اور بناوٹ کو خراب نہیں کرتا۔

مَیں نے جو سچائی ظاہر کی ہے۔ اور تُم کو دھرم کے جو سات رتن بتلائے ہیں۔ جن کو اگر اکٹھا کیا جاوے۔ تو اُن کا نہایت خوبصورت چمکیلا نروان کا تاج بن سکتا ہے۔ مختصر طور سے پھر اُنکو تمہارے سامنے دوہراتا ہوں تُم اُنکو پھر غور سے سُنو۔ وہ دھرم کے سات رتن یہ ہیں:-

اول چار سمرتی اُپستھان

(۱) جسمانی اَپوِترتا کا سمرن (جسمانی ناپاکی کا دھیان)۔

(۲) اِندریوں کے بودھ سے پیدا شدہ دُکھ کا سمرن (خواہشات کے دُکھ سُکھ کا دھیان)۔

(۳) چنتا کی اَنِتیا (سار کو اَسار۔ اور اَسار کو سار سمجھنے کا دھیان)۔

(۴) پنچ دُکھ سمبندھ سمرن (تمام مرکب چیزوں کی ناپائداری کا دھیان یعنی (۱) روپ (۲) بیدنا (بیرونی چیزوں کا گیان)۔

(۳) گیان (میں ہوں کا علم) (۴) سنگیا (اپنی شخصیت کا علم) +
(۵) سنسکار (پربرتی یا رغبت) +
دوم چار سمیک پردھان (پاپ کے برخلاف چار طرح کی کشمکش) +
(۱) آتما میں پاپ نہ پیدا ہونے دینے کے لئے کشمکش - یعنی اس بات کے لئے کشمکش کہ آتما میں پاپ پیدا نہ ہو +
(۲) پیدا شدہ پاپ کو دور کرنے کے لئے کشمکش +
(۳) نئے پاک اور منگل بھاؤ پیدا کرنے کے لئے کشمکش +
(۴) پیدا شدہ منگل اور پاک بھاؤنکو بڑھانے کے لئے کشمکش +
سوم چار رِدّھی پد (سنت پدوی حاصل کرنے کے چار طریق) +
(۱) گہرے دھیان اور پاپ کے برخلاف سنگرام کی شرائط کو پورا کرکے ارہت (سنت پدوی) حاصل کرنے کے لئے مضبوط قوت ارادہ +
(۲) ضروری کوشش +
(۳) اُسکے لئے دِل کو پورے طور سے تیار کرنا +
(۴) آتم سنجم اور بچار (اپنے اوپر تصرف اور غور و فکر) +
چہارم پنچ بل (پانچ اخلاقی طاقتیں) +
(۱) بشواس (اپنے آپ پر بھروسہ) +
(۲) اُتساہ (جوش یا استقلال) +
(۳) یادداشت کی طاقت +
(۴) دھیان کی طاقت + (۵) گیان کی طاقت +
پنجم پنچ اندریہ (پانچ روحانی حواس) +

(۱) قوت بشواس (۲) اُتساہ (۳) یادداشت (۴) دھیان (۵) گیان +

ششم سپت بودھینگ (دانائی کے سات جُزو) +

(۱) بیرج یعنی قوت (۲) چینینا (قوت ادراک) (۳) سمادھی (مراقبہ) (۴) اوسدھت سا (تلاش و جُستجو) (۵) پریتی (بشاشت) (۶) پرشانتی (اطمینان) (۷) اُپیکھشا (نفرت اور اُلفت سے اوپر رہ کر شانت رہنا یعنی سکُون کی حالت) +

ہفتم اشٹانگ مارگ

(۱) سد درشٹی - یعنی کارن اور کارج (علت و معلول) کے قانون کا صحیح علم -

(۲) ست سنکلپ - یعنی پریم - میتری (رحم) آتم تیاگ (خودی کا بناش) کا نرست آدرش (معراج) +

(۳) سد باکیہ - یعنی نِندا - فضول گوئی - جھوٹھ اور سخت کلامی سے پرہیز +

(۴) سد بیوہار (نیک چلنی) یعنی جیو ہنسا - بے ایمانی اور خواہشات کی غلامی سے پرہیز +

(۵) سد اجیوکا - یعنی جائز طریق سے روزی کمانا - خراب اور ناپاک پیشوں سے پرہیز +

(۶) سد بیام (سچی ریاضت) یعنی بُرائی کو چھوڑنے اور چِنتا بچن اور کارج (خیال - کلام - عمل) میں بھلائی کرنے کے لئے لگاتار کوشش +

(۷) ست سمرتی (چت کو ایکاگر کرنا) یعنی جسم ماندریوں اور "میں ہوں" اور تمام ظہوروں کی ناپائداری پر سوچ بچار +

(۸) سمئیک سمادھی - یعنی چت کی سچی شانتی جو جیون کے پوتر کرنے سے حاصل ہوتی ہے +

"اے بھکشوؤ! اس دنیا کی تمام چیزیں ہی آہستہ آہستہ پرانی اور خستہ ہو جاتی ہیں۔ تم پرنروان (نجات) کے لئے کوشش کرو۔ میں اب بوڑھا ہو گیا ہوں۔ اور میری یہ زندگی اب ختم ہونے پر آئی ہے۔ میری موت نزدیک ہے۔ میں اب تم سے رخصت چاہتا ہوں۔

تم ہمیشہ اُن صداقتوں کا دھیان اور سادھن کرو۔ جو میں نے تم کو سکھلائی ہیں۔ پاپ کے برخلاف لگاتار کوشش اور جدوجہد جاری رکھو۔ پاکیزگی کے راستہ پر چلو۔ پنچ بل (روحانی طاقتوں) میں مضبوط ہو۔ اپنے تمام روحانی حواسوں کو روشن اور تیز کرو۔ جب تمہارے دماغ بہت بودھینگ (دانائی کے سات جزوں) کے ذریعہ روشن ہونگے۔ تو تم اشٹانگ مارگ کو جس کی پیروی سے نروان پر ملتا ہے سمجھ سکوگے۔

تم ہمیشہ اُنساہی (سرگرم) اَنوراگی (پیار کرنے والے) پوتر (پاک) دھیان پرائن (مراقبہ میں مشغول) اور اپنے ارادے میں مضبوط بنو۔ ہمیشہ اپنے آتما کی جانچ پڑتال کرتے رہو۔ اور دل کی پاکیزگی کی طرف خاص خیال رکھو۔ جو شخص پورے جوش اور سرگرمی کے ساتھ اس دھرم کی پیروی کریگا۔ وہ اس زندگی کے سمندر سے پار ہو گا۔ اور اُس کے تمام دکھ اور کلیش نروان کے جل میں ڈوب جائینگے۔ تمام مرکب اشیاء وقت آنے پر پرانی اور خستہ ہو جاتی ہیں۔ اور آخر بس اُن کے اجزا الگ الگ ہو جاتے ہیں۔ اس واسطے تم اُس چیز کی تلاش کرو جو ابدی ہے اور کبھی ناش نہیں ہوتی۔ اور اپنی مکتی کا اُپاے محنت اور کوشش سے آپ کرو"۔

تمام ارہت بھکشو شرمن اور شراوکوں نے جو اس موقع پر حاضر

ہوئے تھے۔ گرودیو کے زندہ جوش والے۔ زندگی بخش اور راحت بھرے کلام کو
بہت غور اور شردھا سے سُنا۔ اور حیران اور متعجب ہو کر نہایت متانت اور سنجیدگی
کے ساتھ چُپ چاپ بیٹھے رہے ٭

جب اُن کو یہ معلوم ہُوا۔ کہ اُنکے گرودیو جو اِتنے عرصہ تک اُنکے ساتھی اور
مددگار تھے۔ اب جلدی ہی اِس دُنیا سے رُخصت ہو جائینگے۔ تو وہ سب
مثل اُس شخص کے کہ جس پر بجلی گر پڑتی ہے بیحس و حرکت بیٹھے رہے ٭

اِس کے بعد بُدھ نے بھکشوؤں کے اِس مجمع کے سامنے کاشیپ
کو بُلا کر اپنے کپڑوں کے ساتھ اُسکے کپڑے بدل لئے۔ اور اُس سے کہا "میری
موت کے بعد تُم پیار اور محبت کے ساتھ سب کو اُپدیش دینا" ٭

اِس کے بعد بُدھ مقام ویشالی سے آخری رُخصت لے کر دھیرے
دھیرے کُشی نگر کی طرف روانہ ہوئے۔ راستہ میں شاگردوں سے ایکدن
کہا:-

"اگر کوئی شخص میری موت کے بعد کسی بات کو میری زبان سے نکلی ہوئی بتلاوے
وہ اگر دھرم گرنتھ کے ساتھ مطابقت رکھتی ہو۔ اور اُسکے ساتھ ایک ہو
تو اُس کو سچ جانو۔ ورنہ اُس کو قبول نہ کرو" ٭

بُدھ ویشالی کے گرد و نواح کے مختلف گاؤں میں آرام کرتے ہوئے
آخر کو پاوا گاؤں میں پہنچے۔ یہاں پر چنڈ نامی ایک شخص ٹھہرا رہتا تھا
بُدھ نے اُسکے آموں کے باغ میں ٹھیرنے کا فیصلہ کیا۔ چنڈ بُدھ کے آنے
کی خبر سُنکر بہت خوش ہُوا۔ اور اُنکے ملنے کے لئے اپنے باغ میں پہنچا۔
بُدھ کے پُر جلال اور نورانی چہرے کو دیکھ کر اور اُنکے غیر معمولی اُپدیش کو سُنکر

وُہ فریفتہ ہوگیا۔ اور اُن سے اگلے دِن اپنے ہاں کھانا کھانے کے لئے درخواست کی
چنڈے نے اِس موقع پر اُن کے کھانے کے لئے چاول کی روٹیاں اور
سُؤر کا گوشت[1] تیار کیا تھا۔ بُدھ کا یہ قاعدہ تھا۔ کہ جو کچھ کوئی شخص اُن کو
کھانے کے لئے دیتا تھا وہی کھالیا کرتے تھے۔ لیکن اُن کو سنیاسی
سمجھ کر کوئی گوشت کھانے کے لئے نہیں دیتا تھا۔ بُدھ نے سمجھا اگر
مَیں نے گوشت کھانے سے انکار کیا مبادا چنڈ کے دِل کو تکلیف ہو۔ اِسلئے
اُنھوں نے چنڈ سے کہا۔ کہ گوشت صرف مجھ کو دینا کسی اور کو مت دینا۔ چونکہ
بُدھ نے کبھی گوشت نہیں کھایا تھا۔ اِس واسطے اِس قسم کی خوراک کھانے
سے کہ جس کے وُہ عادی نہ تھے۔ اُن کو پیچش کی مہلک بیماری ہوگئی۔ اور پیٹ
میں درد کی سخت تکلیف سے اُن کا جسم اور بھی کمزور ہوگیا۔ لیکن تو بھی
مقام پاوا سے کوشی نگر تک پیدل چلکر گئے۔ راستہ میں سخت پیاس لگی
بہت تھک گئے۔ اور زیادہ چلنے کی طاقت نہ رہنے کی وجہ سے ایک درخت کے
نیچے آرام کرنے کے لئے بیٹھ گئے۔ آنند نے اُن کو پانی پلایا۔ اور وُہ پانی
پی کر اپنے آپ کو کچھ بہتر محسوس کرنے لگے +

بُدھ پھر وہاں سے معہ شاگردوں کے کوکُشٹا ندی کے کنارے پہنچے
جہاں اُنھوں نے ندی کے بہتے ہوئے اور تازہ پانی میں اشنان کر کے
بہت آرام معلوم کیا۔ ندی سے پار ہوکر بُدھ نے آنند سے کہا کہ اے آنند!
لوگوں کے دلوں میں خیال آسکتا ہے۔ کہ چنڈ کے دِئے ہوئے کھانے کو کھا کر
میری موت ہوئی ہے۔ اگر یہ بات چنڈ سن پائیگا تو اُسکو بہت تکلیف

[1] بعض کہتے ہیں۔ کہ یہ سُؤر نہ تھا بلکہ کوئی ایسی چیز تھی جس کو سُؤر خوشی سے کھاتے ہیں +

ہو گی۔ تُم نے اُس سے کہنا کہ سُوجاتا کی کھیر کھا کر تو مُجھ کو سچا گیان حاصل
ہُوا تھا۔ اب چُنڈ کا اَن کھا کر میں نے اِس سنسار کے ہاتھ سے پرِنِروان
پایا ہے۔ یہ دونوں شخص ہی میرے سچے ہِتکاری بندھو (دوست) ہیں۔ اِس
نیک کام کے عوض میں چُنڈ نے بہت بڑا ثواب حاصل کیا ہے"+

ندی کے کنارے سے وہ مَل راج کے شال باغ کی طرف روانہ ہوئے
جو کُشی نگر کا اُپ ورتن[۵۱] تھا۔ اُسی جگہ میں آنند کو بُلا کر اپنے دل کی بہت سی
باتیں کہنے لگے۔ عورتوں کے ساتھ برتاؤ کے بارے میں اُنھوں نے کہا۔
"عورتوں کی طرف نظر اُٹھا کر کبھی نہ دیکھو۔ اگر راستے میں کبھی اُن پر نظر پڑے
تو اُن کے ساتھ بات چیت کرو۔ اگر وہ کچھ کہیں تو بہت احتیاط اور
ہوشیاری کے ساتھ اُن کی بات کا جواب دو"+

اُنھوں نے اپنی اَنتیشٹی کریا (میت کی رسم) اور سمادھی کے بارے میں
کہا "میری لاش کو نئے کپڑے میں لپیٹ کر اُس کو دھُنی ہوئی روئی سے ڈھک
دینا۔ اُس کے بعد تیل کے بھرے ہوئے برتن میں ڈبو کر چتا پر رکھ کر داہ (جلانا)
کرنا۔ اور راکھ کو کسی کھُلی جگہ میں دفن کر کے اُس پر سمادھی بنا دینا۔ لیکن
میں تُم سے یہ کہتا ہوں کہ اُس راکھ کی پوجا اور عزت کر کے اپنے پرِنِروان کے
راستے میں روک پیدا نہ کر لینا۔ تُم کو اپنی مُکتی کا آپ ہی سادھن کرنا ہوگا
اُتساہ اور انوراگ کے ساتھ اپنے کلیان کے سادھن کے لئے کوشش
کرو۔ اور اُس میں مصروف رہو"[۵۲]+

---

۵۱ کُشی نگر کا اصل ٹھکانا ابھی تک ٹھیک معلوم نہیں ہوا۔ لیکن بہت سے لوگ قیاس کرتے ہیں کہ چمپارن ضلع کے سمرون شہر سے ۳۲ میل کے فاصلے پر شمال کی طرف دیودُرگ نامی مقام میں یہ شہر آباد تھا+

۵۲ مہا پری نربان سوتر صفحہ ۹۱+

جب بدھ یہ کہہ چکے تو آنند وہاں سے اُٹھ کر چلا گیا۔ اور ایک نرجن جگہ میں جا کر پھوٹ پھوٹ کے رونے لگا۔ اور یہ کہنے لگا۔ "میں نے اب تک بھی نروان حاصل نہیں کیا۔ جو میرے گرو تھے۔ اور جو مجھے سکھشا دیتے تھے۔ وہ اب اِس دُنیا سے رخصت ہو رہے ہیں۔ وہ مجھ کو کس قدر پیار کرتے ہیں۔ ہائے میرا اب کیا حال ہوگا"۔

بدھ نے چاروں طرف نظر اُٹھا کر دیکھا۔ تو معلوم ہوا کہ آنند وہاں نہیں ہے۔ تب اُنہوں نے ایک بھکشو سے کہا۔ کہ "آنند کہاں ہے؟ اُس کو میرے پاس بُلا لاؤ"۔ آنند وہیں ہاتھ سے آنسو پونچھتا ہُوا آموجود ہُوا۔ بدھ نے دکھی دل کے ساتھ کہا۔ "بھائی آنند! تم مت روؤ۔ اور رو رو کر اپنا حال بیحال مت کرو۔ اور بیچین مت ہو۔ میں نے تو پہلے ہی تم سے کتنی بار کہا ہے۔ کہ یہ سنسار (دُنیا) انِتّ (فانی) ہے۔ اور یہاں کے رِشتے بھی انِتّ ہیں۔ جس کا جنم ہے۔ اُسکی موت بھی ہے۔ جہاں ملن (وصل) ہے۔ وہاں جُدائی بھی ہے۔ اِس قانون سے کوئی نہیں بچ سکتا۔ پیاری اور سُکھ دینے والی چیزوں سے ہر روز ہماری جُدائی ہو رہی ہے۔ اسلئے اے آنند! اب اور زیادہ رنج و غم نہ کر۔ تمہارے لاثانی اور غیر متبدل پریم (محبت) سنیہہ (پیار) اور دیا (رحم) نے میرے دل کو فریفتہ کیا ہے۔ تم میں بہت سی خوبیاں ہیں۔ اب تم سادھن کے لئے کوشش کرو۔ تب پاپ موہ اور اگیانتا (روحانی تاریکی) سے بچ سکو گے"۔

بدھ آہستہ آہستہ کمزور ہونے گئے۔ آنند جا کر مَلّ راجوں کو اطلاع دے آیا۔ کہ اب بدھ کا آخری وقت آپہنچا ہے۔ مَلّ راج یہ خبر پا کر مع اپنی

رانیوں۔ لڑکے بالوں، اَسواریوں اور نوکر چاکروں کے رنج و الم سے غمگین دل کے ساتھ بُدھ کے دیکھنے کے لئے آئے۔ اور حاضرین کے لئے اُن کا اشیرباد چاہا۔ بُدھ نے اُن سے مخاطب ہو کر کہا۔ ست پتھ حاصل کرنے کے لئے تم سچے دل سے خواہش اور کوشش کرو۔

صرف مجھ سے ملنا اور میرے درشن ہی کرنا کافی نہیں۔ جو کچھ میں نے تم کو سکھلایا (تعلیم) دی ہے اُس پر عمل کرو۔ اپنے آپ کو دکھ کے جال سے آزاد کرو۔ اپنے سامنے ایک مقصد اور معراج رکھ کر اُس پر چلنے کیلئے کوشش کرو۔

جس طرح پر ایک مریض شخص حکیم کو دیکھے بغیر بھی دوائی کی شفا دینے والی تاثیر سے شفا حاصل کر سکتا ہے۔ اور اُس کی تمام تکالیف کا خاتمہ ہو سکتا ہے۔ اُسی طرح جو شخص میری تعلیم پر عمل نہیں کرتا۔ اُس کا مجھ سے صرف ملنا بیفائدہ ہے۔ اس سے اُسکو کچھ فائدہ نہیں ہو سکتا۔ جو شخص جسم اور فاصلہ کے لحاظ سے مجھ سے دور ہے۔ لیکن پاکیزگی کے ساتھ زندگی بسر کرتا ہے۔ وہ ہمیشہ میرے پاس ہے۔ لیکن ایک شخص جو میرے پاس رہتا ہے۔ اور میری ہدایت پر نہیں چلتا۔ اور نافرمانی کرتا ہے۔ وہ مجھ سے دور ہے۔ مگر جو دھرم کی پیروی کرتا ہے۔ وہ میرے سہواس (صحبت وموجودگی) کی برکتونکو بھوگتا ہے۔

اسی اثنا میں سُبھدّرا نامی ایک برہمن اپنے دل کے شکوک رفع کرنیکی غرض سے بُدھ سے ملنے کے لئے آیا۔ آنند نے اُس سے کہا۔ "اِس آخری وقت میں اُن کو پیچیدہ اور مشکل سوال کر کے دِق نہ کرو"۔ برہمن نے

بار بار بُدھ کے پاس جانا چاہا۔ لیکن آنند نے کسی طرح سے بھی اسکی درخواست کو منظور نہ کیا۔ اتفاق سے برہمن کی منت سماجت کے الفاظ بُدھ کے کانوں تک پہنچے اُنہوں نے آنند کو بلایا۔ اور اُس سے کہا ۔

"اے آنند! سوبھدرا کو مت روکو۔ اور اسکو میرے پاس آنے دو یہ شخص جو کچھ مجھ سے دریافت کرنا چاہتا ہے۔ مجھ کو دق کرنے کی غرض سے نہیں۔ بلکہ گیان حاصل کرنے کی خواہش سے اسلئے ایسی حالت میں جو کچھ میں اُس کے سوالوں کا جواب دونگا۔ یہ اُسکو جلدی اور آسانی سے سمجھ لیگا۔"

آنند نے سوبھدرا کو آنے کی اجازت دیدی ۔

برہمن نے اُن سے آکر دریافت کیا۔ کہ "اے بھگون! اِس مقام میں چھ شخص گیانی رہتے ہیں لیکن ان سب کا جدا جدا عقیدہ ہے۔ کسی بات میں بھی اُن کا ایک مت نہیں۔ آپ مجھ کو یہ بتلا کر کرتارتھ کیجئے۔ کہ اِنمیں سے کونسا شخص حقیقی گیان دے سکتا ہے" ۔

بُدھ نے کہا "اِن تمام سوالات کا جواب دینے اور اُنکے حل کرنیکا یہ وقت نہیں میں تم سے مختصراً یہ کہتا ہوں۔ کہ جس تعلیم میں اشٹانگ مارگ کیلئے عزت نہیں۔ جس تعلیم میں دھرم جیون کا آدر (عزت) نہیں۔ اُس تعلیم سے انسان کبھی پریتران (نجات) حاصل نہیں کر سکتا میں اُنتیس برس کی عمر میں دھرم کی تلاش میں گھر سے نکلا تھا۔ اور دھرم جیون حاصل کر کے ۵۱ برس کے عرصے سے ست راج میں رہتا ہوں۔ اس راج کو چھوڑ کر ست حاصل کرنے کے لئے مجھے اور کوئی راستہ معلوم نہیں" بُدھ کے اُپدیش کو سُنکر سوبھدرا بھکشوؤں کی جماعت میں داخل ہو گیا ۔

اب بُدھ کا آخری وقت نزدیک آ پہنچا۔ اُسی شال کے درختوں کے باغ میں آدھی رات کے وقت وہ موت کی سیج پر سوئے ہوئے ہیں۔ لیکن اُن کا چہرہ پر شانت (مطمئن) اور نِرمل ہے۔ بھکشو اُنکے چاروں طرف بیٹھے ہوئے اور اُنکے مُنہ کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ اُنکے چہروں پر اُداسی اور غمگینی چھائی ہوئی۔ اور سب گنبھیرتا اور سنجیدگی سے پُرچُپ چاپ بیٹھے ہوئے ہیں۔ اور چاروں طرف سکوت کا عالم چھایا ہُوا ہے۔ ایسے وقت میں بُدھ دیو نے آہستہ آہستہ سب کی طرف مخاطب ہو کر کہا:-

"تم ایسا کبھی خیال مت کرو۔ کہ تمہارا گُرو اس دُنیا سے چلا گیا۔ اور اُسکے ساتھ ہی اُس کا کام بھی ختم ہو گیا۔ میری موت کے بعد دھرم اور نیم تمہارے گُرو ہونگے۔ میری موت کے بعد جو تم میں عُمر میں بڑے ہیں۔ اُن کو پربھو کے نام سے بُلانا۔ اور جو چھوٹے ہیں۔ اُن کو بندھو کہو کر۔ اگر تم لوگ چاہو۔ تو معمولی اور غیر ضروری قواعد کو منسوخ کر سکتے ہو"۔ یہ کہتے کہتے اُن کی کلام کی طاقت بند ہو گئی۔ کچھ دیر کے بعد جب پھر ہوش میں آئے تو کہا۔ کہ "اگر تُمہارے دلوں میں دھرم سنگھ اور اس مارگ کے متعلق کچھ شکوک ہوں۔ تو مُجھ سے دریافت کرو۔ تاکہ میں وقت رہتے رہتے تمہارے شکوک رفع کر جاؤں ایسا نہ ہو کہ بعد ازاں تمہیں افسوس کرنا پڑے"۔ بُدھ نے تین بار ایسا کہا۔ لیکن کسی نے کچھ جواب نہ دیا۔ تب اُنہوں نے کچھ دیر تک انتظاری کی۔ اور بعد ازاں کہا:-

"اے بھکشوؤ! میرا آخری کلام یہ ہے۔ کہ یہ جسم اور اس کی طاقت اور اس دُنیا کے تمام پدارتھ ناپائدار اور فانی ہیں۔ اور ست ہی ایسی وستو (چیز)

ہے جو ہمیشہ کے لئے رہیگی تیم اپنی مکتی کا اُپائے محنت اور کوشش سے آپ کرو۔
یہ کہ کر وہ خاموش ہو گئے۔ گویا ہمیشہ کے لئے اب اُنکی زبان بند ہو گئی رفتہ رفتہ
اُن کے ہوش غائب ہو گئے۔ اور اس فانی جسم کو اُنہوں نے ہمیشہ کے لئے
چھوڑ دیا۔ جو سُورج بھارت کے آسمان پر اعلےٰ درجہ کی روشنی پھیلا کر چمک
رہا تھا۔ افسوس! آج وہ غروب ہو گیا۔ جنہوں نے بھارت ورش میں گھر گھر
دھرم کے بارے میں بہت بڑا تہلکہ پیدا کیا تھا۔ آج وہ ہمیشہ کے لئے کال
(موت) روپی ساگر میں ڈوب گئے !!!

بُدھ کو بیہوش دیکھ کر آنند نے روتے روتے اَنی رُدھ سے کہا۔
"پربھو ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ گُرودیو اب اس دُنیا میں نہیں ہیں"۔ اَنی رُدھ
نے کہا "نہیں وہ اب بھی زندہ ہیں۔ اور دھیان میں مگن (محو) ہیں۔ اور
اندریوں کی محسوسات سے اوپر ہیں"۔ کچھ دیر کے بعد سبھی کو معلوم ہو گیا۔ کہ وہ
اِس دُنیا سے رُخصت ہو گئے ہیں بھکشو چلا چلا کر رونے لگے۔ اور اُس
رات کے سکوت کے عالم کو دُور کر کے اپنے رونے کی آواز سے آسمان کو گونجا دیا
دُکھ اور شوک سے اوپر رہنے والے اور شانت چت ارہت گن آکر تسلی اور شانتی
دینے لگے۔

صبح ہوتے ہی آنند نے مل راج کو بُدھ کی موت کی خبر بھیجدی۔ موت کے
بعد ساتویں دِن مل راجوں نے خوشبودار لکڑی کی چتا بنا کر اُس پر لاش رکھدی
مہا کاشیپ اُس وقت معہ اپنے شاگردوں کے کُشی نگر کے پاس سے گذر رہے
تھے۔ جب اُنہوں نے گُرودیو کی موت کی خبر سُنی۔ تو وہ شمشان (مرگھٹ)
میں پہنچے۔ اور گُرودیو کی پیش از وقت موت کا خیال کر کے اُنکے شاگرد

بہت گریہ وزاری اور بلاپ کرنے لگے +
اُن میں سُبھدرا نامی ایک شاگرد تھا۔ وہ بول اُٹھا "اے بھائیو تم کیوں روتے اور شوک کرتے ہو۔ اب غم مت کرو جب گرو دیو زندہ تھے۔ اُس وقت اگر ہم غفلت کرتے تھے یا ہم سے کوئی قصور سرزد ہوتا تھا تو وہ ہم کو تنبیہ کرتے تھے۔ اور ہم کو کتنی جھڑکیاں برداشت کرنی پڑتی تھیں اور ہمیشہ ڈرتے ڈرتے دن کاٹتے تھے۔ اب اُن کی موت ہوگئی ہے۔ اب جو کچھ ہماری مرضی ہوگی وہی کر سکینگے۔ اس واسطے اب اور زیادہ رنج مت کرو"
اس شوک کے وقت ایسی نیچ بات کو سُنکر اور شِشیوں نے حقارت اور نفرت سے اُس کا ساتھ چھوڑ دیا۔ مہا کاشپ اور اُنکے پانسو شاگردوں نے نہایت سنجیدگی اور نہایت متانت کے ساتھ تین بار لاش کی پردکھشنا (گرد گھومنا) اور بندنا کر کے چتا میں آگ لگا دی۔ آگ کے جلتے ہی اسار اور فانی جسم دیکھتے دیکھتے بھسم (خاک) ہوگیا۔ جو جسم ایسا خوبصورت تھا اب اُسکی صرف چند ہڈیاں باقی رہ گئیں +
اُن کے امر آتما (غیر فانی روح) نے اس جسم کے پنجرے کو چھوڑ کر لامحدود آزادی حاصل کی ہے۔ اور اُن کا امر آتما اُس دیش میں چلا گیا۔ جہاں ابدی (ہمیشہ کے لئے) شانتی اور ابدی پریم ہے۔ جہاں وصل میں جدائی نہیں۔ سُکھ میں دُکھ نہیں۔ پریم میں اترپتی نہیں۔ جہاں باسنا نہیں۔ ترشنا نہیں۔ اور جہاں تمام کامنائیں نِربان ہوگئی ہیں۔ بُدھ دیو اب دِبّ دھام (عالم نور) کے باسی ہوگئے +

ملہ یہ سوبھدر رانر سندر کا لڑکا تھا +

شاگرد اُن کی راکھ اور ہڈیاں خوشبودار پھولوں میں ڈھک کر شہر میں لیگئے
گُرودیو کی موت کی خبر سُن کر راج گِرہ ویشالی کپِل وستو۔ الکاپُر ہی رام گرام
اُٹھ دویپ۔ پاوا اور کُوشی نگر سے شاگرد آکر اُنکی راکھ لے گئے۔ اور عزت
کے ساتھ اُس کو دفن کر کے اُس کے اوپر چِتّا (سمادھی) بنا دی +

ط کپل وستو سے گیارہ میل جنوب کی طرف پیپروا نامی گاؤں میں ایک سمادھی کے نیچے چار فیٹ لمبے اور دو فیٹ
چوڑے پتھر کے بنے ہوئے ایک صندوق میں کاٹھ (لکڑی) کا ایک برتن ملا ہے۔ اس برتن میں
سنگ مرمر کی بنائی ہوئی۔ ایک بڑی اور پتھر کی بنائی ہوئی پانچ چھوٹی چھوٹی کٹوریاں ہیں۔ اِن
کٹوریوں میں چند استخوان سونے کے تارے۔ موتی اور کچھ دوسری قسم کے جواہرات ہیں۔ ایک
کٹوری میں لکھا ہُوا ہے۔ کہ یہ استخوان بُدھ کی چِتا کی راکھ سے اکٹھی کیگئی ہیں +

نواں باب

بودھ دھرم

اگرچہ کرال کال نے بے رحم ہاتھ سے دیا کے اوتار بدھ دیو کی دیا پورن مورتی کو اس دنیا سے ضرور چھین لیا۔ لیکن وہ اُنکی کیرتی (کام) کو ناش (نیست و نابود) نہ کر سکا۔ اگرچہ بدھ دیو کو دنیا سے رخصت ہوئے۔ چوبیس سو[۲۴۰۰] برس کا عرصہ گذر گیا۔ لیکن اب بھی پچاس کروڑ نوع انسان اُنکے نام سے متوارے ہوتے ہیں۔ اُن کے نام پر ناچتے ہنستے اور روتے ہیں۔ اب بھی اَن پڑھ۔ وحشی اور خوفناک نیپال۔ تاتار اور تبت کے رہنے والے دشوار گذار اور نہایت اونچے پربت کی چوٹیوں کی چھایا۔ یا ناقابل پہنچ اور گھنے جنگلوں میں۔ اور شائستہ چین اور جاپان کے رہنے والے نہایت حکمت اور دانائی سے بنائے ہوئے وسیع اور خوبصورت دھرم مندروں میں اور بھولے بھالے گم گو سیام۔ برہما اور سیلون (لنکا) کے رہنے والے تاڑ کے درختوں کی ٹھنڈی چھایا میں بیٹھ کر۔ سنسار کو بھول کر۔ اِن پر فریفتہ اور مگدھ ہو کر دل و جان سے اور نہایت بیقراری کے ساتھ اُنکے منہ سے نکلی ہوئی کلام کو اپنے پرتران کیلئے ایک ماترا اپائے سمجھ کر سنتے ہیں +

کیا مہذب اور کیا غیر مہذب سب ہی قوموں نے سر جھکا کر بدھ کے بتلائے ہوئے دھرم کو قبول کیا ہے۔ بدھ نے دنیا میں بہت بڑا تہلکہ

پیدا کیا تھا۔ اور وہ ایک غیر معمولی شخص تھے۔ اس میں کسی کو کیا شک ہو سکتا
ہے؟ مگر تب بھی بُدھ کی عظمت اور بزرگی کو پورے طور سے سمجھنے اور
محسوس کرنے کے لئے اُنکے ظہور سے پہلے اور اُنکے اپنے زمانے کے
واقعات اور حالات کے بارے میں اچھی طرح سے غور و فکر کرنا۔ اور اُن کا
علم ہونا ضروری ہے۔

آریہ قوم میں سے ایک فریق (گروہ) اپنے ابتدائی وطن وسط ایشیا کو
چھوڑ کر بھارت ورش کے خطۂ پنجاب میں آ کر آباد ہُوا۔ سندھو (دریائے
سندھ) ندی کے کنارے پر رہنے والے آریہ گن نیچر (پرکرتی) کی پوجا
کیا کرتے تھے۔ وہ اننت (لامحدود) اور نیلے آسمان کی خوبصورتی
اور بچترتا کو دیکھ کر فریفتہ ہو جاتے۔ اور اُسکو کبھی دیوہ اور کبھی ترن
کہہ کر بُلاتے تھے۔ وہ چاروں طرف پھیلے ہوئے اندھیرے کو دور کرنیوالے
سورج کی عظیم طاقت کو دیکھ کر بھگتی کے ساتھ اُس کی ارادھنا (حمد)
کیا کرتے تھے۔ اگنی (آگ) کے بیشمار فائدے دیکھ کر کرتگیتا (شکرگذاری)
کے ساتھ اُس کی استوتی (حمد) اور بندنا (بندگی) کیا کرتے تھے۔ پریوار
میں جو لوگ بوڑھے اور بزرگ ہوتے تھے۔ وہ سمپد (فارغ البالی) اور
بپد (مصیبت) دُکھ سُکھ کے وقت بھگتی رس سے بھر کر اپنے سرل
دل کی پرارتھنائیں سرل بھاشا میں ظاہر کیا کرتے تھے۔ یہ وہی
زمانہ ہے جس زمانہ میں وید کی سنگھتا رچنا کی گئی۔ اس زمانہ میں موجودہ
وقت کے مُروّجہ دیوتاؤں یعنی دُرگا۔ کالی۔ کرشن۔ برہما یا شو کی اُپاسنا
نہیں تھی۔ اُس وقت سب ہی آریہ کہلاتے تھے۔ اور جاتی بھید

(ذات کی تفریق) کا نام و نشان بھی نہ تھا +
پنجاب کو چھوڑکر اور فتح کی زبردست خواہش سے متحرک ہو کر جب آریہ لوگ
پورب (مشرق) کی طرف بڑھے اور یہاں کے اصلی باشندوں کو جلا وطن کرنے
اور لگاتار جنگ و جدل میں مصروف رہنے لگے تب گھر کے بزرگ اور بوڑھے
لوگ پریوار کے دھرم کے کاموں کی طرف کافی وقت اور توجہ نہ دے سکے
اس واسطے دھرم کے کاموں کو پورا کرنے کے لئے ایسے شخصوں کی جو دھرم
کیلئے کافی وقت اور توجہ دے سکیں۔ ضرورتاً ایک الگ جماعت مقرر کی گئی۔
وقت کے گذرنے پر یہی لوگ براہمن کہلانے لگے۔ اور جو لوگ لڑائی کے
کام میں مصروف رہے وہ کھشتریہ نام سے منسوب ہوئے۔ اور اسیطرح پر
جو کھیتی باڑی و بنج بیوپار کے کام میں مصروف ہوئے وہ ویش کہلائے۔
اور مفتوح سیاہ فام اناریہ لوگوں کو داس بنا لیا۔ اور وہ شودر کے نام سے
مشہور ہوئے +
ذات کی تفریق سے براہمنوں نے سب پر فوقیت حاصل کی۔ وہ
اپنی بزرگی اور عظمت بڑھانے کے لئے منتر اور پوجا کے بیرونی اڈمبر کو
بڑھانے لگے۔ اور رفتہ رفتہ یہ حالت پہنچ گئی۔ کہ براہمنوں کے سوا اور کوئی
شخص اچھی طرح رونق اور دھوم دھام کے ساتھ پوجا نہیں کر سکتا تھا
اسی وقت میں بید ونکا براہمن بھاگ (حصہ) تیار ہوا +
اس وقت کے بعد سے آریہ جیون (زندگی) کی طاقت کم ہونے لگی۔
اور اس میں سے غور و فکر کا مادہ کم ہونا شروع ہوا۔ گویا آریہ قوم کی ترقی
کے راستے میں کانٹے بوئے گئے +

لوگوں پر ظلم اور بے انصافی کرکے کیا کبھی کوئی اپنی فوقیت اور عظمت قائم رکھ سکتا
ہے؟ جب ویش اور شودروں پر اپنا قابو کر کے حریص برہمن کھشتریوں کی آزادی
پر بھی ہاتھ ڈالنے اور انکو بھی نگلنے لگے۔ تب کھشتری قوت بازو سے برہمنوں کو
دباکر انکی ایک طرفہ طاقت کو اپنے ہاتھ میں لانے کیلئے مشغول ہوئے۔ آخرش
کھشتریوں کی طاقت نے فتح حاصل کی۔ اور یہ لوگ براہمنوں کو سکھشا دینے
لگے۔ اسوقت میں ویدونکا اپنشد بھاگ تیار ہوا۔ آریہ جیون جسمیں کھشتریوں کا
زیادہ زور تھا۔ پھر زندہ ہو گیا۔ لیکن بھارت کی بدقسمتی سے برہمنوں نے پھر
زور پکڑا۔ اس دفعہ کھشتری۔ ویش۔ اور شودر تینوں ہی پورے انکے
زیر قدم ہو گئے۔ پوجاریوں کی بڑھوتی (طاقت کی زیادتی) کے ساتھ ساتھ
نئے دیوتاؤں کی پرستش ہونے لگی۔ طرح طرح کے توہمات زیادہ ہونے گئے
لیکن اب تک بھی پورانوں کے بیشمار دیوتا نہیں گھڑے گئے تھے۔ براہمنوں
نے دھرم کے کام کے علاوہ سلطنت کے کاروبار۔ انصاف کرنے اور وزارت
کے کام اور منصب پر بھی ادھکار حاصل کر لیا۔ وید۔ ودھی (طریق۔
رسوم) اور سماج۔ یہ تینوں انہی کی مرضی کے ماتحت ہو گئے +

اب انہوں نے برہمن قوم کے لئے ایک قانون اور دوسری قوموں کے لئے
دوسرا قانون بنایا۔ جس کی مطابق دیگر اقوام کے لوگ ذرا سا اور معمولی
قصور کرنے پر بھی سخت سزا پاتے۔ لیکن براہمن سخت سے سخت اور بڑے
سے بڑا جرم کرنے پر بھی بیگناہ اور بیقصور خیال کئے جاتے۔ اگر کوئی شخص
پاپ کرتا۔ تو اس کی عوض میں برہمن کو دکھشنا دینا ہی پاپ کا پرایشچت
(عوض کفارہ) سمجھا جاتا تھا۔ برہمنوں کے حکم سے ہون جگ وغیرہ کی رسم

زیادہ ہو گئیں۔ نرامیدھ۔ اشومیدھ۔ گومیدھ وغیرہ جگّوں کے باعث زمین
جیوؤں (جانداروں) کے خون سے کلنکت ہونے لگی۔ لوگ نرمل دھرم
بھاؤ سے گمراہ ہو کر براہمنوں کی سیوا۔ جگّ اور بیرونی اڈمبروں میں گرفتار
ہو گئے۔ ویدک نرمل دھرم گم ہو گیا۔ اور براہمنوں کا دوسرا نام دیوتا بن گیا+
براہمنوں کی چترائی۔ منتر۔ تنتر اور جادو وغیرہ سے لوگوں کے دل مثل جڑ
کے ہو گئے۔ اب انہوں نے زندگی کی بھلی اور بری گھٹناؤں پر گرہ
اور نکشتروں کی طاقت اور اثر خواب کی تعبیر۔ پیشینگوئی اور بھلی اور بری
علامتوں کی تشریح کر کے لوگوں کی آزاد چنتا (غور و فکر کی طاقت) کا راستہ بند
کر دیا۔ اور سب کو اپنے قابو میں لے آئے۔ اب سب لوگ براہمنوں کے
داس ہو گئے۔ یہ نقصان دہ اور مضر مت (عقیدہ) کہ بیرونی اڈمبر جگ
اور ہون ہی انسان کی مکتی کا ذریعہ ہیں۔ چاروں طرف پھیل گیا+
کچھ لوگ جن کو ان بیرونی اڈمبروں میں سیری نہ ملی۔ اور جن کے
دل کی بھوکھ انکے ذریعہ دور نہ ہوئی۔ جنگل میں جا کر تپسیا (ریاضت)
کرنے لگے۔ کوئی آزادانہ طور پر اپنا مت (عقیدہ) پرچار کرتا۔ کوئی
آتما کی بھوکھ سے بیقرار ہو کر اور چاروں طرف اندھکار ہی اندھکار
دیکھ کر جسم کو سخت تکلیف دینے اور سخت سادھن کرنے میں مشغول ہوتا۔
کبھی کوئی چاروں طرف دھرم کی ادھوگتی (تنزل) اور برہمنوں کے
دلوں میں دھرم بھاؤ نہ دیکھ کر انکے سخت مخالف اور برخلاف کھڑا ہو جاتا+
اس وقت میں گیانی لوگ اکثر برہم بادی تھے۔ وہ یقین کرتے تھے
کہ ایشور کے سوا اس دنیا میں اور کچھ نہیں۔ جیو۔ جنتو (چرند۔ پرند)

پرتھوی اور یہ ساری کائنات صرف مایا ہے۔ ایک انادی اننت۔ نرنکار۔
نرگن۔ برھم ہی ست ہے۔ اور سب جو کچھ ہے محض چھایا اور کلپنا (وہم و
خیال) ماتر ہے۔ اور گیانی لوگ اکثر ادویت وادی (ہمہ اوست کے ماننے والے)
تھے ×

یہ لوگ اپنی الگ ہستی میں یقین نہیں رکھتے تھے اور سارے جگت کو ہی
برھم خیال کرتے تھے۔ نیز ان کا یقین تھا۔ کہ پچھلے جنم کے بھلے یا برے
کاموں کی وجہ سے کوئی دکھ اور کوئی سکھ پاتا ہے۔ اور کرموں کے پھل اور
پنر جنم (پھر پیدا ہونا) کو مانتے تھے۔ برھم میں فنا ہو جانا ہی ان کی
مکتی تھی۔ لیکن عام لوگ برہمنوں کے خریدے ہوئے غلاموں کی طرح اور انکے
تحت بندھنوں کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے ×

اسوقت آریہ قوم کی سلطنت گنگا کی وادی تک پھیلی ہوئی۔ اور آریہ راج
سینکڑوں حصوں میں تقسیم ہو کر چھوٹی چھوٹی ریاستیں بن گئی تھیں۔
مغربی سلطنتوں میں برہمنوں کی طاقت زیادہ۔ لیکن پورب میں کسی
کسی سلطنت میں برہمنوں کی طاقت کچھ بھی نہ تھی ×

بدھ کے زمانہ میں بڑے لوگوں میں ایک سے زیادہ شادی (کثیر الازدواجی)
کرنیکا رواج تھا۔ راجاؤں کی لڑکیوں میں کبھی کبھی سوئمبر ہوا کرتا۔ نیز بدھوا
بواہ بھی اس وقت میں مروج تھا ×

زمانہ حال میں یورپ کے عالم اور محقق بدھ اور بودھ لوگوں کے دھرم
کے عقاید کی اصلیت معلوم کرنے کے لئے بہت کوشش کر رہے ہیں۔
لیکن افسوس! کہ بہت بڑی تحقیقات کے بعد بھی وہ اصلی اور صحیح نتیجے

پہنچ نہیں سکے۔ میکس مولر کی رائے ہے۔ کہ بُدھ کا دھرم پاگلوں کے آشرم
کے لئے پیدا ہُوا ہے۔ سینٹ ہیلی یار کے خیال میں بودھ دھرم میں
ایشور کے نام کی بُو تک نہیں"۔ ریس ڈیوڈس کا قول ہے۔ کہ بودھ
دھرم ایشور اور روح کی ہستی سے مُنکر ہے"۔ ٹرنر کا یقین ہے۔ کہ بُدھ ایک
عجیب قسم کا دھوکھا باز ہے"۔ برنف کے نزدیک اپنی شخصیت کا علم
نہ رہنا ہی بودھ دھرم کا سب سے اعلےٰ انعام ہے"۔ غرض اس طرح
یورپ کے محقق عالموں نے بودھ دھرم کو بہت بُرا بھلا کہا ہے +

جب بودھ دھرم مختلف مُلکوں میں پھیل گیا۔ تو اُس نے ہر ایک مُلک
میں جُدی جُدی طرح کی صورت قبول کی۔ اور جیسے ایک ہندو دھرم میں
ہی آستکتا (ایشور کا ماننا) اور ناستکتا (ایشور کا نہ ماننا) دونو پائے
جاتے ہیں۔ ویسے ہی بودھ دھرم میں بھی دو قسم کے لوگ ہیں بعض
ایشور میں یقین رکھتے ہیں اور بعض نہیں۔ ایشور کے نہ ماننے کا عقیدہ
معدودے چند پنڈتوں اور آجکل کے گرنتھوں میں محدود ہے۔ عام
لوگ ایشور کے ماننے والے ہیں +

بُدھ اپنے ہمعصر اکثر ہندو پنڈتوں کی مانند اَدْوَیت مت (جس میں دُوئی
نہیں صرف وحدت ہے) اور یعنی مسئلہ ہمہ اوست کو ماننے والے تھے۔
اس دُنیا میں برہم کے علاوہ اور کسی چیز کی الگ ہستی میں وُہ یقین
نہیں رکھتے تھے +

اس برہم کو وُہ نرگن۔ نرنکار مانتے۔ اور جگت کے تمام پدارتھوں کو
مایا خیال کرتے۔ نیز وُہ آتما کی الگ ہستی میں کبھی یقین نہیں رکھتے تھے

چونکہ سوہنگ (میں خدا ہُوں) کا مسئلہ آریہ ورت میں اُس وقت سب جگہ پھیلا ہُوا تھا۔ بُدھ بھی ایسی عقیدہ کے قائل تھے۔ اِس کے لئے چند ثبوت ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ بدھتو (سچّا گیان) حاصل کرنے کے بعد جب بُدھ کے دِل میں یہ کشمکش پیدا ہوئی۔ کہ آیا وہ اِس نئے دھرم پرچار کریں یا نہ کریں۔ اور پرچار کرنے پر بھی لوگ اسکو قبول کرینگے یا نہیں تو اِس بارہ میں اُن کے دِل میں طرح طرح کے خیالات پیدا ہوتے تھے ایسی حالت میں اُن کے دِل میں خیال آیا "میں اِن تمام لوگوں کے لئے برہم میں قائم ہو کر دھرم چکّر پرورتن (چلانے) کرنے میں مصروف ہونگا۔ اور میرے اِس دھرم کو سبھی قبول کرینگے۔ میں برہم کے ساتھ ہوں اور اُس سے الگ نہیں ہوں۔ میرے قدموں میں گر کر سب ہی اِس دھرم کو میرے پاس سے لینے کے لئے پرارتھنا کرینگے۔ گیانی لوگ اِس دھرم کو بشدھ (خالص) دھرم کہتے ہیں" *

للت بستار بودھ لوگوں کی ایک بہت پُرانی کتاب ہے۔ اِس کتاب کے اخذ کئے ہوئے حصّے کے مطالعہ سے صاف ظاہر ہوتا ہے۔ کہ بُدھ برہم میں بشواس (یقین) کرتے تھے۔ اور اَدویت وادی تھے۔ اِس بارے میں کثرت سے ثبوت پائے جاتے ہیں۔ کہ اوّلین بودھ دھرم ایشور میں بشواس رکھتا تھا۔

رِس ڈیوِڈس صاحب لکھتے ہیں۔ کہ راجہ اشوک کے عہدِ حکومت میں بودھ لوگوں کی تیسری مہا سبھا میں بودھ دھرم کے کہ نتھا وَتّھو

---

* دیکھو للت بستار کا صفحہ ۵۱۰-۵۱۱ *

طور سے تالیف ہوئے۔ ان تمام گرنتھوں میں سے انہوں نے اسبات کے ثبوت بہم پہنچانے کی کوشش کی ہے۔ کہ شروع سے ہی بودھ دھرم ایشور سے انکار کرتا آیا ہے۔ لیکن اشوک کے وقت میں بودھ لوگوں کے ایشور میں بشواس کرنے کا ظاہر اور روشن ثبوت اشوک کے نصب کردہ پتھر کے ستونوں پر پالی زبان میں لکھے ہوئے احکام ہی ہیں۔ جن کا ترجمہ حسب ذیل ہے +

صوبہ اڑیسہ کے دھؤلی گنبے پر لکھا ہوا ہے۔ "اپنا قصور قبول کرو اور ایشور میں بشواس کرو۔ وہی عزت اور تعظیم کے لائق ہے" +

پھر تبت کے شائع کئے ہوئے ساتویں احکام میں لکھا ہوا ہے "میں نے نیک اور پاک رسوم قائم کی ہیں۔ نوع انسان انکی پیروی کر کے دھرم کے راستے پر چلینگے۔ اور ایشور کی مہمان پر کاش کرینگے" +

ہمسن صاحب بہت عرصہ تک نیپال میں رہے۔ اور وہ بودھ دھرم کی بہت پرانی نایاب کتب مقدسہ ہندوستان میں لائے۔ ان کے ساتھ امرت آنند بندیہ نامی نیپال کے ایک بہت مشہور اور سب کے پوجنیہ بودھ پروہت کی ملاقات ہوئی۔ اور جب صاحب موصوف نے اُس سے یہ سوال کیا۔ کہ آیا بودھ لوگ ایشور میں بشواس کرتے ہیں یا نہیں۔ تو اس سوال کے جواب میں امرت آنند نے پرانے بودھ شاستروں سے بہت سے بچن اخذ کر کے کہا "جب سب کے شروع میں صرف خلا تھا۔ اور جب یہ پانچ عناصر بھی پیدا نہیں ہوئے تھے۔ تب نش کلنک آدی بدھ اگنی (آگ) یا آلوک (روشنی) کی شکل میں پرکاشت تھے"۔ از کارنڈ بیوہ +

"آدی بُدھ انادی ہیں۔ اور وہ پوتر اور سِت ہیں۔ وہ اننت اور نِتیا ہیں۔ اُن کا کام غیر مُتبدل ہے۔ وہ ایک میوا دوتیم (وحدہٗ لاشریک) اور سرب بیاپی ہیں۔" از نام سنگیت ⁜

"آدی بُدھ تمام جانداروں کو سُکھی کر کے خوش ہوتے ہیں۔ جو لوگ اُنکی سیوا (خدمت) کرتے ہیں۔ وہ اُنکو پیار کرتے ہیں۔ اُن کی مہان اور پرتاپ سے حیرت اور بھگتی کا بھاؤ سنچار ہوتا ہے۔ وہ دُکھ اور سنتاپ کے دُور کرنے والے ہیں۔" از نام سنگیت ⁜

"وہ بُدھوں کے پیدا کرنے والے ہیں۔ وہ عقلِ کُل اور دُنیا کے خالق ہیں۔ اور آپ سویمبھو (خود بخود) ہیں۔" از نام سنگیت۔

وہ تمام سار پدارتھوں کے سار ہیں۔ وہ اکاش کے پیدا کرنیوالے ہیں وہ اودّیا یعنی جہالت رُوپی گھاس کو جلانے کے لئے اگنی (آگ) کی شکل قبول کرتے ہیں"⁜ از نام سنگیت۔

"اپنے دھیان سے اُنھوں نے یہ جگت (دُنیا) پیدا کیا ہے۔ وہ ایشور ہیں۔ اور اننت ہیں۔ جو تمام پدارتھ اب تک بھی کچھ شکل نہیں رکھتے۔ وہ اُن کی شکل ہیں۔" از کارنڈ بیوہ۔

کارنڈ بیوہ اور نام سنگت یہ دونوں ہی بہت پُرانی کتابیں ہیں۔ ان تمام کتابوں میں ایشور باد (اقرار) صاف صاف الفاظ میں پایا جاتا ہے۔ امرت آنند نے صاف صاف الفاظ میں کہا۔ کہ بودھ دھرم کبھی نر ایشور باد نہیں ⁜

زمانہ حال کے بودھ لوگ بھی نر ایشور بادی نہیں ہیں۔ تبت کے رہنے والے لاما لوگ اپنے مندروں میں ان الفاظ میں پرارتھنا

کرتے ہیں "ہم لوگ تتھاگت۔ آمی تابھ کی ارادھنا کرتے ہیں۔ جو دیو استھان نامی بودھ سورگ میں باس کرتے ہیں۔ آمی تابھ کو تبت کے رہنے والے بدھ کا بدھ اور دیوتاؤں کا دیوتا یقین کرتے ہیں [۱] +

اے آتما روپی! ہم تم کو سنمان (عزت) کے ساتھ بلاتے ہیں۔ اے سکھ وتی نامی سورگ باشی لوک جت امی تابھ تم شبھ آگمن کرو (آؤ) ہمارے شاکیہ منی اور ہمارے دیا مئے پتا امی تابھ تم دولتوں اس پوتر استھان میں آؤ۔ اس قسم کی پرارتھنا سے چین دیش کے دھرم مندروں میں ہمیشہ گونج اٹھتی رہتی ہے +

جب سنگلدیپ ڈچ لوگوں کے ماتحت تھا۔ تو اس وقت وہاں کے حاکم نے بودھ پروہتوں کو بلایا۔ اور ان سے یہ سوال کیا۔ کہ آیا تم لوگ ایشور کو مانتے ہو یا نہیں۔ اس سوال کے جواب میں ان کے سب سے بڑے پروہت نے کہا "سب کے اوپر ایک مہان پرش ہے۔ اگرچہ بہت سے دیوتا ہیں۔ لیکن تو بھی ان سب دیوتاؤں کا بمنزلہ ایشور کے ایک اور مہان پرش ہے۔ اگرچہ بہت سے دیوتا ہیں۔ لیکن ان کا بمنزلہ ایشور کے ایک پرماتما موجود ہے [۲] +

فادر بری نامی ایک عیسائی پادری نے کوچین چائنا کے باشندوں کو ناستک کہہ کر صرف اس خیال سے انکی ہنسی کی ہے۔ کہ ایک دفعہ ان لوگوں نے [۳]

---

[۱] تبتن گرامر صفحہ ۱۲ دیکھو +

[۲] سیکرڈ اینڈ ہسٹوریکل بکس آف سیلان مصنفہ اپہام صفحہ ۱۰ دیکھو +

[۳] کوچین چائنا کے بیان کا آٹھواں باب دیکھو +

مندر کی ایک اونچی بیدی اور اسکے پیچھے کے ایک تاریک مقام کو انگلی کے اشارے سے دکھلا کر کہا تھا۔ کہ "یہ جگہ انکے ارادھنا کے لائق ایشور کی یاد کے لئے رکھی گئی ہے۔ بدھ لوگ اسی ایشور کی ارادھنا کیا کرتے ہیں۔ بدھ بھی انسانوں کی طرح شکل اور صورت رکھتے ہیں۔ لیکن ایشور کو کوئی کبھی نہیں دیکھ سکتا +

ملک جاپان میں بھی سب جگہ آمی تابھ کی آمی دوج نام سے پوجا ہوتی ہے۔ اور اس ملک کے باشندے نیری نام سے ایک بڑا کاریرش کی شردھا کے ساتھ ارادھنا کرتے ہیں +

آمی تابھ کے متعلق خود بدھ دیوجی کی تعلیم یہ ہے۔ کہ ایک دفعہ بدھ کا ایک شاگرد انکے پاس آیا۔ اور ان سے پوچھا "اے بدھ! ہمارے پربھو اور ماسٹر! اگر آپ ہم کو معجزے کرنے۔ اور غیر معمولی طاقت حاصل کرنے سے منع کرتے ہیں۔ تو ہم اس دنیا کی خوشیوں کو کیوں چھوڑیں؟ کیا آمی تابھ (لامحدود نور) بیشمار معجزوں کا چشمہ نہیں ہے؟

بدھ نے ایک راستی کے متلاشی کی بیقراری کو دیکھ کر کہا:-

"اے شراوک! تو مبتدیوں کا بھی مبتدی ہے۔ اور تو سنسار کی سطح پر ہی تیر رہا ہے۔ معلوم نہیں ست کو لابھ کرنے کے لئے تجھ کو کتنا عرصہ لگیگا۔ تو نے تتھاگت کے الفاظ نہیں سمجھے۔ کرم کا قانون غیر مبدل اور ناقابل تردید ہے۔ التجا اور منت وزاری کرنے سے کچھ فائدہ نہیں۔ یہ صرف خالی الفاظ ہی ہیں" +

یہ سن کر شاگرد نے کہا۔ تو کیا آپ کا یہ مطلب ہے کہ دنیا میں معجزے

اور کرامات کچھ چیز نہیں؟
بُدھ نے جواب دیا۔ کیا دُنیا کے نزدیک یہ کم معجزہ ہے۔ کہ ایک پاپی شخص
حقیقی روشنی کو حاصل کر کے راہ راست پر آ سکے۔ اور خودی کے ناپاک طریق کو
ترک کر کے پُنیتما یا پوتا بن جائے جو بھکشو دُنیا کی عارضی خوشیوں کو پاکیزگی کے
ابدی آنند کے لئے ترک کر دیتا ہے۔ در اصل وہ بہت بڑا معجزہ دکھلاتا ہے
اِس کے سوائے جو معجزہ کرنے کی خواہش پیدا ہوتی ہے۔ اُس کا باعث لالچ
یا غرور ہوتا ہے +

ایک پاک آتما کرم کے دُکھوں کے عذاب کو آنند میں تبدیل کر سکتا ہے۔ جو بھکشو
اسباب کا خیال نہیں کرتا۔ کہ لوگ اُس کو پرنام کریں۔ اور جو لوگوں سے نفرت
کئے جانے پر بھی اُن کی طرف بُرا بھاؤ نہیں رکھتا۔ وہ بہت اچھا کرتا
ہے۔ وہی بھکشو ٹھیک ہے۔ جس نے شگن۔ گرہ۔ خوابوں کی تعبیر میں
اور علامات کا دیکھنا چھوڑ دیا ہے۔ وہ اِن تمام بُرائیوں سے آزاد ہے +

آمی تابھ (لا محدود جوتی) دِبّ گیان۔ پاکیزگی اور بُدھنو کا چشمہ ہے۔
جادُوگر اور معجزہ دکھانے والوں کا کام سب دھوکھا اور فریب ہے۔ آمی تابھ سے
زیادہ عجیب۔ زیادہ حیرت انگیز اور زیادہ بعید از فہم اور کیا ہے؟

شرادک نے پھر کہا "تب اسے ماسٹر کیا آنند دھام کا وعدہ فضول اور
بےمعنی بات اور صرف ایک افسانہ اور محض خیال ہے"؟

یہ سُن کر بُدھ نے پُوچھا۔ یہ وعدہ کیا ہے؟
اِس پر شاگرد نے جواب دیا۔ "پچھم میں ایک سُورگی مُلک ہے۔ جس کو پوتر بھومی
کہتے ہیں۔ وہ چاندی۔ سونے اور قیمتی جواہرات سے بہت اچھی طرح سجایا گیا ہے

وہاں پر پوتّر جل کی نہریں بہتی ہیں۔ اور اُن میں سونے کا ریت ہے۔ اُنکے
چاروں طرف پھرنے کے لئے خوبصورت سڑکیں ہیں۔ جن کے کناروں
پر کنول کے پھول لگے ہوئے ہیں۔ وہاں پر پُرسُرور گانا ہوتا ہے
اور دِن میں تین دفعہ پھولوں کی برکھا ہوتی ہے۔ اِس دیش میں گانیوالی
چڑیاں رہتی ہیں۔ جن کی سُریلی اور میٹھی آواز سے دھرم کی جے دُھنی
اُٹھتی ہے۔ اور جو لوگ اُن کی میٹھی آوازوں کو سُنتے ہیں۔ اُنکے دلوں
میں بُدّھ دھرم اور سنگھ کا خیال اُٹھتا ہے۔ اُس جگہ کوئی خراب جنم
ممکن نہیں۔ اور نرک کا نام و نشان تک نہیں۔ جو سرگرمی اور پوتّر دِل
کے ساتھ اَمی تابھ بُدّھ کا نام لیتا ہے۔ اُس شخص کو اِس پوتّر بھومی
کے اُس آنند دھام میں لیجائینگے۔ اور جب موت نزدیک آئیگی۔ بُدّھ معہ اپنے
پاک شاگردوں کے اُسکے سامنے کھڑے ہونگے۔ اور اُس وقت وہاں پُورن شانتی
براجمان ہوگی"+

بُدّھ نے کہا۔ ہاں حقیقت میں ایک ایسا آنند دایک سُرگ ہے۔ مگر وہ
مُلک رُوحانی ہے۔ اور اُن کو ہی نصیب ہوتا ہے۔ کہ جو لوگ روحانی ہیں۔
تُم کہتے ہو۔ کہ یہ مُلک مغرب میں واقعہ ہے۔ اِس کے یہ معنے ہیں۔ کہ اِس
مُلک کو وہاں ڈھونڈو جہاں وہ شخص رہتا ہے۔ کہ جو دُنیا کے لوگوں کے دلوں کو روشن کرتا ہے
جب سورج غروب ہو جاتا ہے۔ اِس وقت ہم اندھیرے میں ہوتے ہیں۔ رات کا سایہ
چُپ چاپ مثل چور کے ہمارے اوپر آ جاتا ہے۔ اور مار (نفس) ہمارے
جسموں کو قبر میں دفن کر دیتا ہے۔ تاہم سورج غائب نہیں ہوتا۔ اور جہاں ہم
سمجھتے ہیں۔ کہ سورج غروب ہو گیا۔ وہاں بیحد روشنی اور اننت جیون ہوتا ہے+

پھر بُدھ نے کہا تُمہارا بیان بہت اچھا ہے۔ لیکن آنند دھام کے جلال کو پورے طور سے ظاہر کرنیکے لئے کافی نہیں۔ دُنیا کے لوگ اُس کا دنیاوی طور پر ذِکر کرتے اور دُنیوی استعارے اور الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ لیکن وہ پوتر بھومی جس میں پوتر آتما رہتے ہیں۔ اِس قدر اعلےٰ اور خوبصورت ہے۔ کہ جس کو تم اپنے گمان میں بھی نہیں لاسکتے۔ اور نہ اُسکو بیان کر سکتے ہو۔ تاہم اَمی تابھ بُدھ کا نام لینا اُس وقت مفید پڑتا ہے۔ اگر تم اُس کو ایسی نِشٹھا اور شردھا کے ساتھ لو۔ کہ جس سے تمہارا دِل پاک اور صاف ہوجائے۔ اور تُمہاری قوت ارادہ کو پاکیزگی کے کام کرنے کیلئے طاقت حاصل ہو +

اِس پوتر بھومی میں وہی پُہنچ سکتا ہے۔ جس کا آتما راستی کی لامحدود جوتی سے پُر ہوگیا ہے۔ اِس مغربی بہشت کے رُوحانی کُرّہ میں وہی باس کرتا اور دم لے سکتا ہے۔ جس نے گیان حاصل کیا ہے +

مَیں تم سے سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ تتھاگت اِس ابدی انند کی پوتر بھومی میں جس کا ذِکر تم نے کیا۔ اِس وقت بھی جبکہ وہ اِس جسم میں ہے۔ باس کرتا۔ اور تم کو اور تمام دُنیا کے لوگوں کو دھرم کا اُپدیش دیتا ہے۔ تاکہ تم اور تمہارے اور بھائی بھی وہی شانتی اور آنند حاصل کر سکیں +

یہ سُن کر شاگرد نے کہا۔ اے پربھو مجھ کو اُس دھیان کی سِکھشا دیجئے۔ کہ جس کے سادھن سے میں بھی اِس پوتر بھومی کے سورگ میں داخل ہوسکوں۔ بُدھ نے کہا۔ وہ دھیان پانچ ہیں +

پہلا دھیان پریم کا ہے۔ کہ جس سے تم اپنے دِل کو ایسا بنالو کہ تم بلالحاظ

دوست اور دشمن کے تمام جیوؤں کی بھلائی اور بہبودی چاہو +
دوسرا دھیان ۔ رحم (دیا) کا دھیان ہے ۔ کہ جس میں تم تمام جیوؤنکی مصیبت کو سوچو ۔ اور اُنکے رنج و غم کو اپنے خیال میں ایسا صاف لے آؤ ۔ کہ جس سے تمہاری رُوح میں اُنکے لئے رحم کا گہرا زور دار بھاؤ پیدا ہو +
تیسرا دھیان ۔ آنند (خوشی) کا دھیان ہے ۔ کہ جس میں تم دوسروں کی خوشحالی کا خیال کرو ۔ اور اُن کی خوشی میں ہی اپنی خوشی مناؤ +
چوتھا دھیان ۔ پاکیزگی کا دھیان ہے ۔ کہ جس میں تم بُرائی کے بُرے نتیجوں اور گُناہ اور بیماریوں کے بد اثر کو سوچو ۔ کہ ایک چھِن بھر کی خُوشی اکثر کیسی تُچھ (ناچیز) اور اُس کے نتیجے کیسے مُہلک ہوتے ہیں +
پانچواں دھیان شانت بھاؤ اور استھرتا کا ہے کہ جس میں تم حقارت ۔ اُلفت ۔ غضب اور ظلم ۔ دولت اور احتیاج سے اوپر چلے جاؤ ۔ اور مُنصفانہ ملائمت اور پورے اطمینان سے اپنے انجام کو سوچو +
تتھاگت کا سچا پیرو نفس کُشی بیرونی رسوم اور اڈمبروں پر بشواس نہیں کرتا ۔ بلکہ خودی کے خیال کو چھوڑ کر پورے دل کے ساتھ آمی تابھ پر بھروسہ کرتا ہے ۔ جو راستی کی لامحدود جوتی ہے ۔ بُدھ نے آمی تابھ (وہ لامحدود جوتی کہ جو اُس کے حاصل کرنیوالے کو بُدھ بنا دیتی ہے) کے بارے میں اپنا خیال ظاہر کیا ۔ اور اپنے شاگرد کے دِل میں نظر ڈالی ۔ اور معلوم کیا ۔ کہ اب بھی اُس کے دِل میں کچھ شکوک اور انتشار باقی ہیں ۔ یہ دیکھ کر بُدھ نے کہا ۔ اے برخوردار تم مجھ سے وہ سب سوال پوچھو کہ جن کا بوجھ اب بھی تمہارے دِل پر ہے ۔ یہ سُن کر شاگرد نے کہا کہ کیا ایک

کمزور بھکشو بھی اپنے آپ کو پوتر کر کے وہ غیر معمولی گیان جس کو ابھے گیان کہتے ہیں۔ اور وہ تمام غیر معمولی طاقتیں جس کا نام ردّھی ہے حاصل کر سکتا ہے آپ مجھ کو کرپا کر کے ردّھی پد یعنی اعلےٰ درجہ کے گیان کا راستہ بتلائیے میرے پاس وہ دھیان ظاہر کیجئے۔ جو سمادھی یعنی دل کو یکسوئی کرنیکا ذریعہ ہیں۔ جس سے آتما ہر وقت آنند میں رہ سکتا ہے +

بُدّھ نے پوچھا۔ ابھے گیان کون کون سے ہیں۔ شاگرد نے جواب دیا۔ ابھے گیان چھ ہیں (۱) دِبّ چکشو (۲) دِبّ کرن (کان)، (۳) جسم پر پورا تصرف (قالب (جسم) کا تبدیل کرنا) (۴) پچھلی رہائشوں کے انجام کا علم تاکہ جس سے پچھلے جنموں کا حال معلوم ہو سکے (۵) دوسروں کے دلوں کا حال معلوم کرنے کی قابلیت (۶) اس زندگی کی دھارا کا انجام معلوم کرنے کا علم +

یہ سُن کر بُدّھ نے کہا۔ اگرچہ یہ عجیب و غریب باتیں ہیں۔ لیکن یقیناً انکو ہر ایک شخص حاصل کر سکتا ہے۔ ایکدفعہ تم اپنی دماغی طاقتونکو سوچو۔ تم یہاں سے چھ سو میل کے فاصلے پر پیدا ہوئے۔ لیکن تم ایک لمحہ میں اپنے خیال خیال میں اپنے وطن کو جا سکتے ہو۔ اور اپنے پتا کے گھر کی تمام باتونکو مفصل یاد کر سکتے ہو۔ کیا تم اپنے گیان کی آنکھوں کے ذریعہ درخت کی جڑونکو نہیں دیکھتے۔ کہ جو زمین پر قائم اور ہوا سے ہلتا ہے؟ کیا ایک بوٹیوں کو اکٹھا کرنیوالا طبیب اپنی نگاہ سے حسب مرضی کسی پودے کو معہ اسکی جڑوں۔ تنے۔ پتّوں اور پھلوں اور انکے استعمال کو جہاں جہاں وہ برتی جاتی ہیں نہیں دیکھ سکتا؟ کیا وہ شخص جو مختلف زبانوں سے

واقف ہے۔ کسی لفظ کو اپنی مرضی کے موافق بمعہ اُسکے معنی اور مطلب کے بذریعہ اپنی یادداشت کے اپنے خیال میں نہیں لا سکتا؟

اِن سب لوگوں سے بدرجہا بڑھ کر تتھاگت تمام چیزوں کی خاصیّت کو سمجھتا ہے۔ اور لوگونکے دلوں میں داخل ہو کر اُن کے دلی حالات کو معلوم کرتا ہے۔ وہ مخلوق کے بکاش کو جانتا۔ اور اُن کا انجام بھی پہلے ہی سے دیکھتا ہے یہ سن کر ششں نے کہا۔ تب تتھاگت تعلیم دیتا ہے۔ کہ آدمی دھیان کے ذریعہ اَبھے گیان کی پرکتونکو حاصل کر سکتا ہے۔ اس پر بدّھ نے پوچھا وہ دھیان کون کون سے ہیں۔ جن سے گذر کر انسان آبھے گیان تک پہنچتا ہے +

ششں نے جواب دیا کہ وہ دھیان چار ہیں (۱) دھیان نرجنتا (خلوت) کا دھیان ہے۔ جس میں انسان کو چاہئے۔ کہ اپنے دل کو نفسانی خواہشوں سے آزاد کرے (۲) دھیان وہ شانت اوستھا ہے۔ جس میں دل آنند اور خوشی سے پُر رہتا ہے (۳) دھیان روحانی باتوں میں خوشی محسوس کرنیکا ہے (۴) دھیان پورن پوترتا اور شانتی کی اوستھا ہے۔ جس میں دل ہر ایک قسم کی خوشی اور رنج سے اوپر ہو جاتا ہے +

بُدھ نے یہ سُنکر جواب دیا۔ بہت خوب میرے لڑکے پرہیزگار ہو۔ اور تمام بُرے کاموں کو ترک کرو۔ جو تمہارے دماغ کو ناقابلِ فہم بناتے ہیں ششں نے کہا۔ آپ نے میرے لئے بہت تکلیف برداشت کی۔ آپ معاف کیجئے۔ میں یقین تو رکھتا ہوں۔ لیکن مجھ میں کافی درجہ کی سمجھ نہیں۔ اور میں راستی کا مُتلاشی ہوں +

اے نیتھا گت! اے بہرے پربھو اور ماسٹر! مجھے رِدّھی پد سکھلائیے۔ بدھ نے کہا۔ چار طریق ہیں۔ جن کے ذریعہ سے ردّھی پد حاصل ہوتا ہے (۱) تمام خراب اوصاف کو پیدا نہ ہونے دینا (۲) جو پیدا ہو گئے ہیں۔ اُن کو روکنا (۳) منگل بھاؤ جو ابھی پیدا نہیں ہوا۔ پیدا کرنے کی کوشش کرنا (۴) ہمرلتا کے ساتھ تلاش۔ اور تلاش میں ثابت قدم رہنا۔ اور پھر تم ست کو حاصل کرو گے +

مذکورہ بالا حوالوں سے یہ تو ثابت ہوا۔ کہ بدھ اور بودھ لوگ ایشور کو مانتے تھے۔ لیکن اکثر لوگ یہ اعتراض کرتے ہیں۔ کہ اگر بدھ ایشور میں یقین رکھتے تھے۔ تو اُن کے اپدیشوں میں کسی جگہ بھی ایشور کا نام کیوں نہیں ملتا۔ اس کے جواب میں یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ بدھ نرگن اور نسچیسٹ ایشور میں بشواس کرتے تھے۔ اُن کا ایسا یقین تھا۔ کہ وہ نرگن اور پرلے درجے کا اُداسین (لاپرواہ) ہے۔ انسان اگر پاپ اور دُکھ کے بوجھے سے لاچار اور تکلیف زدہ ہو کر ہزار بار گریہ وزاری کرے اور چلّائے۔ تو بھی وہ اُنکے گمبھیر اور نِستبدھ بھاؤ کو دور نہیں کر سکتا۔ پس ایسا ایشور انسان کی مکتی کے لئے مددگار نہیں ہو سکتا۔ اور انسان کی مکتی کیلئے ایسے ایشور کی کچھ ضرورت نہیں۔ اسیواسطے بدھ نے اپنے اُپدیشوں میں کسی جگہ ایشور کا ذکر نہیں کیا +

وہ یہ جانتے تھے۔ کہ برمھ ہی اِس جگت میں ایک ماتر ست وستو ہے۔ اور جو کچھ ہے سب آسار ہے۔ انسان اگیانتا کے بس ہو کر اور موہ کے جال میں پھنس کر "میرا میرا" اور "سنسار سنسار" کہتا پھرتا ہے۔ اِس اگیانتا کو اپنی طاقت

کے ذریعہ ہی دُور کرنا ہوگا۔ اِسی اگیانتا کے دور کرنے کے لئے اُنہوں نے سادھن پرنالی (ریاضت کا طریق) تیار کی تھی۔ شاگردوں کو سب سے پہلے چار اعلےٰ صداقتوں میں یقین کرنا پڑتا تھا +

اوّل۔ یہ دُنیا دُکھ کی جگہ ہے۔ فانی اور ناپائدار ہے۔ استری پُتر پریوار یہ سب مایا کا کھیل ہے +

دوم۔ ترشنا (خواہش) ہی ہمارے تمام دُکھوں کا کارن ہے +

سوم۔ اِس ترشنا کو دُور کرنے سے ہی تمام دکھوں کا ناش ہوسکتا ہے +

چہارم۔ بدھ کا ظاہر کیا ہُوا اشٹانگ مارگ دُکھ کے دُور کرنے کا ایک ہی ذریعہ ہے +

اِن چار صداقتوں میں یقین کر کے شاگرد لوگ ہمیشہ اپنے دلوں میں پاک بھاؤ رکھنے کے لئے کوشش کرتے۔ سچ بولنے کا سادھن کرتے۔ نیک اور پاک ذریعوں سے روزی کماتے اور لوگوں کے ساتھ نیک برتاؤ کرتے۔ ہمیشہ بھلے کاموں کا سادھن کرنے کے لئے کوشش کرتے۔ اور ہمیشہ اسبات کے لئے سنگرام کرتے کہ چِنتا (خیال) میں کبھی کوئی ناپاک خیال پیدا نہ ہو۔ اور شانت بھاؤ سے دھیان کرتے تھے +

بدھ کا یہ یقین تھا۔ کہ انسان اپنی طاقت اور کوشش سے اپنی خواہشات پر فتح پا سکتا۔ اور پاپ باسناؤں کو دُور کر کے نِروان (نجات) حاصل کر سکتا ہے۔ یہ غلط عقیدہ ہی بعد میں بودھ دھرم کی بیخکنی کا موجب ہُوا۔ کیونکہ بعض لوگ یہ خیال کر کے کہ مُکتی پانے کے لئے پرمیشور کی کچھ ضرورت نہیں ناستک ہو گئے تھے +

یہ دُنیا کیونکر پیدا ہوئی - اور اس کا انجام کیا ہوگا وغیرہ وغیرہ تتونکا نر وین (مسائل کا حل) کرنا بُدھ نے ضروری نہیں سمجھا - جب مالنک لنے ایکدفعہ بُدھ سے دریافت کیا - کہ یہ دُنیا آنادی اور اننت ہے یا نہیں - تو بُدھ نے اِس سوال کے حل کو فضول سمجھ کر کچھ جواب نہیں دیا ؎ +

بُدھ برہما - اِندر وغیرہ دیوتاؤنکے وجود میں یقین کرتے تھے لیکن وہ بھی انسان کی طرح سُکھ اور دُکھ کے ماتحت ہیں - اور اپنے کرمونکے پھل کی وجہ سے کبھی سرِیشٹ اور کبھی نِیچ جنم پاتے ہیں - یہ مت (عقیدہ) لِلت بِستار میں سب جگہ دیکھا جاتا ہے +

آتما یعنی رُوح کے بارے میں بُدھ یہ کہا کرتے تھے - کہ اَن پڑھ اور وہ لوگ جو میرے دھرم میں دِیکشت نہیں ہوئے - کبھی آتما کو سَتھول اور کبھی سُوکھشم یعنی لطیف کہا کرتے ہیں کبھی سَنگیا (شخصیت) کبھی بھاؤ - کبھی پرِبرتی (خواہشات) اور کبھی من کو ہی آتما یقین کیا کرتے ہیں - اور "میں ہوں" کو مانتے ہیں - لیکن جنہوں نے دویّ جنّم (نئی زندگی) حاصل کیا ہے - وہ سمجھتے ہیں - کہ "میں" نہیں ہے +

بُدھ اَدْوِیت بادی (مسئلہ ہمہ اوست کو ماننے والے) تھے - اسواسطے وہ کہا کرتے تھے - کہ جب اوِدّیا (جہالت) دُور ہو جاتی ہے - تو انسان اُسوقت صاف دیکھتا اور محسوس کرتا ہے - کہ اِس دُنیا میں محض ایک ماتر برہم ہی موجود ہیں - اور "میں" نہیں ہے - اور یہ "میں" پر برہم کی ہستی کے سمندر میں فنا ہو گئی ہے - وہ روح کی شخصیّت میں یقین نہیں رکھتے - اور اُسکو روحانی اوصاف کا ایک مجموعہ مانتے تھے +

؎ ملہ بودھ دھرم مصنفہ مسٹر رہائس ڈیوڈس صاحب صفحہ ۲۷۵ دیکھو +

بدّھ پُنر جنم میں وشواس کرتے تھے۔ اور اُن کا خیال تھا۔ کہ جس نے پچھلے
جنم میں اچھّے کام کئے ہیں۔ وہ اِس جنم میں سُکھ اور جس نے بُرے کام
کئے ہیں۔ وہ دُکھ بھوگتا ہے۔ اپنے اپنے بھلے اور بُرے کرموں کے موافق
کوئی پشو (حیوان) بنتا ہے۔ اور کوئی دیوتْو حاصل کرتا ہے +

جب ہی کسی شخص کی موت ہوتی ہے۔ اُسیوقت اُس کے کرموں کے
موافق اُس کا پھر جنم ہوتا ہے۔ ترشنا۔ پُنر جنم کا کارن (موجب) ہے جبتک
انسان ترشنا کے ماتحت رہتا ہے۔ تب تک اِس دُنیا میں اُس کا بار بار جنم
ہوتا رہتا ہے۔ کرموں کے پھل میں یقین کی وجہ سے بودھ نیتی نہایت اعلےٰ
اور بہتر ہوئی تھی۔ اِس تعلیم کے موافق اگر انسان ذرا سا بھی قصور کرے تو
اُس سے رہائی نہیں +

بدّھ کا یہ عقیدہ تھا۔ کہ اگر انسان ہزار اچھّے کام کرے۔ اور اُنکے ساتھ
ایک خراب کام کرے۔ تو اِس خراب کام کے لئے اُسکو پھل بھوگنا ہی پڑیگا +

اُس کا مقولہ ہے۔ کہ اگر تم آسمان سمندر اور پہاڑوں کی کھوہ میں کہیں
جا کر اپنے آپ کو چھپا بھی دو۔ تو تم کو کوئی ایسی جگہ نہ ملیگی۔ کہ جہاں تم اپنے بُرے
کاموں کے نتائج سے بچ سکو۔ لیکن ساتھ ہی یہ بھی سچ ہے۔ کہ جو کچھ بھلائی ہے
وہ کبھی ناش نہیں ہوتی۔ اور اِنسان کو اُسکے بھلے کاموں کی برکتیں ضرور
ملتی ہیں۔ جس طرح پر ایک شخص کو جو مُدت تک سفر میں رہا ہے۔ اور جب وہ
صحیح وسلامت اپنے گھر کو واپس آتا ہے۔ تو اُسکے رشتہ دار اور دوست آشنا
اُسے خوش آمدید کہنے کے لئے منتظر رہتے ہیں۔ اِسیطرح اُس شخص کو کہ جو پاکیزگی
کے راستے پر چلا ہے۔ اُسکے بھلے اور نیک کاموں کے پھل جب وہ اِس لوک

کو چھوڑ کر پرلوک کو چلا جاتا ہے۔ خوش آمدید کہتے ہیں +

بُدھ ادرِشٹ (قسمت یا تقدیر) کو نہیں مانتے تھے۔ تقدیر کا مسئلہ ماننے والا کہتا ہے۔ کہ "میں جو کچھ کرونگا۔ یا جو کچھ میرے لئے وقوع میں آنیوالا ہے۔ وہ سب پہلے سے ہی مقرر ہُوا ہُوا ہے۔ اسواسطے اُس سے بچنے کیلئے کوشش کرنا بیفائدہ ہے"۔ اِس دُنیا میں تقدیر کا ماننے والا جب دیکھتا ہے کہ بیقصور شخص سزا پاتا ہے۔ اور مجرم دولت و حشمت کے گھمنڈ میں پھُولا نہیں سماتا۔ یہ نظارہ دیکھ کر وہ کہتا ہے۔ کہ "یہ تمام سزا اور مگر وہ نظارہ سر جھکا کر برداشت کرو"۔ کیونکہ تقدیر میں ایسا ہی تھا۔ کرموں کے مسئلہ کو ماننے والا کہتا ہے۔ "یہ سزا تمہارے اپنے کرموں کا پھل ہے۔ اِس جنم میں بھلے کام کرو۔ دوسرے جنم میں نیک پھل پاؤ گے" +

نِربان حاصل کرنا ہی بودھ دھرم کا اصلی مقصد ہے۔ بہت سے یورپ کے پنڈتوں (عالموں) نے یہ فیصلہ کیا تھا۔ کہ نربان کے معنے آتما کا نیست و نابود ہو جانا ہے۔ لیکن اب بہت سے لوگ اس فیصلے کی غلطی کو محسوس کرنے لگے ہیں۔ نِربان کے بارے میں بودھ گرنتھوں (بودھ لوگوں کی کُتب مُقدسہ) میں جو کچھ لکھا ہے۔ اُنکے مطالعہ سے نِربان کے معنے سمجھ میں آ سکتے ہیں +

جو شخص گیانی (عالم)، دھیان شیل (صاحب مراقبہ) دِرڑھ چِت (مضبوط دل) دِرڑھ شکتی (مضبوط قوت ارادہ) رکھنے والا ہے۔ وہی نربان حاصل کر سکتا ہے۔ اور یہی سُکھ سب سے بڑھ کر سُکھ ہے "جو بھکشو دھیان میں آنند حاصل کرتا۔ اور دُنیا میں آسکت ہونے سے ڈرتا ہے۔ وہ کبھی برباد نہیں ہوگا۔ نِربان

اُس کے پاس ہی ہے" +

بعض شخصوں کا پنر جنم ہوتا ہے۔ پاپ کرنیوالا نرک بھوگتا ہے۔ اور پن کرنیوالا سورگ میں جاتا ہے۔ جنہوں نے دُنیوی ترشنا (خواہشات) سے مکتی حاصل کی ہے۔ وہی شخص نروان سمبھوگ کرتے ہیں+

امرت آنند بندیہ کے خیال میں نروان کا ارتھ (معنی) نرتی ہے۔ انہوں نے کہا ہے۔ کہ "جو شخص پرتھوی کے راجہ سومبھو کی ارادھنا کرتا ہے۔ وہ سورگ اور نرتی حاصل کرتا ہے۔ دھوکھے سے کوئی شخص نرتی حاصل نہیں کر سکتا سکھائے اور سادھے ہوئے گھوڑے کیطرح جس کی اندریاں اپنے قابو میں ہیں۔ جو اہنکار۔ کام۔ جینے کی خواہش اور اگیان کے اندھکار سے مکت ہوا ہے۔ دیوتا گن بھی اُسکی حالت کے لئے للچاتے ہیں۔ جس کا چلن نیک اور پاک ہے۔ جو زمین کیطرح پاپ کے بوجھ کو برداشت کر سکتا ہے۔ جو مثل اُس جھیل کے کہ جس کا پانی ہوا کے جھونکوں سے حرکت میں نہیں آتا۔ پرشانت (ساکن) رہتا ہے۔ اُس کا پھر جنم نہیں ہوتا۔ اُس کا بچن اور کام پرشانت ہوتا ہے۔ اور وہ گیان حاصل کر کے مکت ہوتا ہے"۔ حقیقت میں ایسی حالت کو نروان کہتے ہیں۔ نروان دِل کی اُس پرشانت اوستھا کا نام ہی ہے کہ جبکہ دِل پاپ کرنے کے لائق نہیں رہتا +

جب ترشنا کی آگ بجھ جاتی ہے۔ جب دشمنی اور اگیانتا کے شعلے اُٹھنے بند ہو جاتے ہیں۔ جب آتما کے تمام دُکھ جو غرور۔ غلط خیالات اور دیگر گناہوں سے پیدا ہوتے ہیں۔ دور ہو جاتے ہیں تب نروان حاصل ہوتا ہے"۔ انجنگ

سلہ دھرم پد ۲۲-۳۲-۶-۱۲ شلوک دیکھو+

جو خودی کے دھوکے سے آزاد ہوا ہے۔ وہ دنیا کی کسی چیز میں آسکت
(گرویدہ) نہیں ہوتا۔ اور گرویدگی سے آزاد ہو کر وہ کبھی جوش میں نہیں آتا۔
اور ہمیشہ شانت رہتا ہے۔ وہ نروان پد حاصل کرتا ہے۔ از مہان سوتر
جس نے نروان حاصل کیا ہے۔ وہ بناش نہیں ہوتا۔ بلکہ وہ امر ہو گیا
ہے۔ اور ہمیشہ زندہ رہتا ہے۔ وہ جیتا ہے۔ لیکن آسکت نہیں ہوتا
وہ سرگرم ہے۔ لیکن موہ سے آزاد ہے۔ اُسکے دل میں اعلیٰ بننے کی
خواہشیں پیدا ہوتی ہیں۔ لیکن وہ حریص یا شیخی باز نہیں +
جس کی ترشنا دور نہیں ہوئی۔ وہ کھانا کھاتے وقت کھانے کا ذائقہ
اور ترشنا محسوس کرتا ہے لیکن جو شخص ترشنا سے آزاد ہو گیا ہے وہ کھانے
کا صرف ذائقہ لیتا ہے۔ لیکن اُس کے لئے ترشنا نہیں معلوم کرتا +
جو شخص خودی سے آزاد ہو گیا ہے۔ اُس کی ہمدردی اِس یا اُس
شخص۔ اِس یا اُس پریوار۔ اِس یا اُس قوم۔ اِس یا اُس ملک تک محدود
نہیں رہتی۔ بلکہ عالمگیر ہوتی ہے۔ اور اُس کا پریم تمام جانداروں کے لئے
ہوتا ہے +
جس نے راستی کو پہچانا ہے۔ اُس کی ساری زندگی دکھیاروں کے دکھ
محسوس کرنے اور اُسے دور کرنے کے لئے ہوتی ہے +
مکتی سورگ میں جانے اور اپنے لئے کسی قسم کا آنند حاصل کرنے میں
نہیں ہے۔ بلکہ اگیانتا اور خاص کر خودی کے دھوکے اور اس کے پاپوں
سے آزاد ہونے کا نام ہی مکتی ہے +
روایت ہے کہ جب ایک بودھ سادھو سے مرتے وقت اُسکے رشتہ دارو(ں)

اور دوستوں نے کہا۔ کہ آپ نے اپنی تمام زندگی نیک کاموں کے کرنے میں گزاری ہے اسلئے آپ بڑے انعام کے مستحق ہیں۔ اور اس ثواب میں آپ کو برہما کے سورگ کا آنند ضرور نصیب ہوگا۔ یہ سُنکر سادھو نے اُس جاں کندنی کی حالت میں اپنی ضائع شدہ طاقت کو پھر حاصل کر کے جواب دیا +

جب تک میرے لئے فرائض ادا کرنیکو باقی ہیں۔ اُس وقت تک تم لوگ میرے انعام کا ذکر مت کرو۔ برہما کا سورگ اُن لوگوں کے لئے ہے۔ کہ جن کے دل میں سیلف (خودی) کا خیال باقی ہے۔ مجھے یقین ہے۔ کہ میرا موجودہ جسم ضرور شانتی بھوگ کریگا۔ لیکن نوع انسان کے لئے میرے پریم کے بھاؤ اور راستی کے متلاشیوں و مصیبت زدوں کے لئے میری ہمدردی میرے دل کو کبھی آرام و چین نہ لینے دینگے۔ اور جب تک دُنیا میں دُکھ پاپ اور برائی ہے۔ میں کبھی آرام نہیں کر سکتا۔ اور نہ کبھی سورگ کے آنند کو بھوگنے کی خواہش کرتا ہوں۔ بلکہ میں نرک کُنڈ کی نیچی سے نیچی تہ میں پھر جنم لینا چاہتا ہوں۔ کیونکہ وہاں سب سے زیادہ دُکھ ہے۔ اور اُن لوگوں کو ہی مکتی کی سب سے بڑھ کر ضرورت ہے +

جو لوگ تاریکی میں ہیں۔ اُنکو گیان دینے۔ پاپ سے جنکی رُوح برباد ہو چکی ہے اُنکو بچانے اور گمراہوں کو راہ راست دکھلانے کے لئے وہی سب سے بہتر جگہ ہے +

بُدھ اپنے شاگردوں کی ہدایت کے لئے حسب مراتب دھرم سادھن کا طریق مقرر کر گئے ہیں۔ نئے شاگردوں کے لئے سادھو سنگ۔ اور دھرم کتھا سُننے کی ہدایت تھی۔ بعد ازاں اُنکو سنسار کی انِتّتا (ناپائداری) محسوس کرنے کیلئے اُپدیش دیا جاتا تھا۔ کسی شخص کو سنسار کی انِتّتا اور اسارتا محسوس کرنے کے

بغیر وہ دھرم کے اعلےٰ انگ (جزو) نہیں بتلاتے تھے۔ حقیقت میں جب تک دِل کی گانٹھیں نہ ٹوٹ جائیں۔ انسان اُس وقت تک دھرم کیلئے انوراگی اور بیاکُل (بیقرار) نہیں ہوتا +

ایکدفعہ کا ذکر ہے۔ کہ ایک سُنار نے بودھ دھرم کو قبول کیا۔ اور ساری پُتر کے پاس جاکر دھرم کی تعلیم حاصل کرنی شروع کی۔ ساری پُتر نے اُس سے کہا۔ کہ تم اپوترتا کے بارے میں چنتا کرو۔ اِس سے تمہارے دِل میں دھرم کے لئے انوراگ پیدا ہوگا"۔ اُس شخص نے چار مہینے تک یہ سادھن کیا۔ لیکن اس سے اُسکے دِل میں کچھ بھی تبدیلی نہ ہوئی۔ تب ساری پُتر اُسکو بُدھ کے پاس لے گئے۔ بُدھ نے اُسکو عمدہ خوراک اور اچھی پوشاک دی۔ اور شام کو پھرتے پھرتے آموں کے باغ کے نزدیک ایک دلکش اور خوبصورت تالاب کے پاس پہنچے۔ اِس جھیل میں بیشمار کنول کے پھول کھلے ہوئے تھے۔ اور اُنمیں ایک پھول سب سے زیادہ خوبصورت تھا۔ کہ جس نے اِس جھیل کی خوبصورتی اور رونق کو اور بھی زیادہ بڑھا دیا تھا۔ بُدھ نے اُسکو کہا۔ کہ تم چند دِنوں تک اپنی نظر کو چاروں طرف سے ہٹاکر اِس پھول کی طرف لگائے رکھو +

جو پھول اِس قدر خوبصورت اور لطیف تھا۔ وہ دیکھتے دیکھتے سُوکھ گیا۔ اُس کے نرم نرم پتے جھڑ گئے۔ تب اُسکو معلوم ہُوا کہ جو کنول کا پھول اِس قدر خوبصورت تھا۔ وہ تھوڑے عرصہ میں ہی برباد ہوگیا۔ ایسے خوبصورت پھول کا جب یہ انجام ہے۔ تو معلوم نہیں میرے اِس جسم کا کیا حال ہوگا۔ اس دُنیا کی تمام چیزیں ہی اسار ہیں۔ یہ سوچتے سوچتے

اُس کی روحانی آنکھیں کھُل گئیں۔ اور دِل بیراگ کے بھاؤ سے
بھر گیا +

بُدھ نے اُسکے دِل کی یہ حالت دیکھ کر کہا "خودی کے پیار کو دِل سے
اُکھاڑ ڈالو۔ اور صرف شانتی حاصل کرنے کے لئے آتما کو مصروف کرو" +

اُس سُنار نے یہ اپدیش پا کر زندگی حاصل کی۔ اُس کے دِل میں دھرم
کی بھوکھ جاگ اُٹھی۔ اور اُسیوقت سے وہ دھرم کے تمام اعلےٰ انگوں
(جزوں) کو حاصل کرنے کے لئے سادھن کرنے لگا +

یہ ناممکن ہے۔ اور یہ اُمید لاحاصل ہے۔ کہ کوئی شخص خواہشات
کی غلامی بھی کرے۔ اور دھرم بھی حاصل کرے +

بڑا پنتھک (مسافر) اور چھوٹا پنتھک آپس میں دو بھائی تھے[۱] بڑے
بھائی نے بُدھ کا شِشیہ بن کر اپنے چھوٹے بھائی کو بھی سنیاسی بنالیا
تھا۔ لیکن چھوٹا پنتھک بہت کُند ذہن تھا۔ یہانتک کہ چار مہینے میں
وہ ایک شلوک بھی نہ سیکھ سکا۔ اُس کی یہ حالت دیکھ کر بڑے پنتھک نے
اُس سے کہا "تیرا کچھ بھی نہ بنیگا" بہتر ہے کہ تو اِس مٹھ سے چلا جا"
لیکن چونکہ یہ شخص بودھ دھرم کو دِل سے پیار کرتا تھا۔ اِسواسطے
اُس نے مٹھ کو نہ چھوڑا +

ایک دِن بڑے پنتھک نے سب باقی کے شِشیوں کے جیوک کا نیوتا
قبول کر لیا۔ مگر اُس کو ساتھ نہ لے گئے۔ تب چھوٹے پنتھک کو خیال
آیا۔ کہ اب تو میں بھائی کے پیار سے بھی محروم ہوگیا ہوں۔ اِسواسطے
اب میرا مٹھ میں رہنا لاحاصل ہے۔ اور میرے لئے گھر ستی بن کر

۱۔ بودھ جاتک کہانی دیکھو

دان اور دھیان کرنے میں ہی بھلا ہے"۔ یہ سوچ کر وہ ایک دن صبح
ہی سنگھ سے چلا جا رہا تھا۔ کہ راستے میں بدھ سے اُس کی ملاقات
ہو گئی۔ بدھ کو دیکھ کر اُس نے کہا "بھائی نے مجھ کو سنگھ چھوڑ کر چلا
جانے کے لئے کہا۔ اِس واسطے اب سنساری ہونے چلا ہوں" +

بدھ نے کہا "اے چھوٹے پنتھک! تم نے تو مجھ سے دھرم گرہن
کیا ہے۔ تم کو بھائی کے کہنے سے سنگھ کیوں چھوڑنا چاہئے؟ آؤ
تم میرے پاس رہو" +

بدھ اُس کو اپنی قیامگاہ میں لے گئے۔ اور وہاں جا کر اُس کو ایک
بہت صاف اور سفید کپڑے کا ٹکڑا دیا۔ اور اُس سے کہا۔ کہ "اِس کپڑے
کے ٹکڑے کو دونوں ہاتھوں سے خوب ملو۔ اور دِل میں کہو۔ اپوترتا
(ناپاکی) دُور ہو۔ اپوترتا دُور ہو" چھوٹا پنتھک کپڑے کو جسقدر ملتا گیا
کپڑا اُسیقدر میلا ہوتا گیا۔ تو اُسکو خیال آیا۔ کہ "یہ کپڑا کیسا صاف تھا
اور میرے ہاتھ کے چھونے سے اُس کی پہلی حالت بدل گئی۔ اب یہ کیسا
خراب ہو گیا ہے۔ افسوس اِس دُنیا کی ساری چیزیں ہی تبدیلی پذیر
ہیں"۔ چھوٹے پنتھک کو اِس وقت دنیوی چیزوں کی ناپائداری اور
اُن کے فنا پذیر ہونے کا علم ہوا۔ اور اُس کے دِل میں حقیقی براگ
پیدا ہوا" +

بدھ یہ دیکھ کر اُس کے پاس گئے۔ اور اُس سے کہا۔ کہ "یہ چنداں
فکر کرنے کی بات نہیں کہ یہ کپڑا میلا ہو گیا ہے۔ تمہارے دِل میں جو
کام کی خواہش اور پاپ کی میل موجود ہے۔ اُسکی بیخ کنی میں مصروف ہو" +

اُنہوں نے یہ بھی کہا" انسان مٹی اور گرد سے میلا نہیں ہوتا بلکہ اصل میں کام (خواہشات) کی گرویدگی سے ہی میلا ہوتا ہے۔ سچے سادھو وہی ہیں۔ جنہوں نے اس میل کو دُور کیا ہے۔ انسان گرد اور مٹی سے میلا نہیں ہوتا ہے۔ بلکہ کرودھ یعنی غصہ سے ہی میلا ہوتا ہے دھارمک لوگ ہی اس کلنک کو دُور کرنے کے لائق ہوتے ہیں مٹی کلنک نہیں۔ بلکہ موہ ہی کلنک ہے۔ دھرماتما لوگ اس کلنک کے ہاتھ سے رہائی حاصل کرتے ہیں"۔ مناسب وقت میں اور اپنے حسب حال اُپدیش حاصل کرکے نادان چھوٹے پنتھک نے دھرم راج میں ترقی حاصل کی ؞

بودھ گرو اس طور پر شاگردوں کو پہلے کسی چھوٹے بشئے (چیز) کو لے کر چنتنا (غور) کرنے کے لئے کہتے تھے۔ اور جب وہ کسی ادنےٰ چیز کی اسارتا اور انتنا محسوس کرنے کے لائق ہو جاتے۔ تب اُن کو اُس سے اعلےٰ کسی چیز کی چنتنا میں مصروف ہونے کے لئے اُپدیش دیتے۔ اور اس طور پر وہ رفتہ رفتہ تمام چر (جاندار) اور اچر (مادی) جگت کی اسارتا اور انتنا محسوس کرنے لگ جاتے ؞

دھیان اور سمادھی بودھ لوگوں کے دھرم سادھن کا پردھان انگ (جزو اعظم) تھا۔ اُنہیں چار طرح کا دھیان مروّج تھا ؞

اوّل تمام دُنیوی چیزوں کی اسارتا محسوس ہونے پر وہ اپنے دل کو حقیقی ست کے معلوم کرنے میں لگاتے تھے ؞

دوسری حالت میں دل صرف ایک پرم پدارتھ میں محو ہو جاتا تھا ؞

تیسری حالت میں آتما تمام چیزوں سے نرلیپت ہو جاتا ؞

چوتھی اوستھا میں آمت بھاؤ (میں ہوں کا بھاؤ) جاتا رہتا آخری حالت سمادھی کی حالت ہے۔ اس اوستھا میں بیرونی اور اندرونی سارے دشمنوں کے قابو میں آجانے پر دل میں اپار شانتی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور دل مثل اُس چراغ کے جس کو ہوا نہیں لگتی اِستھر (ساکن) ہو جاتا ہے۔ یہ اوستھا ہی سب سے اعلےٰ اور افضل شمار کی جاتی تھی۔ اس اوستھا میں پہنچ کر شریر اور من دونو ہی بیرونی دُنیا کے قانون سے اوپر ہو جاتے۔ اِس حالت میں بودھ جوگی سانس بند کر کے بغیر کھانا کھانے کے دِھے (قابلِ دھیان) وستو کی چنتا میں بہت عرصہ تک رہ سکتے تھے +

بودھ سادھک چار شرینیوں (جماعتوں) میں منقسم تھے۔ جو لوگ دِکھشت ہونے کے بعد سادھو سہباس۔ دھرم گرنتھوں کے شرون (سننے) ست چنتا (پاک خیال) اور ست کارج (نیک افعال) کے ذریعہ اپنے دویت بھاؤ۔ دھرم سندیہہ (روحانی شکوک) اور بیرونی اڈمبروں سے رہائی پاتے تھے۔ وہ اول شرینی (جماعت) میں داخل ہوتے تھے +

جنھوں نے پہلی جماعت سے گذر کر کام۔ کرودھ اور نفرت کو اپنے بس میں کیا ہے۔ وہ دوسری جماعت میں داخل ہوتے تھے۔ جنھوں نے خود غرضی کا دفعیہ کیا ہے۔ اور دوسروں کی طرف دِل میں کوئی خراب بھاؤ نہیں رکھتے۔ وہ تیسری جماعت میں شمار کئے جاتے تھے +

جو جینے کی خواہش۔ آہنکار اپنے لئے پُن جیون حاصل کرنے کی خواہش اور آودیا یعنی جہالت سے اوپر ہو گئے ہیں۔ وہ چوتھی

بلکہ کلاس میں سمجھے جاتے تھے۔ اور ارہت کہلاتے تھے +

اس ارہت اوستھا کے بعد بدھ کی اوستھا ہے۔ بودھ دھرم اُودار (وسیع۔ آزادانہ) تعلیم ہے۔ کہ بہت دھارمک لوگ پہلے بھی بہت ہوئے۔ اور سب ہی اپنے کاموں کی طاقت کے ذریعہ بدھ ہو سکتے ہیں

پانچ مثالیں

بدھ نے آنند سے کہا۔ اول میرا دھرم مثل سمندر کے ہے۔ اور ا
میں بھی سمندر کی طرح آٹھ عجیب خاصیتیں ہیں +

(۱) میرا دھرم اور سمندر دونو بتدریج گہرے ہوتے ہیں +

(۲) تمام تبدیلیوں میں دونو اپنے وجود اور شناخت کو قائم رکھتے ہیں +

(۳) دونو ہی مردہ لاشوں کو خشک زمین کی سطح پر پھینک دیتے ہیں

(۴) جیسے تمام بڑے دریا سمندر میں جا گرتے ہیں۔ تو اپنا نام کھو د
ہیں۔ اور وہ بھی مثل بڑے سمندر کے شمار ہوتے ہیں۔ اسی طرح
تمام ذاتوں کے لوگ اپنے حسب نسب کو چھوڑ کر اور سنگھ میں داخل ہو
آپس میں بھائی ہو جاتے ہیں۔ اور شاکیہ منی کی اولاد شمار ہوتے
ہیں +

(۵) اگرچہ سمندر ہی تمام دریاؤں اور بارشوں کے پانی کا منزل مقص
ہے۔ لیکن تو بھی اُس میں نہ کبھی طغیانی آتی ہے۔ اور نہ ہی خشک
ہوتا ہے۔ ویسے ہی اس دھرم کو لاکھوں آدمی قبول کرتے ہیں
تو بھی یہ نہ زیادہ ہوتا ہے۔ نہ کم ہوتا ہے +

چونکہ وہ سمندر کے پانی کا صرف ایک نمکین ذائقہ ہوتا ہے ویسے ہی میرے
عالم کا بھی صرف ایک ہی ذائقہ ہے۔ اور وہ ذائقہ دکھ سے رہائی کا ذائقہ ہے +
ششم دونو ہی میں جواہرات موتی اور ہیرے پائے جاتے ہیں +
اور دونو ہی بڑے بڑے جانداروں کو رہنے کے لئے جگہ دیتے ہیں۔ یہ آٹھ
عجیب خاصیتیں ہیں جن میں میرا دھرم سمندر کے ساتھ مشابہت رکھتا
ہے +

دوم۔ میرا دھرم خالص ہے۔ اور یہ شریف اور رذیل امیر اور غریب میں کچھ
امتیاز نہیں کرتا +
سوم۔ میرا دھرم مثل پانی کے ہے۔ جو سب کو بلا امتیاز کے پاک اور صاف
کرتا ہے +
چہارم۔ میرا دھرم مثل آگ کے ہے۔ جو تمام چھوٹی بڑی چیزوں کو اور تمام
ان چیزوں کو جو زمین آسمان میں ہیں جلا دیتا ہے ؟
پانچواں۔ میرا دھرم مثل آسمان کے ہے۔ کیونکہ اس میں مرد ہوں یا
عورتیں۔ لڑکے ہوں یا لڑکیاں۔ زبردست ہوں یا عاجز سب کو لینے
کے لئے کافی جگہ ہے +

برمھ پرچارک

اس نام کا ایک پندرہ روزہ پرچہ ڈمئی کاغذ پر ۱۲ صفحوں میں چھپ کر لاہور سے نکلتا ہے۔ اس میں ایک غزل یا بھجن پرارتھنا۔ روحانی زندگی کے مختلف پہلوؤں اور بھاؤں کے متعلق اُپدیش و مضامین۔ چیدہ نصائح یا بچن۔ نتیجہ خیز اخلاقی نوٹ۔ چیدہ اور مفید خبریں۔ مہاتماؤں کی سوانح عمری وغیرہ درج ہوتے ہیں +

قیمت معہ محصولڈاک صرف عہ؎ سالانہ ہے +

درخواست خریداری بنام منیجر برمھ پرچارک لاہور آنی چاہئے

براہمو سماج کے اصول اور اُن کی تشریح ۔۔۔ ۔/
راحت حقیقی ۔۔۔ ۱/
اخلاقی سبق ۔۔۔ ۴/
سنگیت مالا ۔۔۔ ۴/
بِشنواسی بنے معہ عکسی تصویر مُصنّف ۔۔۔ ۴/
روحانی گلدستہ حصّہ اوّل ۔۔۔ ۱/
" حصّہ دوم ۔۔۔ ۵/
سادھک منڈلی ۔۔۔ ۵/
اُتسب کا دِن ۔۔۔ ۔/
زندگی کا مقصد کیا ہے؟ ۔۔۔ ۔/

انگریزی کُتب

انگلش ورکس آف راجہ رام موہن رائے ۔۔۔ ۱عہ/
کیشب چندر سینز لیکچرس اِن انڈیا حصّہ اول ۔۔۔ سے/
ایضاً " حصہ دوم ۔۔۔ ۸عہ/
ایضاً اِن انگلینڈ ۔۔۔ سے/
نیو سنگھتا ۔۔۔ ۱۲/
پیر برس ۔۔۔ عہ/
جوگ ۔۔۔ عہ/
ٹرو فیتھ ۔۔۔ ۸/
الیسیز پہلا حصّہ ۔۔۔ ۱۲/

اپسیز دوسرا حصّہ	۱۲ ر
ہندو تھی ازم مُصنّفہ سیتاناتھ تتو بھوشن	عه ر
ویدانت لیکچرز ایضاً	عه ر
اونپشد سنسکرت بمعہ ترجمہ انگریزی پہلا حصّہ مجلد ایضاً	۱۲ ر
گاسپل آف بُدّھ اینڈ پال کیرس	عه ر
تھی ازم دی ریلیجن آف کامن سنس از چارلس والسی	۶ ر
ڈیوٹیز آف مین (جوزف میزینی)	۶ ر
ٹرُوورشپ (پنڈت شیوناتھ شاستری)	۶ پائی
رُوے لینشن	۶ پائی
میمیئرز آف مہرشی دیوندر ناتھ	۳ ر
ریلیجن آف لو	۴ ر

ہندی کتب

براہمہ دھرم کے بیاکھیان	عه ر
براہمہ دھرم گرنتھ حصّہ اول و دوم	عه ر
برمہ سنگیت	۳ ر
بشواسی بنے	۲ ر
سکھی پریوار	ر
تتو بودھ (مصنّفہ بابو نوین چندر رائے)	۴ ر

تصاویر کارڈ سائز مہاتما راجہ رام موہن رائے مہرشی دیوندر ناتھ ٹھاکر مہاتما کیشب چندر سین - دو قسم - بھائی سندر سنگھ جی - بھائی چتر سنگھ جی - قیمت ہر ایک ... ۴ ر

تصاویر کیبنٹ سائز - پنڈت شیوناتھ شاستری جی ایم اے - پرتاپ چندر موزمدار جی - شر دھے پرکاش دیو جی قیمت ہر ایک ... ۸ ر